ران سیریز
ہا پُرش
مظہر کلیم
ایم اے
نمبر

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ماورائی سلسلے کا نیا ناول "مہاپرش" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر و شر کی آویزش پر مبنی یہ ناول کافرستان کے ان شیطان فطرت پجاریوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتہائی گھناؤنی اور شیطانی سازشوں پر مبنی ہے۔ کوئی بھی دھرم اچھے اور وسیع ظرف کے مالکوں سے خالی نہیں ہوتا لیکن ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو شیطان کی پیروکاری میں بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔ موجودہ ناول میں ایسے ہی شیطان کے پیروکاروں کی گھناؤنی سازشوں اور عالم اسلام کے خلاف شیطانی حربوں کو سامنے لایا گیا ہے۔ کافرستان ویسے بھی سفلی جادو کا گھر مانا جاتا ہے اور جب اس سفلی جادو کو شعوری طور پر عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی جائے تو یقیناً ان کے مقابل خیر کی قوتوں کو آنا ہی پڑتا ہے۔ موجودہ ناول میں ان شیطان فطرت پجاریوں نے ماورائی سطح کے ساتھ ساتھ دنیاوی سطح پر بھی انتہائی منظم انداز میں کام شروع کیا اور جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھیوں کو بہرحال آنا پڑا۔ اس لحاظ سے یہ ناول ماورائی کے ساتھ ساتھ شیطان کی دنیاوی کوششوں اور ان کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کی انتہائی صبر آزما اور ایمان افروز جدوجہد پر مبنی ہے۔

RAWALPINDI PH:5556537
SOP ALI KHAN

مجھے امید ہے یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ البتہ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا تاکہ میں آپ کی آراء کے مدنظر آپ کے لئے مزید بہتر ناول لکھ سکوں۔ ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب روایت اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ضرور ملاحظہ کر لیجئے۔

لالیاں سے حمیرا بتول لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر کیپٹن شکیل کا کردار واقعی مثالی کردار ہے۔ میں طالب علم ہوں۔ اس لئے جب میرے پیپرز ہو رہے ہوں تو سخت مشکل ہوتی ہے۔ آپ کا ناول پڑھے بغیر چین نہیں آتا اور پیپرز کی تیاری بھی کرنا ہوتی ہے۔ آپ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ ہم ناول بھی پڑھ لیں اور پیپرز کی تیاری بھی کر لیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ حمیرا بتول صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کیپٹن شکیل کا کردار واقعی مثالی کردار ہے۔ جہاں تک پیپرز کے دوران کتابیں پڑھنے کا تعلق ہے تو محترمہ۔ آپ پوری توجہ اپنے پیپرز کی طرف دیا کریں کیونکہ کتاب تو آپ بعد میں بھی پڑھ سکتی ہیں لیکن پیپرز کو کسی صورت نہیں چھوڑا جا سکتا۔ آپ نے اپنے خط میں میرے مرحوم بیٹے کے لئے انتہائی خلوص کے ساتھ جو کچھ لکھا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

ڈھوک بل تلہ میانوالی سے خان زمان لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن اب آپ کے ناولوں میں ایکشن کم ہوتا جا رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ عمران اور جولیا کی شادی کرا دیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم خان زمان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ایکشن کی کمی کا گلہ کرنے کے ساتھ ہی آپ نے عمران اور جولیا کی شادی کی تجویز پیش کر دی ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ شادی نہ ہونے کی وجہ سے عمران ایکشن چھوڑتا جا رہا ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب ضرور دیں گے تاکہ آپ کے جواب کے مطابق معاملات کو آگے بڑھایا جا سکے۔

کراچی سے جنید اکبر لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا نیا قاری ہوں لیکن میں نے تھوڑے عرصے میں آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھ لئے ہیں۔ شاید اب آپ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ کے شروع کے ناولوں میں جو ایکشن ہوتا تھا وہ اب موجودہ ناولوں میں ختم ہوتا جا رہا ہے اور اب آپ کے نئے ناولوں میں سیکرٹ سروس کا مقابلہ عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں سے ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جنہیں ٹائیگر اکیلا ہی اغوا کر کے لے آتا ہے۔ اس طرح اب یہ بات سب کے ذہنوں میں راسخ ہو چکی ہے کہ عمران کو شکست نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ کسی ناول میں عمران کو حقیقی شکست کھاتا دکھا دیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F 390/4 MSHTAR ROAD CHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:

محترمہ [illegible] صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک میرے بڑھاپے کا تعلق ہے تو محترمہ، عمر کے لحاظ سے بڑھاپا اور ہوتا ہے اور ذہنی طور پر بڑھاپا اور ہوتا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں ابھی میں بوڑھا نہیں ہوا۔ جہاں تک ایکشن کا تعلق ہے تو اصل میں تجربہ، انسانی نفسیات کا علم، جدید سائنسی ایجادات جسمانی ایکشن کو کم کر دیتی ہیں۔ آپ خود دیکھیں کہ پہلے لوگ زیادہ سے زیادہ پیدل چلا کرتے تھے لیکن اب صرف ڈاکٹر کے کہنے پر لوگ پیدل چلتے ہیں ورنہ تیز رفتار موجودہ دور میں پیدل چل کر کام نمٹانے کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک عمران کے غنڈوں اور بدمعاشوں سے لڑنے کی بات ہے تو عمران کی نظر اپنے مقصد پر ہوتی ہے سامنے آنے والے کرداروں پر نہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ان معنوں میں شکست نہیں کھاتا جن معنوں میں آپ اسے شکست خوردہ دیکھنا چاہتی ہیں۔ شکست نام ہے حوصلہ چھوڑ جانے کا اور جن کی نظریں مقصد پر رہتی ہیں ان کے حوصلے ہمیشہ جوان رہتے ہیں۔ بعض اوقات عمران بھی عارضی طور پر شکست کھا جاتا ہے لیکن وہ چونکہ حوصلہ نہیں چھوڑتا۔ اس لئے آخری فتح بہرحال اس کے حصے میں آتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ساہیوال سے محترمہ ایس ایم صاحبہ لکھتی ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کی گذشتہ چار سالوں سے خاموش قاری ہوں۔ آپ کے تمام ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر صالحہ میرا پسندیدہ کردار ہے۔ میں نے پہلی بار آپ کو اس لئے خط لکھا ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ عمران کو سیکرٹ سروس قائم کئے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں اور اس وقت عمران اور سلیمان کی عمر کیا ہو گی۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترمہ ایس ایم صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ صالحہ تک آپ کی پسندیدگی بھی پہنچ جائے گی۔ جہاں تک آپ کے سوالوں کا جواب ہے تو سیکرٹ سروس تو ہر ملک کا ایسا ادارہ ہوتا ہے جو بہرحال شروع سے ہی کام کرتا رہتا ہے۔ آپ کو تو یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ عمران کتنے عرصے سے سیکرٹ سروس کے ساتھ ہے۔ جہاں تک عمران اور سلیمان کی عمروں کا تعلق ہے تو ابھی تو دونوں کی شادی بھی نہیں ہوئی۔ اس سے آپ خود ان کی عمروں کا بخوبی اندازہ کر سکتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

احمد پور سیال ضلع جھنگ سے ایم ساجد لکھتے ہیں۔ آپ کے لکھنے کا انداز انتہائی خوبصورت، دلکش اور ہر قسم کی فحاشی سے پاک ہوتا ہے اور آپ کے ناولوں سے نہ صرف ہمارے کردار کی اصلاح ہوتی ہے بلکہ آپ کی تحریریں ہماری دینی اور دنیاوی معلومات میں بھی بیش بہا اضافہ کرتی ہیں۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران کی اکلوتی بہن ثریا کی شادی تو ہو گئی ہے لیکن ہمیں آج تک کسی ناول میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ عمران ماموں بنا ہے یا نہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم ایم ساجد صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی بے حد دلچسپ بات پوچھی ہے۔ ماموں بننا بے حد دلکش اور خوشگوار ہوتا ہے کیونکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ ماموں بھانجے کا رشتہ بے حد مٹھاس رکھنے والا رشتہ ہوتا ہے۔ ویسے آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران بچوں کو چیاؤں میاؤں کے نام سے پکارتا ہے۔ اس لئے اب واقعی عمران سے معلوم کرنا پڑے گا کہ وہ چیاؤں میاؤں کا ماموں بن چکا ہے یا نہیں اور اگر بن چکا ہے تو کیا صرف ماموں بنا ہے یا چند اماموں بن چکا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

RAWALPINDI ... (556833)
PROP ALI KHAN

صفدر اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسالہ میز پر رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے" صفدر نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"دروازہ کھولیں"...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ اجنبی تھا۔ صفدر نے لاک ہٹا کر دروازہ کھولا تو سامنے ایک آدمی کھڑا تھا جس نے گیروے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سر پر گیروے رنگ کی عجیب سی پگڑی تھی۔ صفدر اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"کیا آپ کے ہاں مہمان کو اندر بلانے کا رواج نہیں ہے"۔ اس

آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئیے"...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... اس آدمی نے کہا اور اندر داخل ہوا تو صفدر نے دروازہ بند کیا اور اسے لے کر ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

"تشریف رکھیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی مسکراتا ہوا ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے" صفدر نے کہا۔

"جو مرضی آئے پلا دیں صفدر صاحب" اس آدمی نے کہا تو صفدر ایک لمحے کے لئے چونک پڑا لیکن پھر ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے ریفریجریٹر سے اس نے جوس کا ایک ٹن نکالا اور اس میں سٹرا ڈال کر اس نے ٹن اس آدمی کے سامنے رکھ دیا۔

"شکریہ" اس آدمی نے کہا اور ٹن اٹھا کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں جوس سپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی جوس پینے کے لئے ہو جبکہ صفدر سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ دبلے پتلے جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ سوکھا ہوا تھا البتہ آنکھیں بڑی بڑی اور خواب ناک قسم کی تھیں۔ پیشانی درمیانی تھی اور سر پر موجود بالوں کو گردن کی طرف کر کے سنوارا گیا تھا۔ وہ کلین شیو تھا۔ اس آدمی نے جوس کا ٹن خالی کر کے میز پر رکھ دیا۔

"میرا نام پنڈت نیشی نرائن ہے"...... اس آدمی نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-353/4 NISHTAR ROAD SHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

"فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا"...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں آگاہ کرنے آیا ہوں کہ تم لوگ کافرستان کے خلاف کام کرنا بند کر دو ورنہ شنکر مہاراج نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم سب کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا" پنڈت نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی بہروپیا ہے اور ابھی اپنے کامیاب بہروپ بھرنے پر انعام طلب کرے گا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ان دنوں دارالحکومت میں اکثر ایسے بہروپئے پھرتے رہتے تھے۔

"کافرستان سے ہمارا کیا تعلق"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بہروپئے کے سامنے وہ آسانی سے ہار نہیں مانے گا۔

"صفدر صاحب۔ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ آپ کے تمام ساتھیوں کو بھی میں جانتا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو ان کے نام بتا دوں۔ خاص طور پر آپ کا ساتھی عمران تو بے حد مشہور ہے۔ آپ سب نے مل کر کافرستان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے کافرستان کے مہان گرو شنکر مہاراج نے آپ کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن پھر انہوں نے سوچا کہ ایک بار آپ کو اطلاع دے دی جائے اور یہ بھی سن لیں کہ شنکر مہاراج اگر چاہیں تو وہیں

بیٹھے بیٹھے یہاں آپ سب کو جلا کر راکھ کر دیں۔ وہ بے پناہ طاقتور شکتیوں کے مالک ہیں۔ مجھے انہوں نے بھیجا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دے دوں"...... پنڈت نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر بھی یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا یہ خیال کہ یہ شخص بہروپیا ہے غلط ہے۔

"آپ یہاں کہاں رہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں کینٹ میں رہتا ہوں۔ وہاں ایک محلہ ہے لال کرتی۔ میں وہاں کے معبد کا پروہت ہوں"...... پنڈت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ کسی اور کے پاس کیوں نہیں گئے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے آپ کے پاس آنے کا خاص حکم دیا گیا تھا۔ شنکر مہاراج نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ ان کے مطابق ساری ٹیم میں سے آپ سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی ہیں۔ اب میں چلتا ہوں۔ اس جوس کا شکریہ آپ اپنے ساتھیوں کو بتا دیں اور سن لیں کہ یہ خالی خولی دھمکی نہیں ہے۔ اگر اب آپ میں سے کسی نے کافرستان کی سرحد پار کی تو آپ کی موت یقینی ہو گی"...... پنڈت نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ"...... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/893/4 NISHTAR ROAD BABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532

"میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے"...... پنڈت نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ صفدر کاندھے جھٹکتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور اس نے پنڈت کو سیڑھیاں اترتے دیکھ لیا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور دروازہ بند کر کے وہ مڑا اور واپس سٹنگ روم میں آ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسالہ اٹھایا اور دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے رسالہ بند کیا اور اسے میز پر رکھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں براہ راست کال کی ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا تو صفدر نے پنڈت کے آنے اور اس کی بتائی ہوئی ساری بات دوہرا دی۔

"فی الحال کافرستان کے خلاف کوئی مشن نہیں ہے لیکن اس آدمی کی یہ بات کہ وہ سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا ہے بہت اہم ہے تم کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو تاکہ اس سے اصل بات کا پتہ چلایا جا سکے"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"سر۔ کہیں انہوں نے خاص طور پر یہ پلان نہ بنایا ہو کہ اس آدمی کو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پہنچایا جائے اس لئے کیوں نہ اسے رانا ہاؤس لے جایا جائے اور پھر اس سے اصلیت اگلوائی جائے"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ آدمی دانش منزل میں داخل ہو کر کوئی کارروائی کر سکے گا۔ آئندہ ایسی بات ذہن میں مت لانا اور جیسے میں نے حکم دیا ہے ویسے کرو"...... ایکسٹو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپٹن شکیل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"میرے فلیٹ پر آجاؤ۔ چیف نے ایک حکم دیا ہے اور ہم دونوں نے مل کر کارروائی کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا کوئی مشن شروع ہو گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ تم آجاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ میں صفدر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب کہاں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"صاحب تو اپنی اماں بی کے ساتھ کسی رشتہ دار سے ملنے کے لئے کل سے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک تو ان کی واپسی نہیں ہوئی۔" سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اسے کیپٹن شکیل کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل آ گیا تو صفدر نے اسے ساری بات بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پھر کوئی ماورائی سلسلہ شروع ہونے والا ہے"...... کیپٹن شکیل نے صفدر کی بات سن کر کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ میں تو اسے پہلے بہروپیا سمجھا تھا لیکن پھر جب اس نے باتیں کیں تو مجھے سنجیدگی اختیار کرنا پڑی"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم نے اسے واپس ہی نہ جانے دینا تھا۔ ہمیں اس سے پوچھ گچھ ہو جاتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ایک تو وہ مہمان تھا۔ دوسری بات یہ کہ اس نے فوری طور پر کوئی دھمکی بھی نہیں دی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں دیکھتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن جب وہ کینٹ کے محلہ لال کرتی پہنچے تو وہاں معبد تو موجود تھا لیکن نہ وہاں پنڈت لکشمی نرائن تھا اور نہ ہی وہاں اسے کوئی جانتا تھا۔ صفدر نے اس کا حلیہ بھی تفصیل سے لوگوں کو بتایا لیکن تھوڑی سی کوشش کے بعد بہرحال انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی ایسا آدمی یہاں نہیں رہتا۔ وہ معبد کے پروہت سے ملے۔ اس پروہت کا نام رام کرشن تھا۔ اس نے بھی اس آدمی کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ صفدر نے اس سے کافرستان کے شنکر مہاراج کے بارے میں بھی پوچھا لیکن وہ اس سے بھی بے خبر تھا۔ چنانچہ صفدر اور کیپٹن شکیل واپس فلیٹ پر آگئے اور صفدر نے ایکسٹو کو رپورٹ دے دی۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ دوبارہ مہمان بن کر آئے تو اسے واپس نہ جانے دینا" ایکسٹو نے جواب دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بارے میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کی جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر انہوں نے کیا توجہ دینی ہے" صفدر نے کہا لیکن کیپٹن شکیل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ عرض کر رہا

STATIONARY AND LIBRA
F 35/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5555532
PROP ALI KHAN

ہوں"...... دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی نرم اور حلیمی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ جناب۔ میں علی عمران کا ساتھی کیپٹن شکیل بول رہا ہوں۔ اپنے ایک ساتھی صفدر سعید کے فلیٹ سے" کیپٹن شکیل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے۔ بندہ کیا خدمت کر سکتا ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے نرم لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"اس آدمی کا کوئی تعلق ماورائی قوتوں سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کافرستان کی کسی خصوصی ایجنسی سے ہے اور یہ سب کچھ آپ لوگوں کو الجھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ آپ اپنے چیف سے کہیں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی مناسب طور پر کریں"...... سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"جی بہتر۔ شکریہ"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ حافظ"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی ایجنسی کوئی مشن مکمل کرنا چاہتی ہے اور انہوں نے ہمیں الجھانے کے لئے یہ نیا طریقہ اپنایا ہے۔ اب تو اس کی تلاش ضروری ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ میرا خیال ہے کہ جولیا سے بات کی جائے اور پوری ٹیم کو اس آدمی کو ٹریس کرنے پر لگا دیا جائے" کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND
RAWALPINDI
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND

کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم رام ناتھ اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ میز پر موجود انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" وزیراعظم نے کہا۔

"سر۔ ملٹری انٹیلی جنس کے جنرل پردوم ملاقات کے لئے حاضر ہیں" دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"بھیج دو" وزیراعظم نے نرم لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر مؤدبانہ انداز میں دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر

کافرستانی فوجی یونیفارم تھی اندر داخل ہوا۔ اس نے وزیراعظم کو سیلوٹ کیا۔

"بیٹھیں جنرل پروم"...... وزیراعظم نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا تو جنرل پروم میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"جنرل پروم۔ آپ کب سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بنے ہیں"... وزیراعظم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"دو سال سے جناب"..... جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس سے پہلے آپ کہاں تھے"..... وزیراعظم نے پوچھا۔

"میں شروع میں ہی ملٹری انٹیلی جنس میں ہوں جناب۔ پہلے میں سیکنڈ ان کمان تھا اور چیف جنرل پرشاد تھے جن کی ریٹائرمنٹ کے بعد میں چیف بنا ہوں"...... جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہو گا کہ پاکیشیا نے ابھی حال ہی میں ایک طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کا تجربہ کیا ہے جسے میزائل ایکس کا نام دیا گیا ہے"..... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ اس بارے میں ہم نے رپورٹ بھی حکومت کو بھجوائی ہے"...... جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے وہ رپورٹ پڑھی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ

یہ رپورٹ سرسری سی ہے۔ آپ نے صرف کارروائی مکمل کی ہے"۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔

"جناب۔ ایسے تجربات تو دونوں اطراف سے ہوتے رہتے ہیں۔ آپ حکم فرمائیں کہ آپ کس طرح کی رپورٹ چاہتے ہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی جائے گی"۔ جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنرل پروم۔ حکومت نے اعلیٰ سطح پر اس میزائل ایکس کو انتہائی سنجیدگی سے لیا ہے کیونکہ اس بارے میں جو رپورٹس ملی ہیں ان کے مطابق یہ میزائل کافرستان کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اس میزائل سے پورا کافرستان پاکیشیا کے ایٹمی حملے کی زد میں آ جاتا ہے اور یہ میزائل پاکیشیا نے شوگران سے مل کر انتہائی جدید انداز میں تیار کیا ہے۔ اس کے اندر ہی میزائل شکن دفاع کا سسٹم بھی موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس میزائل کو فائر کرنے کے بعد کسی بھی سسٹم کے تحت اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے یہ میزائل کافرستان کے لئے انتہائی خطرناک ہے"..... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"..... جنرل پروم نے جواب دیا۔

"چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس میزائل کی اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اور اس پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا جائے"..... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"..... جنرل پروم نے کہا۔

"ہم نے اس سلسلے میں ایک خصوصی ایجنسی کو معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ اس میزائل کی تیاری کے سلسلے میں لیبارٹری ایک پہاڑی علاقے تکمان میں بنائی گئی ہے اور اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے اور اس کے سائنس دانوں کو ہلاک کرنا ہے۔ خاص طور پر ایک سائنس دان ڈاکٹر ادیس ہمارا ٹارگٹ ہے کیونکہ ڈاکٹر ادیس نے اس میزائل کے فارمولے کا بنیادی کام کیا ہے آپ کو میں نے اس لئے طلب کیا ہے کہ آپ اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلی رپورٹ ایک ہفتے کے اندر پیش کریں تاکہ اسے تباہ کرنے کے سلسلے میں کوئی خصوصی منصوبہ بندی کی جائے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ اگر آپ حکم دیں تو یہ مشن ملٹری انٹیلی جنس پورا کر دے گی"۔۔۔۔ جنرل پرودم نے کہا۔

"نہیں۔ آپ نے صرف معلومات مہیا کرنی ہیں کیونکہ ہم نے یہ مشن ایک خصوصی ایجنسی کے ذریعے مکمل کرانا ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔ جنرل پرودم نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"۔ وزیراعظم نے کہا تو جنرل پرودم اٹھے اور انہوں نے سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد وزیراعظم نے میز پر

پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"رام دیو کو کال کر کے میرے پاس بھجوائیں"۔۔۔۔ وزیراعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر میز کی دراز کھول کر انہوں نے فائل باہر نکالی اور اسے کھول کر سامنے رکھا اور پھر مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"رام دیو صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھجوائیں انہیں"۔ وزیراعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اندر آتے ہی اس نے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"۔ وزیراعظم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو رام دیو مودبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایکس مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ وزیراعظم نے رام دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایک نئے

منصوبے پر کام شروع کیا ہے اور جلد ہی ہم اسے مکمل طور پر ٹریس کر کے ختم کر دیں گے۔ اس کے بعد ایکس مشن کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی۔" رام دیو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تفصیل سے رپورٹ دیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔" وزیراعظم نے قدرے برہم سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں صرف ایک آدمی سامنے رہتا ہے اور جب بھی سیکرٹ سروس کے خلاف کام کیا جائے تو ہمیشہ یہ عمران ہی سامنے آتا ہے اس لئے اس بار عمران کو نظرانداز کر کے ہم نے اصل سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کی منصوبہ بندی کی اور اس سلسلے میں جو ابتدائی کام ہوا ہے اس سے ایک آدمی صفدر سعید کا نام سامنے آیا ہے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ اس صفدر کے ذریعے باقی ٹیم کو کیسے ٹریس کیا جائے۔ یہ لوگ چونکہ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ اس صفدر پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں اس لئے اس کی نگرانی کی گئی لیکن یہ زیادہ تر اپنے فلیٹ میں ہی بند رہتا تھا اس لئے ایک نیا منصوبہ بنایا گیا کہ انہیں اس طرح ذہنی طور پر الجھایا جائے کہ یہ لوگ خود بخود سامنے آ جائیں۔ چنانچہ ہم نے اپنا ایک خاص آدمی مخصوص روپ میں اس صفدر کے فلیٹ پر بھجوایا اور اسے بتایا کہ کافرستان کے ایک بہت مہان گرو نے حکم دیا ہے کہ اب اگر صفدر اور اس کے ساتھیوں یعنی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کافرستان میں قدم رکھا تو

سرحد پار ہوتے ہی ان کو شکتیوں کی مدد سے جلا کر راکھ کر دیا جائے گا ہمیں یقین تھا کہ اس پیغام سے یہ صفدر ذہنی طور پر الجھ جائے گا اور یقیناً وہ اس آدمی کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ ہم نے اس کی نگرانی جاری رکھی اور صفدر نے ایک دوسرے آدمی کو اپنے فلیٹ پر کال کیا اور پھر وہ دونوں اس ایڈریس پر تحقیقات کرتے رہے جو ایڈریس انہیں دیا گیا تھا اور دوسرے آدمی کو وہ کیپٹن شکیل کے نام سے پکار رہا تھا۔ اس طرح دو آدمی سامنے آ گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ کچھ اور لوگ بھی ہمارے آدمی کو ٹریس کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں دو عورتیں بھی ہیں۔ ایک سوئس نژاد اور ایک مقامی عورت ہے۔ ایک کا نام جولیا اور دوسری کا نام صالحہ ہے۔ اس طرح پانچ مزید آدمی بھی سامنے آ گئے ہیں جن کے نام تنویر، نعمانی، چوہان، خاور اور صدیقی معلوم ہوئے ہیں لیکن ابھی ان کی نگرانی جاری ہے تاکہ ان کے مزید ساتھی بھی سامنے آ جائیں تو پھر ایک ہی رات کو بیک وقت ایکشن کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔" رام دیو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ آپ نے تو میرے تصور سے بھی زیادہ جلدی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ لیکن کیا آپ کو ان کی کل تعداد کا علم نہیں ہے۔" وزیراعظم نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ اسی لئے تو ہم ابھی تک صرف نگرانی کر رہے ہیں۔" رام دیو نے جواب دیا۔

ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرو پنڈت ہرے شنکر سے میری بات کراؤ۔ جہاں بھی وہ ہوں"...... وزیراعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"گرو صاحب فون پر موجود ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہرے رام۔ میں آپ کا سیوک رام ناتھ بول رہا ہوں"۔ وزیراعظم نے اس طرح عاجزانہ لہجے میں کہا جیسے وہ گرو کے مقابلے میں واقعی دنیا کا حقیر ترین آدمی ہو۔

"ہرے رام بالک۔ کیا مسئلہ ہے۔ مجھے بتاؤ"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گرو مہاراج۔ کافرستان پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کرنا چاہتا ہے لیکن اس معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس آڑے آ رہی ہے۔ ہماری ایک خصوصی ایجنسی نے ان کا سراغ لگایا ہے۔ آٹھ مرد اور دو عورتیں سامنے آئی ہیں لیکن ان کی اصل تعداد کا علم نہیں ہو رہا۔ اگر آپ اپنی شکتیوں سے معلوم کر کے ان کی تعداد بتا دیں تو ہمیں بے حد سہولت ہو جائے گی"...... وزیراعظم نے انتہائی مؤدبانہ

STATIONARY AND ... ISHTAR ROAD ... RAWALPINDI ... PROP ...

"ایک ہفتے کے اندر اندر اس معاملے کو ختم ہو جانا چاہئے کیونکہ ایک ہفتے بعد ہم نے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنا ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ یہ لوگ تو ہماری نظروں میں ہیں۔ ان کو تو کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر فوراً ایسا کیا گیا تو ان کے دوسرے ساتھی سامنے نہیں آئیں گے اس لئے آپ جیسے حکم دیں ویسے ہی عمل ہو گا"...... رام دیو نے کہا۔

"کسی طرح ان کی اصل تعداد کا علم ہو جائے تو پھر اس معاملے کو حتمی طور پر ختم کیا جا سکتا ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ ایک تجویز ہے"...... رام دیو نے کہا۔

"کیا۔ بتائیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ آپ کے گرو پنڈت ہرے شنکر بہت شکتیوں کے مالک ہیں۔ وہ فوراً بتا دیں گے کہ ان کی تعداد کتنی ہے"...... رام دیو نے جواب دیا۔

"یہ دنیاوی معاملات ہیں۔ ان میں گرو کیسے کام کریں گے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ شکتیوں کے ذریعے کم از کم معلومات تو حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ رام دیو نے جواب دیا۔

"ہم ابھی معلوم کرتے ہیں۔ اگر گرو مہاراج بتا دیں تو واقعی معاملہ جلد ہی حل ہو سکتا ہے"۔ وزیراعظم نے کہا اور اس کے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F 890 4 NISHTAR ROAD DHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

لہجے میں کہا۔

"جن کا علم ہوا ہے ان کے نام کیا ہیں" ... دوسری طرف سے کہا گیا تو وزیراعظم نے نام بتا دیئے۔

"دس منٹ بعد بات کرنا۔ میں اس دوران شکتیوں کو بھیج کر تمام باتیں معلوم کرا لوں گا" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وزیراعظم نے رسیور رکھ دیا۔

"گرو نے جس انداز میں معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے اس سے میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا ہے" ۔ وزیراعظم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر" ۔ رام دیو نے پروٹوکول کے مطابق لفظ کیا استعمال کرنے کی بجائے صرف یس سر کہا۔

"کیوں نہ ان لوگوں کو شکتیوں کے ذریعے ختم کرا دیا جائے۔ ورنہ چند افراد کے خاتمے سے سیکرٹ سروس تو ختم نہیں ہو سکتی اور لوگ بھی سامنے آ جائیں گے اور لازماً انہوں نے سراغ لگانا ہے کہ ان کا خاتمہ کس ایجنسی نے کیا ہے۔ اس طرح معاملات بہت بگڑ بھی سکتے ہیں لیکن اگر ان شکتیوں کی مدد سے ان کا خاتمہ کر دیا جائے تو کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکے گی" وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا خیال درست ہے سر" رام دیو نے جواب دیا لیکن وزیراعظم نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھے رہے۔ پھر دس منٹ بعد انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر دوبارہ گرو مہاراج

سے بات کرانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" وزیراعظم نے کہا۔

"گرو مہاراج سے بات کیجئے جناب" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرنام مہاراج۔ رام ناتھ بول رہا ہوں" ...... وزیراعظم نے کہا۔

"پرنام بالک۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اتنے ہی مرد اور عورتیں ہیں۔ اصل اور اہم آدمی عمران ہے اور یہ بھی بتا دوں بالک کہ تمہارے آدمیوں نے ان کا سراغ تو لگایا ہے لیکن وہ انہیں ہلاک نہ کر سکیں گے بلکہ تمہارے آدمی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے" گرو نے کہا تو وزیراعظم بے اختیار چونک پڑے۔

"گرو مہاراج۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ آپ اپنی شکتیوں سے ان کا خاتمہ کر دیں" وزیراعظم نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن وہاں ایسا ممکن نہیں ہے۔ البتہ انہیں یہاں کافرستان میں بلوا کر آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے" گرو نے جواب دیا۔

"لیکن مہاراج۔ وہ یہاں کیوں اور کیسے آئیں گے" وزیراعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کے لئے ہمیں کوئی پتہ کھیلنا پڑے گا۔ تم سوچ لو۔ اگر تمہارے لئے ضروری ہے تو ہم اس معاملے میں ہاتھ ڈالیں ورنہ ہمیں اپنی پوجا پاٹ سے ہی فرصت نہیں ہے" گرو نے کہا۔

"مہاراج۔ یہ ہمارے وطن کے لئے انتہائی ضروری ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"تو تم اپنے آدمی رام دیو کو ہمارے پاس بھیج دو۔ ہم ان لوگوں کا اپائے کر دیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے" گرو نے کہا۔

"بہت بہتر مہاراج ..." وزیراعظم نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور وزیراعظم نے رسیور رکھ دیا۔

"تم فوری طور پر جا کر گرو مہاراج سے ملو اور اپنے آدمیوں کو واپس بلوا لو۔ اب گرو نے کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوں گے اس لئے اب ان کا اپائے گرو ہی کریں گے" وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر" رام دیو نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے وزیراعظم کو سلام کیا۔

"گرو مہاراج سے بنتی کرنا کہ فوراً ان کا خاتمہ کر دیں تاکہ ہم اپنا مشن اطمینان سے مکمل کرا سکیں" وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر" رام دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور جیسے ہی ان کا خاتمہ ہو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر" رام دیو نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو وزیراعظم نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور رام دیو قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY ... BAZAR
RAWALPINDI

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
RAWALPINDI
PROP ALI NAWAZ

عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس فلیٹ پر پہنچا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں" عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"میرا نام اعظم ہے۔ کیا آپ مجھے چند منٹ عنایت کر سکتے ہیں" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون پر" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں آپ کے فلیٹ پر حاضر ہو رہا ہوں" دوسری طرف سے بڑے مہذب لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کا تعارف کیا ہے" عمران نے کہا۔

"میں وہیں آکر عرض کروں گا" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چند منٹ تو تعارف میں ہی گزر جائیں گے" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا اور اس نے ایک پیکٹ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ کیا ہے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی عدم موجودگی میں ایک صاحب دے گئے تھے۔ ان کا نام اسلم تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ پیکٹ آپ کے بہنوئی وقار حیات صاحب نے بھجوایا ہے اس لئے میں نے رکھ لیا" سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے چیک کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر موجود بم پھٹ جائے اور ہم دونوں کی حیات کا وقار ہی ختم ہو جائے" عمران نے پیکٹ کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے۔ اندر کوئی زندہ بم نہیں ہے" سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"زندہ بم۔ کیا مطلب" عمران نے چونک کر کہا۔

"بم ڈیٹیکٹر نے چونکہ ٹوں ٹوں نہیں کی اس لئے اگر کوئی بم ہو گا بھی سہی تو بہرحال زندہ نہیں ہو گا" سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اسے کھول کر چیک کرتا کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے پیکٹ ایک طرف رکھ دیا۔ وہ اعظم صاحب سے فارغ ہو کر اطمینان سے اسے دیکھنا

چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"میں نے عمران صاحب سے فون پر وقت مانگا تھا"...... اعظم کی آواز سنائی دی۔

"جی آئیے۔ تشریف لائیے" ...... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ آنے والے کی شخصیت متاثر کرنے والی ہے اس لئے سلیمان مؤدب ہو گیا تھا۔

"اعظم صاحب آئے ہیں" ...... سلیمان نے اعظم صاحب کو ڈرائینگ روم میں بٹھا کر خود سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے آتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ صوفے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور بارعب تھا اور اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کی شخصیت واقعی متاثر کرنے والی تھی۔ گو آواز سے اس کی شخصیت کا وہ تاثر سامنے نہ آتا تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"السلام علیکم۔ میرا نام اعظم ہے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے" ...... اعظم نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ میرے پاس وقت ہی تو ہے کسی کو دینے کے لئے اس لئے اس میں شکریہ ادا کرنے والی کوئی بات نہیں ہے"۔

عمران نے جواب دیا تو اعظم صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ کے پاس ایک پیکٹ پہنچا ہو گا"۔ اعظم صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جی ہاں۔ میری عدم موجودگی میں کوئی اسم صاحب دے گئے ہیں۔ ان کو کہنا ہے کہ یہ میرے محترم وقار حیات نے بھیجا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ آپ نے اسے ابھی کھولا ہی نہیں"۔ ...... اعظم نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس میں کوئی بم ہے جو کھولتے ہی پھٹ جاتا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ البتہ یہ بتا دوں کہ آپ کے تمام ساتھیوں کو ایسے پیکٹ پہنچائے گئے ہیں اور انہوں نے انہیں کھول لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس وقت وہ پاکیشیا کی بجائے کافرستان میں ہیں"۔ اعظم نے کہا تو عمران کا چہرہ حیرت سے بگڑ کر رہ گیا۔

"یہ کیسا مذاق ہے اعظم صاحب" ...... عمران کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"آپ کا غصہ بجا ہے عمران صاحب۔ لیکن آپ پہلے میری بات اطمینان سے سن لیں۔ اس میں آپ کا اور ہم سب کا فائدہ ہے۔ کافرستانی حکومت کوئی اہم مشن پاکیشیا میں مکمل کرنا چاہتی ہے اور

اس مشن کے راستے میں آپ اور آپ کے ساتھی بہت بڑی رکاوٹ بن سکتے ہیں اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر انہوں نے یہ چکر کھیلا ہے ۔ مزید تفصیل کے مطابق کافرستان کی ایک خصوصی ایجنسی جس کا سربراہ ایک آدمی رام دیو ہے اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک گیم کھیلی ۔ آپ دارالحکومت میں موجود نہیں تھے بہرحال انہوں نے آپ کے ایک ساتھی صفدر سعید کو ٹریس کر لیا ۔ پھر اس ایجنسی کا ایک آدمی پنڈت کے روپ میں صفدر سے ملا اور اس نے انہیں کہا کہ اگر انہوں نے آئندہ کافرستان کے خلاف کسی بھی مشن کے لئے کافرستان کی سرحد کراس کی تو وہ اور اس کے ساتھی سب ہلاک کر دیئے جائیں گے ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر صاحب کو بتایا کہ وہ کینٹ کے محلہ لال کرتی کے ایک بڑے معبد کا پروہت ہے ۔ صفدر صاحب نے اس کی پرواہ نہ کی ۔ البتہ سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دے دی ۔ چیف صاحب نے اس آدمی کو اغوا کر کے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا حکم دے دیا جس پر صفدر صاحب اپنے ساتھی کیپٹن شکیل کے ساتھ وہاں گئے لیکن وہاں اس آدمی کا پتہ نہ چلا ۔ البتہ اس طرح صفدر صاحب کے ساتھ کیپٹن شکیل صاحب بھی ان کی نظروں میں آ گئے ۔ اس کے بعد پوری ٹیم نے اس آدمی کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ آدمی تو نہ ٹریس ہو سکا البتہ آپ کے باقی ساتھی جن میں تنویر، نعمانی، صدیقی، چوہان، خاور اور دو خواتین جولیا اور صالحہ کو انہوں نے ٹریس کر لیا

لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ سیکرٹ سروس کے کل ممبران کی تعداد کتنی ہے اس لئے وہ مسلسل ٹریس کرنے پر لگے رہے ۔ اس کی رپورٹ کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم رام ناتھ کو دی گئی اور ساتھ ہی رام دیو نے انہیں تجویز پیش کر دی کہ وزیراعظم کے گرو مہاراج اگر اپنی شکتیوں سے تعداد معلوم کر لیں تو ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے ۔ چنانچہ وزیراعظم نے اپنے گرو سے بات کی تو گرو نے بتایا کہ ان کی تعداد یہی ہے اور آپ کے علاوہ اور کوئی آدمی باقی نہیں رہا جس پر وزیراعظم نے ایک اور بات سوچی کہ اگر کسی سپیشل ایجنسی کے ذریعے آپ سب پر ہاتھ ڈالا گیا تو لامحالہ سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا سیکشن انتقامی کارروائی کرے گا اور اگر گرو کی شکتیوں کے ذریعے آپ سب کا خاتمہ کرایا گیا تو پھر کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ کارروائی کس نے کی ہے ۔ چنانچہ رام دیو کو گرو کے پاس بھیجا گیا گرو نے ایک چکر کھیلا ۔ اس نے پیکٹوں کے اندر سور کی ہڈی لپیٹ کر آپ سب کو بھجوا دی ۔ آپ کے ساتھیوں نے جیسے ہی اس ہڈی کو ہاتھ میں لیا ان سب پر شیطانی قوتوں نے قابو پا لیا ۔ انہیں کافرستان کے ایک علاقے شاڈل بھجوا دیا گیا ۔ آپ کو یہ پیکٹ بھیجا گیا لیکن آپ یہاں موجود نہیں تھے کہ اچانک میرے ذہن میں یہ بات آئی تو میں نے آپ کو فون کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ کے پیکٹ کھولنے سے پہلے ہی میں آپ کے پاس پہنچ گیا" ۔ اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"آپ کا تعلق کیا سید چراغ شاہ صاحب کے ساتھ ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ ایک بار پھر ان کے خلاف شیطانی کھیل شروع ہو گیا ہے۔

"سید صاحب تو بہت بڑے اور صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ ہم جیسے لوگ تو ان کے سامنے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔ میں تو بس اللہ تعالیٰ کا ایک عام سا بندہ ہوں۔ البتہ مجھے روحانیت میں کچھ شغف ہے۔ میں اس سلسلے میں یہاں ایک پہاڑی علاقے میں جا کر پہروں مراقبہ کرتا رہتا ہوں۔ ایسے ہی ایک مراقبہ کے دوران مجھ پر یہ ساری باتیں منکشف ہو گئیں اور میں آپ کے پاس حاضر ہو گیا"۔ اعظم صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب مجھے کیا کرنا ہو گا" ...... عمران نے کہا۔

"آپ اس پیکٹ کو کھول کر دیکھ لیں لیکن اس ہڈی کو ہاتھ مت لگائیں اور جب آپ کی تسلی ہو جائے کہ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے تو آپ اس پیکٹ کو جلا کر راکھ کر دیں۔ اس کے بعد آپ اپنے ساتھیوں کو اس گروہ کے پنجے سے چھڑانے کے لئے کوشش کریں۔ اس سلسلے میں اگر آپ چاہیں تو سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں بھی عرض کر سکتے ہیں۔ اگر سید صاحب چاہیں تو وہ صرف حکم دے کر آپ کے ساتھیوں کو واپس بلوا سکتے ہیں"۔ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ایجنسی کی کیا تفصیل ہے ... وہ مشن کیا ہے جو کافرستان

یہاں پاکیشیا میں مکمل کرنا چاہتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ مجھ پر منکشف ہوا وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا"۔ اعظم صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"تشریف رکھیں۔ چائے تو پی لیں اور مجھے بتائیں کہ اگر آپ سے دوبارہ رابطہ کرنا ہو تو کہاں اور کیسے کیا جا سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"میں ریٹائرڈ سرکاری افسر ہوں۔ میری اصل رہائش گاہ پاکیشیا کے سرحدی شہر کوٹہ میں ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جو رقم مجھے ملی اس سے میں نے ایک سپر سٹور بنا لیا جس پر اب میرے بیٹے کام کرتے ہیں۔ میں اولیائے کرام کے مزارات پر جاتا رہتا ہوں اور نہ صرف پاکیشیا بلکہ کافرستان بھی میرا دورہ رہتا ہے اس لئے میں تو ایک سیلانی آدمی ہوں۔ مراقبہ میرا شوق ہے اور اکثر مراقبے کے دوران ایسے حالات منکشف ہو جاتے ہیں جیسے اب ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب میں یہاں سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ ویسے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا کیونکہ میرے اندر ایسی روحانی قوتیں نہیں ہیں کہ آپ جیسے بڑے لوگوں کے کام آ سکوں" ...... اعظم صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے چائے کی پیالی اس دوران اس کے اور عمران کے سامنے رکھ دی تھی۔ ساتھ ہی اس نے

دیگر لوازمات کی پلیٹیں بھی رکھ دی تھیں۔

"آپ سید چراغ شاہ صاحب کو جانتے ہیں" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جب بھی میں دارالحکومت آتا ہوں سید صاحب کی خدمت میں سلام ضرور عرض کرتا ہوں اور وہ میرے حق میں دعا کرتے ہیں اور یہ دعا میرے لئے بہت قیمتی ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ اور کچھ نہیں" ... اعظم صاحب نے جواب دیا۔

"سید صاحب کے علاوہ یہاں پاکیشیا میں اور کون سی روحانی شخصیات ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں" عمران نے کہا۔

"جی۔ بے شمار لوگ ہوں گے لیکن میں چند لوگوں کو جانتا ہوں لیکن وہ اب وفات پا چکے ہیں۔ ویسے بھی میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ضرورت۔ میں مراقبے میں ہی مگن رہتا ہوں میرے ظرف کے لئے یہی بہت ہے" اعظم صاحب نے جواب دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر انہیں دروازے تک چھوڑنے گیا۔ واپس آکر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے صفدر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران کے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھینچ گئے۔ اس نے باری باری تمام ساتھیوں کو کال کیا لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے بلیک زیرو کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو....." رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ پوری سیکرٹ سروس کہاں غائب ہو گئی ہے" عمران نے کہا۔

"سیکرٹ سروس غائب ہو گئی ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ۔ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں کہا ہوا ہے کہ ان کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطہ رکھا کرو۔ اس وقت کوئی بھی موجود نہیں ہے" عمران نے کہا۔

"جب تک کوئی مسئلہ نہ ہو عمران صاحب میں کیسے ان سے رابطہ رکھ سکتا ہوں۔ لیکن ہوا کیا ہے۔ وہ کہاں جا سکتے ہیں" ۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی کافرستانی صفدر سے ملا تھا۔ تمہیں صفدر نے رپورٹ دی تھی" ... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکا" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اسے ٹریس کرتے رہو جبکہ انہوں نے اس ذریعے سے پوری سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے کافرستان پہنچا دیا ہے۔ میں آ رہا ہوں" ۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے سید چراغ شاہ صاحب کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا

ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سید چراغ شاہ صاحب کی مخصوص نرم آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں شاہ صاحب"۔ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جیتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے انہیں اکرم صاحب کے آنے سے لے کر ان سے ہونے والی تمام باتیں دوہرا دیں۔

"تمہارے ساتھی کیپٹن شکیل نے مجھے فون کیا تھا لیکن اس وقت چونکہ کوئی ماورائی مسئلہ نہیں تھا اس لئے میں نے اسے کہا کہ وہ اپنے چیف سے بات کرے اور اب بھی یہ عام سا مسئلہ ہے۔ کافرستان کے ایک شیطان گروہ نے اپنی شیطانی طاقتوں کو تمہارے اور تمہارے ساتھیوں پر استعمال کیا ہے۔ تم کافرستان میں اپنے آدمی کو کہہ دو کہ وہ شاکاں کی کسی بڑی غار میں بے ہوش پڑے تمہارے ساتھیوں کو واپس بھجوا دے۔ اسے کہہ دینا کہ وہ پانی کی بوتل پر چھ بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر پھونک دے اور اس پانی کے چھینٹے ان پر مارے جائیں گے تو وہ ہوش میں آ جائیں گے"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ لوگ دوبارہ بھی تو ایسا کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم اپنے ساتھیوں کو کہہ دینا کہ وہ باوضو رہیں اور محتاط رہیں۔ اللہ حافظ"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب اس معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے اس سے لامحالہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہو گا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس گروہ کو جس نے یہ حرکت کی ہے اسے اس کی سزا ضرور دے گا۔ چنانچہ اس نے ایک طرف میز پر رکھا ہوا پیکٹ اٹھایا اور فلیٹ سے اتر کر گیراج سے کار نکالی اور پھر دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا فون سنتے ہی میں نے سب ممبران کو کال کیا ہے لیکن واقعی کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ کیا پھر کوئی ماورائی چکر شروع ہو گیا ہے"۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ کوئی بڑا اہم مسئلہ نہیں ہے اس لئے سید چراغ شاہ صاحب نے اس میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ بس ہدایات دے دی ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نائران بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نائران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ آج کیسے یاد کر لیا آپ نے "۔ دوسری طرف سے ناڈران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام اتنا مشکل ہے کہ مجھے اسے باقاعدہ رٹنا پڑتا ہے لیکن اس کے باوجود جب بھی فون کا رسیور اٹھاتا ہوں تو بھول جاتا ہوں اس سے مجبوری ہے" عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ناڈران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نام لئے بغیر کال کر لیا کیجئے"۔ ناڈران نے کہا۔

"پھر مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں نو سے بات کر رہا ہوں یا یس سے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نو اور یس ۔ کیا مطلب "...... ناڈران نے چونک کر کہا۔

"اگر خواتین نو کہیں تو اس کا مطلب یس ہوتا ہے اور سیاستدان یس کہیں تو اس کا مطلب نو ہوتا ہے اور تمہارا نام بھی نو سے شروع ہوتا ہے ۔ مطلب ہے نوڈران" ..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناڈران کافی دیر تک ہنستا رہا۔

"مطلب ہے کہ آپ نے مجھے خواتین میں شامل کر لیا ہے ۔ بہر حال یہ آپ کی مرضی ہے" ناڈران نے کہا۔

"تمہارے ذمے ایک فوری کام ہے ۔ میں نے ابھی چیف کو اطلاع نہیں دی کیونکہ چیف کو اطلاع مل جاتی تو پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جاتا اور میں نہیں چاہتا کہ اتنے اچھے ساتھیوں سے ہاتھ دھو بیٹھوں"... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے

بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ پوری سیکرٹ سروس سے آپ ہاتھ دھو بیٹھتے ۔ کیا مطلب" ناڈران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ۔ میں اماں بی کے ساتھ دارالحکومت سے باہر گیا ہوا تھا ۔ مجھے وہاں چار پانچ روز لگ گئے ۔ اب واپس آیا ہوں تو ایک صاحب نے مجھے اطلاع دی ہے کہ کافرستان کی کسی سپیشل ایجنسی نے جس کا چیف رام دیو نامی آدمی ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک ٹیپ کے ذریعے شناخت کیا اور پھر اس نے یہ رپورٹ کافرستان کے نو منتخب وزیر اعظم کو دی ۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس کو ختم کر دیا جائے لیکن وزیر اعظم صاحب نے سوچا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ سپیشل ایجنسی کے ذریعے کرایا گیا تو لامحالہ سیکرٹ سروس کے دوسرے سیکشن سامنے آ جائیں گے ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے کسی گرو سے بات کی اور اس گرو نے اپنی کالی شکتیوں کے ذریعے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے پاس پیکٹ بھجوائے جن میں سور کی ہڈی رکھی ہوئی تھی ۔ تمام ممبروں نے پیکٹ کھولے اور سور کی ہڈی کو ہاتھ میں لیتے ہی وہ پاکیزگی کے حصار سے نکل گئے اور ان پر شیطانی طاقتوں نے قبضہ کر لیا اور پھر انہیں کافرستان کے پہاڑی علاقے شاکال کی کسی بڑی غار میں پہنچا دیا گیا جہاں وہ بے ہوش پڑے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
9/2904 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROF ALI KHAN

ہوئے ہیں۔ اب اس گروہ کو میری تلاش تھی۔ میرے فلیٹ پر بھی ایک پیکٹ بھجوایا گیا لیکن وہ ویسے ہی پڑا رہا کیونکہ میں فلیٹ پر موجود نہیں تھا۔ اب جب میں واپس آیا ہوں تو اس سے پہلے کہ میں پیکٹ کھولتا اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور ایک صاحب نے خود آکر مجھے اس کارروائی کی اطلاع دی۔ میں نے یہاں کے ایک بزرگ سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ عام دنیاوی معاملہ ہے اسے میں خود ہی حل کروں۔ البتہ انہوں نے کہا ہے کہ اس غار میں بے ہوش پڑے ہوئے سیکرٹ سروس کی مدد کی جائے اور کہا ہے کہ پانی کی ایک بوتل پر چند بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر پھونک دیا جائے اور پھر یہ پانی ان سیکرٹ سروس کے ممبران پر چھڑکا جائے تو یہ ہوش میں آجائیں گے۔ اب میرے پاس دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ میں چیف کو اطلاع دیتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ چیف نے ممبران کو ان کی کوتاہی پر سخت سزا دینی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس ہی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتی اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں شاکال پہنچو۔ باوضو اور پاکیزگی کی حالت میں اور اگر ہو سکے تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جیبوں میں آیت الکرسی لکھ کر رکھ لینا اس طرح تم پر شیطانی طاقتیں حملہ نہ کر سکیں گی۔ پھر پانی کی بوتل پر چند بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر وہ پانی ساتھ لے جاؤ اور سیکرٹ سروس کے ممبران پر دم کیا پانی چھڑکو اور

انہیں وہاں سے لے کر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے فوراً پاکیشیا واپس بھجوا دو تاکہ چیف کی ناراضگی سے بچا جا سکے" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس کے ممبران پر یہ شیطانی طاقتیں دوبارہ بھی تو حملہ کر سکتی ہیں۔ کیا آیت الکرسی ان کے لئے بھی لکھوا کر ساتھ لے لی جائے" نائران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے ورنہ سید چراغ شاہ صاحب خود اس بارے میں ہدایت دیتے" عمران نے کہا

"اوکے عمران صاحب۔ میں ابھی کارروائی کرتا ہوں"۔ نائران نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"۔۔ بلیک زیرو نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا پوچھا تو عمران نے اعظم صاحب کے آنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے تک کے تمام واقعات بتا دیئے۔

"تو یہ پیکٹ بھی اس نے بھیجا گیا ہے۔ آپ اسے کھولیں نہیں اور جلا دیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ چلو ایسے ہی کر لو۔ لے جاؤ اور بڑی بھٹی میں ڈال دو"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے جیب سے رومال نکال کر اسے ہاتھ پر لپیٹا اور پھر پیکٹ اٹھا کر وہ ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب رہ گیا مسئلہ اس گروہ کا۔ اسے تو ایسا سبق ملنا چاہئے کہ اس کی روح بھی صدیوں تک چیختی رہے" عمران نے خودکلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ابھی اسے اعظم صاحب کی

بات یاد آ گئی کہ کافرستان نے یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا ہے کہ وہ پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس گروپ سے پہلے اس رام دیو کو ٹریس کرنا چاہئے تاکہ اصل بات کا علم ہو سکے ۔ لیکن ظاہر ہے یہ کام بھی ناٹران ہی کر سکتا تھا اس لئے عمران خاموش ہو گیا کہ ناٹران سیکرٹ سروس کے ممبران کو واپس بھجوا دے تو تب ہی اس سے بات ہو گی ۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND ...

KHAN BOOKS
STATIONARY AND BOOKS
... NOOR BAZAR

ایک بڑے اور قدیم معبد سے ملحقہ ایک محل نما عمارت کے ایک کمرے میں فرش پر بچھے قالین اور قالین کے اوپر بچھی ہوئی ہرن کی کھال پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا بوڑھا آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے جسم پر گہرے سرخ رنگ کا لباس تھا اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں جبکہ شیو کافی بڑھی ہوئی تھی ۔ اس کی آنکھیں بڑی اور سرخ تھیں ۔ یہ گرو پنڈت ہرے شنکر تھے ۔ اس معبد کے بڑے پروہت اور گرو ۔ پورے کافرستان میں انہیں سب سے بڑا گرو سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ کالے جادو کے بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں کالی شکتیاں ان کے ماتحت ہیں ۔ اس کا سر استرے سے منڈا ہوا تھا اور سر کی بائیں طرف ایک بڑی سی لٹ اس کے کندھوں تک لٹک رہی تھی ۔ چہرے پر شیطنیت جیسے ثبت تھی ۔ اس کے ہاتھ

میں ایک ترشول تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور سامنے دو خوبصورت لڑکیاں کلاسیکل انداز میں ناچ رہی تھیں۔ ان لڑکیوں نے نہ ہونے کے برابر لباس پہنا ہوا تھا۔ گرو بوتل منہ سے لگا کر گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا کہ اچانک کمرے کے کونے سے کسی عورت کی ایک چیخ سنائی دی تو گرو بے اختیار چونک پڑا۔

"جاؤ" اس نے ان ناچنے والیوں سے گرج کر کہا تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ دروازے کی طرف بڑھیں اور چند لمحوں بعد وہ کمرے سے غائب ہو گئیں۔

"حاضر ہو جاؤ کالی بھیروں" گرو نے کمرے کے اس کونے کی طرف دیکھتے ہوئے گرجدار لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے کونے سے ایک گہرے سیاہ رنگ کی بونے قد کی عورت جس کے سارے جسم پر ریچھ کی طرح سیاہ رنگ کے بڑے بڑے بال تھے اور آنکھیں سفید تھیں اور اس کا چہرہ کسی چڑیل جیسا تھا تیزی سے آگے بڑھی اور پھر گرو کے سامنے پہنچ کر سجدے کے انداز میں گر گئی۔

"آگیا دیجئے مہاراج" اس عورت کے منہ سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آگیا دے دی۔ بولو" گرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ عورت اٹھ کر دوزانوں ہو کر گرو کے سامنے بیٹھ گئی۔

"شاکال کی غار میں موجود تمام پاکیشیائی واپس پاکیشیا پہنچ گئے ہیں" اس عورت نے کہا تو گرو اس طرح اچھل پڑا کہ اس کے

ہاتھ سے بوتل ایک طرف جا گری اور اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو"...... گرو نے حلق کے بل گرجتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں مہاراج۔ یہ آپ کی دی ہوئی آگیا کی وجہ سے مجھ میں ایسا کہنے کی ہمت ہوئی ہے"... اس عورت نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس غار پر کالی ناتھ کا عمل تھا۔ پھر یہ لوگ وہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں۔ نہیں۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔" گرو نے انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ آپ اپنی شکتیوں کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں کہ غار خالی ہے" اس عورت نے جواب دیا تو گرو نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"ہاں۔ غار تو خالی ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کالی ناتھ ہماری سب سے طاقتور شکتی ہے۔ وہ کیسے ناکام ہو گئی"..... گرو نے کہا۔

"وہ نہ صرف ناکام ہو گئی ہے بلکہ جل کر راکھ ہو چکی ہے گرو مہاراج۔ میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق ان کا ایک ساتھی باقی رہتا تھا۔ اس کی وجہ سے انہیں ہلاک نہیں کیا گیا تھا۔ آپ کی شکتیوں نے موری کی ہڈی اس کی رہائش گاہ پر بھیجی لیکن وہ اس

وقت شہر سے باہر تھا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے وہ ہڈی ہاتھ میں لینے کی بجائے جلا کر راکھ کر دی اور اس طرح اس پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکا جس پر میں نے سوچا کہ یہاں آکر ان کا تو خاتمہ کر دیا جائے لیکن جب میں شاکال کی غار کے سامنے پہنچی تو غار میں تیز روشنی ہو رہی تھی۔ اس قدر تیز کہ مجھے یوں لگا جیسے اگر میں آگے بڑھی تو جل کر راکھ ہو جاؤں گی۔ میں یہاں چھپی رہی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی ختم ہوئی تو میں غار میں داخل ہوئی۔ غار خالی تھا اور پھر مجھے پتہ چل گیا کہ کالی ناتھ بھی جل کر راکھ ہو چکی ہے۔ میں نے معلوم کیا تو مجھے پتہ چلا کہ تمام واپس پاکیشیا پہنچ بھی گئے ہیں اور اب وہ سب روشنی کے ہالے میں ہیں۔ اب ان پر دوبارہ ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا اس لئے میں آپ کے چرنوں میں حاضر ہوئی ہوں"۔ کالی بھیروں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان پاکیشیائیوں کے بارے میں ہم نے غلط اندازہ لگایا تھا کہ یہ عام لوگ ہیں۔ ان کے پیچھے یقیناً کوئی بڑی طاقت ہے۔ تم جا سکتی ہو"۔ گرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور وہ عورت ایک بار پھر سجدے کے انداز میں جھکی اور اس کے بعد وہ اٹھ کر مڑی اور تیزی سے کمرے کے اس کونے کی طرف بڑھ گئی جدھر سے وہ آئی تھی اور پھر ہلکی سی چیخ کی آواز سنائی دی جس کی گونج آہستہ آہستہ مدھم پڑ گئی تو گرو اٹھا اور کمرے کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ترشول کی مدد سے

دروازہ کھولا اور دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں ایک قدِ آدم بت موجود تھا۔ یہ بت عورت کا تھا جس کی سرخ رنگ کی زبان اس کے منہ سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس کے چھ ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں انسانی کھوپڑی پکڑی ہوئی تھی۔ گرو اس کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے ترشول کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا رہا۔ اچانک کمرے میں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا پرندہ جو چیل کی شکل کا تھا اس بت کے قدموں میں گرا اور پھر لوٹ پوٹ کر انسانی شکل میں آگیا لیکن اس کا رنگ بے حد سیاہ تھا اور وہ کوئی چھوٹا سا بچہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کالی پرشاد حاضر ہے گرو مہاراج"۔ اس بچے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو گرو نے آنکھیں کھول دیں۔

"کالی پرشاد۔ ہم نے چند پاکیشیائیوں کا خاتمہ کرنا ہے لیکن ان کی پشت پر روشنی کی کوئی بڑی طاقت ہے۔ تم کالی دیوی کے سب سے بڑے پجاری ہو۔ ہمیں آگیا دو کہ ہم ان کا خاتمہ کر سکیں"۔ گرو نے کہا۔

"پنڈت گرو شنکر۔ تم نے ایسے لوگوں پر ہاتھ ڈال دیا ہے جو تمہارا اور تمہاری شکتیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ تمہارے پاس جو بھی شکتیاں ہیں وہ ان کے مقابلے میں تنکے جیسی اہمیت بھی نہیں

دیکھتیں ۔ البتہ اگر تم واقعی ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو تو پھر کاشام کے پرانے معبد کا فرش توڑ دو ۔ اس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے جو صدیوں سے بند ہے ۔ اس تہہ خانے میں کافرستان کے انتہائی قدیم دور کا ایک جادو ہے جسے کاشام جادو کہا جاتا ہے اور وہ صدیوں سے بند ہے ۔ قدیم دور میں پورے کافرستان میں اس کاشام جادو کا بہت زور تھا ۔ اس کاشام جادو کی مدد سے پورے کافرستان میں مسلمانوں کا خاتمہ کیا جاتا رہا تھا لیکن پھر اس دور میں کسی اور ملک سے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا رشی کافرستان آیا اور اس نے اس جادو کا خاتمہ کر دیا اور اس جادو کے اس دور کے مہارشی جس کا نام کاشام تھا کو ہلاک کر کے جلا دیا اور پھر اس کی راکھ کو ایک غار میں دفن کر دیا گیا ۔ پھر بہت عرصے بعد اس غار کے اوپر معبد تیار کرایا گیا لیکن اسے کھولنے کا طریقہ کسی کو نہ آتا تھا اور جس نے بھی اسے کھولنے کی کوشش کی وہ خود اور اس کی پوری نسل تباہ و برباد کر دی گئی ۔ البتہ اس پہاڑی علاقے کا نام اسی طرح کاشام ہی رہا ۔ پھر یہ جادو لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو گیا ۔ اگر تم اس تہہ خانے کو کھول کر اندر موجود کاشام جادو کے مہارشی کاشام کی راکھ کو باہر لے آؤ اور اسے گنگا کے پوتر پانی میں حل کر کے پی جاؤ تو کاشام رشی کی اس دنیا میں بھٹکتی ہوئی روح کو شانتی مل جائے گی اور وہ تم پر مہربان ہو کر تمہیں کاشام جادو کا مہارشی بنا دے گی ۔ جیسے ہی تم کاشام جادو کے مہارشی بنو گے پورا کافرستان تو کیا پوری دنیا تمہاری تابع ہو جائے گی اور تم

جس طرح چاہو ان مسلمانوں کے خاتمے پر قادر ہو جاؤ گے ۔ کالی پرشاد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو گرو مہاراج کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"میں اسے کیسے کھول سکتا ہوں ۔ اس کا کیا طریقہ ہے" ..... گرو مہاراج نے پوچھا ۔

"بیوہ عورتوں کے دس اکلوتے بچوں کو اس معبد میں لا کر اس معبد کے فرش پر ذبح کیا جائے اور ان کا خون وہاں بہنے دیا جائے تو اس طرح فرش خود بخود ٹوٹ جائے گا اور تہہ خانہ سامنے آجائے گا ۔ اس کے بعد دس کنوارے جوانوں اور دس کنواری لڑکیوں کو اس تہہ خانے میں ذبح کر کے ان کا خون وہاں جذب کیا جائے تو پھر تم پر کوئی آفت نہیں آئے گی" ۔ کالی پرشاد نے جواب دیا ۔

"لیکن کیا کاشام جادو کا اثر روشنی کی طاقتوں پر نہیں ہوتا" ۔ گرو مہاراج نے پوچھا ۔

"ہوتا ہے لیکن بے حد طاقتور رشی اس کا اپائے کر سکتا ہے ۔ عام رشی نہیں کیونکہ کاشام جادو کی شکتیاں بے حد طاقتور ہوتی ہیں ۔ اس قدر طاقتور کہ تم ان کی طاقت کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ اگر تم کاشام جادو کے مہا رشی بن جاؤ تو پھر تمہیں صرف چند مسلمانوں کا خاتمہ نہیں کرنا بلکہ ان شکتیوں کی مدد سے تم نے کافرستان اور پاکیشیا میں موجود تمام مسلمانوں کا مسلسل خاتمہ کرنا ہے ۔ پہلے پاکیشیا سے کرنا" ..... کالی پرشاد نے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-890-? NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

کہا۔

"کیسے خاتمہ ہوگا ان کا۔ کیا کوئی خاص طریقہ استعمال کرنا ہوگا۔" گرو مہاراج نے کہا۔

"یہ کام کاشام جادو کی شکتیاں خود کریں گی۔ ان شکتیوں کو ویسے بھی روزانہ دس مسلمانوں کی بھینٹ چاہئے لیکن یہ ایک سو مسلمانوں کو روزانہ ہلاک کرنے کی طاقت رکھتی ہیں اس لئے تم نے صرف انہیں حکم دینا ہے۔ باقی کام وہ خود کر لیں گی۔" کالی پرشاد نے کہا۔

"مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا" گرو مہاراج نے کہا۔

"تم پوری دنیا کے سب سے بڑے مہا رشی بن جاؤ گے۔ تمہارے منہ سے نکلا ہوا ہر حکم فوری طور پر پورا ہو جائے گا اور تم اس وقت تک ہلاک نہ ہو سکو گے جب تک مسلمانوں کا کوئی طاقتور رشی تمہارے دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلیاں نہ کاٹ دے۔ تمہاری ان انگلیوں کی حفاظت بھی کاشام جادو کی دو انتہائی طاقتور شکتیاں خود کریں گی اس لئے تم دیر تک زندہ اور اسی حالت میں رہو گے۔ پوری دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی اور تم سے پوری دنیا خوف کھائے گی اور تمہارے نام کی مالا جپے گی" ..... کالی پرشاد نے کہا تو گرو مہاراج کے چہرے پر تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بچہ لوٹ پوٹ ہو کر دوبارہ چیل بن گیا اور پھر ہوا

میں اڑنے لگا۔ اس کے اڑنے سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی گرو مہاراج نے آنکھیں کھولیں اور اس بت کے سامنے سجدہ کیا اور پھر اٹھ کر ترشول سنبھالے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-890-4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

KHAN BOOK
STATIONARY AND LIBRARY
... ROAD ...
RAWALPINDI PH 556851
PROP ALI KHAN

کافرستان کے پرائم منسٹر ہاؤس میں سیاہ رنگ کی کار داخل ہوئی جس کی عقبی سیٹ پر رام دیو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور آنکھیں بجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کار ایک کونے میں بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی تو رام دیو کار سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی پرائم منسٹر کی سپیشل سیکرٹری مس رجنتی کو سلام کیا۔

تشریف رکھیں سر۔ وزیراعظم صاحب آپ کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں۔ میں انہیں اطلاع کرتی ہوں۔ مس رجنتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"سر۔ رام دیو صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہیں۔۔۔" مس رجنتی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" اس نے دوسری طرف سے سن کر جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"آپ سپیشل روم نمبر چار میں تشریف لے جائیں۔ وزیراعظم صاحب وہاں آپ سے ملاقات کریں گے۔" مس رجنتی نے رام دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے۔" رام دیو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ ایک راہداری سے ہوتا ہوا ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ میٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ رام دیو ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد عقبی دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور وزیراعظم رام ناتھ اندر داخل ہوئے تو رام دیو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں۔" وزیراعظم نے خشک لہجے میں کہا اور خود وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد رام دیو بھی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔

جناب۔ گرو مہاراج نے اپنی شکتیوں کی مدد سے ان تمام لوگوں کو جن کی نشاندہی سپیشل ایجنسی نے کی تھی اغوا کر کے اشاکال پہاڑیوں کے ایک غار میں ڈال دیا۔ وہ سب شکتیوں کے زیر اثر تھے۔ ان میں سے سب سے خطرناک آدمی عمران ابھی قابو میں نہ

آیا تھا اس لئے اس کا انتظار تھا کہ اسے بھی اس غار میں پہنچا کر ان سب کا اکٹھے ہی خاتمہ کر دیا جائے لیکن پھر اچانک یہ سب لوگ اس غار سے غائب ہو گئے اور بعد میں معلوم ہوا کہ چار ٹرز طیارے کے ذریعے وہ پاکیشیا پہنچ گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی دو روز کے اندر پاکیشیا میں سپیشل ایجنسی کے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے گرو مہاراج سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ کوئی قدیم دور کے کالا جادو پر کام کر رہے ہیں۔ جب کام مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ چند لوگ تو کیا پورے پاکیشیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے کیونکہ ہمارا مشن مکمل ہونا ہے لیکن انہوں نے الٹا مجھے ڈانٹ دیا"۔ رام دیو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ نہیں ہو سکا۔ اب وہ گرو جی ان سے کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ایجنٹوں کو مشن پر روانہ کر دیں"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ آپ اجازت دیں تو اس مشن پر سپیشل ایجنسی کام کرے"۔ رام دیو نے کہا۔

"نہیں۔ سپیشل ایجنسی ان کے سامنے آ چکی ہے۔ ہم اس معاملے میں کوئی نشان باقی نہیں رہنے دینا چاہتے۔ آپ ابھی خاموش رہیں گے"۔ وزیر اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو

گئے۔ ان کے اٹھتے ہی رام دیو بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ جا سکتے ہیں"۔ وزیر اعظم نے کہا تو رام دیو نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ مسٹر بخشی کو سلام کر کے وہ واپس پارکنگ میں پہنچ گیا۔ کار ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"آفیسرز کلب چلو"...... رام دیو نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو موڑا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ رام دیو نے کلب جا کر پینے پلانے کا سوچا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس کا کام ختم ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار کلب میں داخل ہوئی اور پھر اس کے مین گیٹ کے سامنے رکی تو رام دیو کار سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر موجود دربان نے جھک کر اسے سلام کیا اور شیشے کا دروازہ کھول دیا۔ رام دیو سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر وہ اپنے لئے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ روم سروس سر"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"دو بوتل وہسکی بھجوا دو اور مس شکنتلا کو بھی بھجوا دو۔ آج رات میں یہیں رہوں گا"۔ رام دیو نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر" دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رام دیو نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان" رام دیو نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا ویٹر ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں دو بوتلیں اور دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے رام دیو کو سلام کیا اور ٹرے میز پر رکھ کر اس نے بوتلیں اٹھا کر میز پر رکھ دیں۔

"مس شگفتہ کیوں نہیں آئی" رام دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک گھنٹے بعد آ رہی ہیں جناب۔ آج ان کی چھٹی تھی۔ انہیں خصوصی طور پر ان کی رہائش گاہ پر فون کر کے بلوایا گیا ہے" ویٹر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے ..." رام دیو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ویٹر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رام دیو چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کی گردن پر کسی نے تلوار سے ضرب لگائی ہو۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کی کنپٹی پر زوردار ضرب لگی اور اس کے ساتھ ہی اندھیرے اس کے ذہن پر سیاہ چادر کی طرح پھیلتے چلے گئے۔

KHAN BOOKS

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو" سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ ناٹران نے آپ کو کوئی رپورٹ دی ہے یا نہیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ کیوں" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے اپنے طور پر اس سے رپورٹ مانگی تھی اس لئے پوچھ رہا ہوں۔ یہاں تو سپیشل ایجنسی کے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں معلوم کرتا ہوں" ... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا

کہ اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نادران بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نادران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) منتظر رپورٹ بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے سلیمان نے جواب دیا کہ آپ ابھی اٹھ کر کہیں گئے ہیں"۔ نادران نے کہا۔

"سرکاری فون تلاش کرنا پڑتا ہے ورنہ تم تو جانتے ہو کہ آج کل پاکیشیا میں سب سے بڑا مسئلہ بلوں کی ادائیگی کا ہے۔ ہر آدمی بلوں کے خوف سے سارا مہینہ تھر تھر کانپتا رہتا ہے اس کے باوجود سارے بل ادا نہیں ہو سکتے۔ کوئی نہ کوئی رہ جاتا ہے اور محکمے والے بڑے حوصلے سے کنکشن کاٹنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور دوسری طرف سے نادران کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تو اب آپ دانش منزل سے فون کر رہے ہیں"۔ نادران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ خدا کا خوف کرو۔ چیف تو ویسے بھی ہر چیز پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے۔ مجال ہے جو ایک پیسہ بھی ادھر کا ادھر کر دے اور تم کہہ رہے ہو کہ مجھے فون کرنے دے گا۔ یہ تو اللہ بھلا

کرے سوپر فیاض کا۔ بے چارہ مجھے اجازت دے کر عنداللہ ماجور ہوتا رہتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"عنداللہ ماجور۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ نادران نے چونک کر پوچھا۔

"ارے۔ تمہیں اتنی عربی بھی نہیں آتی۔ عنداللہ کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ماجور کا مطلب ہوتا ہے اجر دیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر و ثواب دے گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے سوپر فیاض کو آج تک اس کا مطلب نہیں بتایا ورنہ سرکاری فون میں خیانت پر اسے ثواب کی بجائے عذاب ہی ملے گا"۔ نادران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم نہ بتا دینا اس کا مطلب۔ بے چارہ اپنے تک تو خوش رہتا ہے۔ بہرحال رپورٹ کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے رام دیو کو ٹائیگرز کلب کے ایک کمرے سے اغوا کیا تھا اور پھر اس نے زبان کھول دی۔ اس کے مطابق نو منتخب وزیراعظم رام ناتھ پاکیشیا کے ایکس میزائل سے بے حد خوفزدہ ہیں اور وہ اس میزائل کی لیبارٹری جو پاکیشیا کے پہاڑی علاقے میں ہے تباہ کرانا چاہتے ہیں۔ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس

نے انہیں اس کی لوکیشن وغیرہ کی رپورٹ دے دی ہے لیکن کافرستان کے صدر نے انہیں کہہ دیا ہے کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ کر دیا جائے ان کا کوئی مشن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس پر نو منتخب وزیراعظم نے ایک سپیشل ایجنسی بنائی اور رام دیو جو ملٹری انٹیلی جنس میں تھا اور ان کا دور کا رشتہ دار بھی ہے اسے اس سپیشل ایجنسی کا سربراہ بنا دیا۔ اس ایجنسی کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ صفدر کے ذریعے لگایا گیا لیکن ان کی درست تعداد کا علم نہ ہو سکا جبکہ ادھر وزیراعظم صاحب بے حد جلدی میں تھے اس لئے جب رام دیو نے انہیں رپورٹ دی تو ساتھ ہی تجویز دے دی کہ ان کے گرو اگر اپنی شکتیوں کی مدد سے تعداد بتا دیں تو سپیشل ایجنسی ان سب کا خاتمہ کر دے گی لیکن وزیراعظم صاحب کے ذہن میں یہ آئیڈیا آگیا کہ اگر ان کے گرو جن کا نام پنڈت بریے شنکر ہے اور جو کاشام پہاڑی علاقے کے نزدیک واقع بڑے علاقے کے سب سے بڑے معبد کے پروہت ہیں اگر اپنی شکتیوں کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں گے تو پاکیشیا والوں کو اصل بات کا علم نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد اس پروہت نے اپنی شیطانی طاقتوں کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کر کے یہاں کاشام پہنچا دیا جبکہ آپ ابھی باقی رہتے تھے۔ پھر آپ نے مجھے کال کر کے بتایا تو میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق وہاں کارروائی کی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو وہاں سے نکال کر چارٹرڈ

طیارے سے پاکیشیا بھجوا دیا۔ اس رام دیو نے بتایا کہ اسے جب اس کی رپورٹ ملی تو اس نے پروہت سے بات کی لیکن پروہت نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ کاشام کا صدیوں پرانا جادو دوبارہ زندہ کر رہا ہے۔ جب یہ جادو زندہ ہو جائے گا تو پھر وہ نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس بلکہ پاکیشیا کے تمام مسلمانوں اور پھر کافرستان کے تمام مسلمانوں کا خاتمہ آسانی سے کر دے گا اور وہ خود بھی پوری دنیا پر حکومت کرنے لگے گا۔ اس نے رام دیو کو بتایا کہ کاشام جادو کی شکتیاں روزانہ کم از کم دس مسلمانوں کو ہلاک کریں گی۔ اس کے بعد رام دیو وزیراعظم سے ملا اور اس نے انہیں پروہت کے بارے میں رپورٹ دی تو وزیراعظم نے کہا کہ پروہت چونکہ ان کا گرو ہے اس لئے وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتے اور اب وہ خود کسی اور ایجنسی کو میزائل لیبارٹری تباہ کرنے کے مشن پر لگائیں گے۔ رام دیو نے انہیں کہا کہ سپیشل ایجنسی یہ کام کرے گی لیکن وزیراعظم نے انکار کر دیا۔ یہ ہے رپورٹ جناب اس رام دیو کی طرف سے"۔ ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس رام دیو کے کافرستانی سیٹ اپ کے بارے میں کیا کیا ہے تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس حیثیت اس کا پورا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے۔ عمران صاحب۔ البتہ اب میں ایکس میزائل کے سلسلے میں چیف کو اطلاع دینا چاہتا تھا"۔ ناٹران نے کہا۔

"چیف کو اس کی اطلاع پہلے سے ہے۔ البتہ تم یہ معلوم کر کے چیف کو اطلاع دو کہ کافرستانی وزیراعظم کس ایجنسی کو اس مشن پر روانہ کر رہے ہیں اور اس کی کیا تفصیل ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے آدمی کام کر رہے ہیں اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملی میں چیف کو رپورٹ دے دوں گا" ناٹران نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکس میزائل مشن کو ہمیں ہر صورت میں روکنا ہو گا عمران صاحب" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس سلسلے میں سرداور سے بات کرنا ہو گی ورنہ ہم کہاں تک وہاں پہرہ دے سکتے ہیں۔ جب ناٹران کی طرف سے کوئی اطلاع ملے گی تو پھر دیکھا جائے گا" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں" دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کو اگر اجازت ہو تو سلام پیش کرے" ۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اجازت ہے" سرداور نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس اجازت پر میں بے حد مشکور ہوں اور میرے لئے اعزاز ہے کہ حضور فیض گنجور سے بات ہو رہی ہے ...." عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی لیکن وہ بولتے بولتے رک گیا کیونکہ دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا۔

"ارے۔ ابھی تو میں نے سلام پیش نہیں کیا۔ ابھی تو میں اجازت دینے کا شکریہ ادا کر رہا تھا" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں۔ اگر تم عمران ہو تو پلیز مختصر بات کرو۔ میں انتہائی اہم معاملات میں مصروف ہوں" دوسری طرف سے سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اگر چیف اپنا نائب خصوصی بناتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ میں عاقل ہوں اور بالغ بھی اور یہی دو شرائط ہوتی ہیں نکاح کے گواہان کی اس لئے آپ میری خدمات حاصل کریں۔ میں پوری دنیا تو ایک طرف آخرت میں بھی گواہی دوں گا کہ آپ نے واقعی نکاح کیا ہے" عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

"نکاح، گواہ۔ کیا تمہارا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے" سرداور نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ ابھی خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ آپ انتہائی اہم معاملات میں مصروف ہیں اور صرف شادی ہی ایسا معاملہ ہو سکتا

ہے کہ جسے انتہائی اہم کہا جا سکتا ہے" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے بسی کے انداز میں ہنس پڑے۔

"تم سے تو واقعی ناراض بھی نہیں ہوا جا سکتا ورنہ تم نجانے کہاں تک پہنچ جاتے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے" سرداور نے کہا۔

"میزائل ایکس کا تجربہ ابھی حال ہی میں کیا گیا ہے۔ اس پر کافرستانی حکام بے حد چیں بجبیں ہو رہے ہیں اور انہوں نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں ابتدائی معلومات مل رہی ہیں اس لئے فی الحال آپ وہاں کی سیکورٹی کو الرٹ کر دیں۔ جیسے ہی اس معاملے میں مزید پیش رفت ہو گی تو چیف اس کا بندوبست کر دیں گے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی سیریس معاملہ ہے۔ کیا تمہارا چیف اس کا کوئی حتمی بندوبست نہیں کر سکتا" سرداور نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف کے آدمی کام کر رہے ہیں۔ ابھی کافرستان نے کسی ایجنسی کو اس مشن پر تعینات کرنا ہے۔ جیسے ہی اس بارے میں اطلاع ملی تو وہ اس کا بندوبست کر دیں گے لیکن اس سے پہلے وہاں صرف نگرانی نہیں کی جا سکتی" عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں وہاں ریڈ الرٹ کرا دیتا ہوں۔ لیکن میری طرف سے اپنے چیف کو درخواست کر دینا کہ پاکیشیا کے لئے یہ

میزائل انتہائی اہمیت رکھتے ہیں"... سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا پیغام چیف تک پہنچا دیا جائے گا" عمران نے کہا۔

"شکریہ"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ سرداور درست کہہ رہے ہیں۔ اس میزائل لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ہمیں وہاں کام کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ناٹران کو اطلاع بعد میں ملے اور کافرستانی وہاں کام دکھا جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم وہاں نعمانی اور صدیقی کو ایڈجسٹ کر دو"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ ناٹران کی اس اطلاع کا آپ نے کوئی نوٹس نہیں لیا کہ کاشام جادو کو زندہ کیا جا رہا ہے جس سے نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس بلکہ سینکڑوں مسلمانوں کو بھی روزانہ ختم کیا جا سکتا ہے" بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک دنیا میں مسلمان ختم ہو چکے ہوتے۔ شیطانی طاقتیں تو کوشش کرتی ہی رہتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ان کی تمام شیطانی چالیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ ویسے بھی یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ خیر کی طاقتوں کا کام ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

KHAN BOOKS

ایک خاصے وسیع کمرے میں فرش پر چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں جن پر چھوٹی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں قرآن مجید رحلوں پر رکھے پڑھنے میں مصروف تھیں۔ ان کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ سامنے ایک بھاری جسم کے سفید پوش صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا جس پر ملیالے سے رنگ کی واسکٹ تھی۔ سر پر سرخ اور سفید خانوں والا رومال بندھا ہوا تھا اور ان بچوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔ ان کی سفید رنگ کی داڑھی ان کے سینے تک آ رہی تھی کہ اچانک کمرے کے کھلے دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کی سیاہ رنگ کی داڑھی تھی اور اس نے سر پر پگڑی سی باندھی ہوئی تھی اور نیلے رنگ کی شلوار قمیض اس نے پہنی ہوئی تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس سفید ریش بزرگ کو سلام کیا اور پھر ایک طرف دوزانوں ہو کر بیٹھ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد سفید ریش بزرگ نے سبق مکمل کر دیا اور پھر بچوں کو چھٹی دے دی۔ بچوں نے سپارے بند کئے اور انہیں غلافوں میں بند کر کے رحلوں سمیت ایک الماری میں رکھا اور پھر سب باری باری سلام کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"۔ نوجوان نے سفید ریش بزرگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیسے آئے ہو غلام حسین۔ کوئی خاص بات"۔ سفید ریش بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب نے مجھے بھیجا ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ کیوں"۔ سفید ریش بزرگ نے چونک کر پوچھا۔

"ان کا پیغام ہے کہ یہاں کافرستان میں کاشام جادو کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ ان کو روکیں"۔ نوجوان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سفید ریش بزرگ چونک پڑے۔

"کاشام جادو کو زندہ کیا جا رہا ہے۔ مگر کون کر رہا ہے"۔ سفید ریش بزرگ نے چونک کر پوچھا۔

"شاگال علاقے کا بڑا پروہت ہے شنکر۔ ویسے بھی شیطان کا چیلا ہے اور اپنے علاقے میں خاصا طاقتور سمجھا جاتا ہے۔ شیطان نے اسے کاشام جادو زندہ کرنے پر اکسایا ہے"۔ نوجوان نے جواب

دیا۔

"لیکن یہ ڈیوٹی تو سید چراغ شاہ صاحب کی ہے کہ وہ ایسے ختم ہوئے جادو کو دوبارہ زندہ ہونے سے روکیں۔ انہوں نے تمہیں میرے پاس کیوں بھیجا ہے" سفید ریش بزرگ نے جواب دیا۔

"ان کا کہنا ہے کہ یہ جادو مسلمانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اسے زندہ ہونے سے آپ ہی روک سکتے ہیں۔ وہ تو اس وقت ایسا کام کر سکتے ہیں جب یہ زندہ ہو جائے گا اور اگر یہ زندہ ہو گیا تو پھر اسے ختم کرنے کے درمیان بے شمار مسلمان ہلاک کر دیئے جائیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے سرے سے زندہ ہی نہ ہونے دیا جائے" .. نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ بات تو شاہ صاحب کی ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں اس معاملے کو دیکھتا ہوں" سفید ریش بزرگ نے کہا تو نوجوان اٹھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پیچھے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ سفید پوش بزرگ نے جیب سے ایک تسبیح نکالی اور اسے ہاتھ میں لے کر انہوں نے آنکھیں بند کیں اور تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ کافی دیر تک تسبیح پڑھنے کے بعد انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ تسبیح کو انہوں نے چٹائی پر رکھ دیا تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے کے دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی چھوٹی سفید داڑھی تھی اور سر کے بال بھی برف کی طرح سفید تھے لیکن آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں" آنے والے نے وہیں دروازے میں ہی رک کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ اندر آ جاؤ"...... سفید ریش بزرگ نے نرم لہجے میں کہا تو وہ آدمی اندر داخل ہوا اور اس سفید ریش بزرگ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔

"حکم فرمایئے" آنے والے نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

"روشن علی۔ تم شاکال کے علاقے کے بڑے پروہت پنڈت ہیرے شنکر کو جانتے ہو" سفید ریش بزرگ نے کہا۔

"جانتا ہوں" روشن علی نے جواب دیا۔

"وہ صدیوں پہلے ختم کئے جانے والے کاشام جادو کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اگر یہ جادو زندہ ہو گیا تو بے شمار مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس پنڈت کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ ہی ختم ہو جائے" سفید ریش بزرگ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی حضرت۔ لیکن" روشن علی کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا" سفید ریش بزرگ نے چونک کر پوچھا۔

"پنڈت ہیرے شنکر کے خاتمے کے بعد شیطان لازماً کسی اور کو یہ کام سونپ دے گا جبکہ پنڈت ہیرے شنکر کمزور آدمی ہے۔ اس کا خاتمہ

کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے لیکن اور آدمی کس طرح کا ہو یہ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔" روشن علی نے جواب دیا۔

"تم نے جو خدشہ ظاہر کیا ہے وہ پہلے سے ہمارے ذہن میں ہے۔ پنڈت نے کالا جادو کو زندہ کرنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور کل وہ اس کا باقاعدہ آغاز کر رہا ہے اس لیے اس کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد اگر شیطان لعین نے کسی اور سے یہ کام لینا چاہا تو پھر اسے بھی دیکھ لیں گے۔" سفید ریش بزرگ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔" روشن علی نے کہا۔

"جاؤ اور یہ کام کر کے ہمیں عصر کی نماز سے پہلے اطلاع دو۔" سفید ریش بزرگ نے کہا تو روشن علی اٹھا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سفید ریش بزرگ نے چٹائی پر رکھی ہوئی تسبیح اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر اٹھ کر الماری سے قرآن مجید اور رحل نکال کر انہوں نے رحل سامنے رکھ کر کھولی اور اس پر قرآن مجید رکھا اور اسے کھول کر اونچی آواز میں تلاوت کرنا شروع کر دی۔ عصر کی اذان سے کچھ پہلے انہوں نے تلاوت ختم کی۔ قرآن مجید کو واپس غلاف میں رکھ کر رحل سمیت اٹھا کر الماری میں رکھا اور واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے دروازے پر روشن علی نمودار ہوا۔

"آؤ روشن علی۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے....." سفید ریش بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔" روشن علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔" سفید ریش بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر سے اذان کی آواز سنائی دینے لگی تو سفید ریش بزرگ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ کمرے سے نکل کر صحن میں آئے تو وہاں تیس پچیس دیہاتی آدمی موجود تھے۔ مسجد دیہاتی انداز کی تھی۔ اذان کے بعد سفید ریش بزرگ نے امامت کرائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد جب تمام نمازی چلے گئے تو روشن علی نے بھی اجازت طلب کی تو سفید ریش بزرگ نے اسے اجازت دے دی اور پھر وہ خود بھی مسجد کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مسجد سے باہر آ گئے۔ یہ ایک دیہاتی قصبہ تھا۔ وہ پیدل چلتے ہوئے ایک چھوٹے سے بازار میں پہنچ گئے جہاں چالیس پچاس چھوٹی بڑی دکانیں تھیں۔ لوگ انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے تو وہ مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آخر میں مٹی کے برتنوں کی ایک دکان تھی۔ دکان میں ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سفید ریش بزرگ کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے شاہ بخش صاحب۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔" ادھیڑ عمر آدمی نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ عصر کی نماز کے لئے تشریف نہیں لائے اس لئے میں خود حاضر ہوا ہوں۔" سفید ریش بزرگ نے دکان کی سائیڈ سے اندر

KHAN BOOK
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI

داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے عصر کی نماز تو راج گڑھ میں ادا کی ہے۔ ابھی واپس آیا ہوں" ادھیڑ عمر نے کہا تو بزرگ شاہ بخش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہیں پڑی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھ گئے۔ ادھیڑ عمر بھی اپنی گدی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ میں نے روشن علی کے ذریعے پنڈت ہیرے شنکر کو ناکام کرا دیا ہے کیونکہ وہ کاشام جادو کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا تھا" شاہ بخش صاحب نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو مجھے فوری راج گڑھ جانا پڑا تھا کیونکہ روشن علی کو اس کام سے روکنے کے لئے راج گڑھ کے پنڈت پریا رام کو حکم دیا گیا تھا اور آپ جانتے ہیں کہ وہ کالی کا پیروکار ہے اور کالی کے پاس شیطانی جنوں کی ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے اس لئے وہ روشن علی کو روک سکتے تھے لیکن میں نے اس جماعت کو حرکت میں آنے سے روک دیا اور اس طرح روشن علی کامیاب ہو گیا"۔ ادھیڑ عمر کمہار نے جواب دیا۔

"روشن علی نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اس معاملے میں شیطان لعین بے حد دلچسپی لے رہا ہے۔ اب وقتی طور پر تو اس کام کو روک دیا گیا ہے لیکن شیطان لعین اپنے کسی اور چیلے کو یہ کام سونپ سکتا ہے اس لئے اس سلسلے میں کیا کیا جائے" شاہ بخش صاحب نے کہا۔

"روشن علی کا خدشہ درست ہے۔ شیطان لعین واقعی اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے اور ہم اسے مستقل تو نہیں روک سکتے اور کاشام جادو ایک بار پھر زندہ ہو کر پھیل گیا تو پھر مسلمانوں کو ہلاکتوں سے بچانا ناممکن ہو جائے گا" ادھیڑ عمر کمہار نے کہا۔

"اسی لئے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ آپ اس بارے میں کچھ توجہ کریں" شاہ بخش صاحب نے کہا۔

"ایک صورت تو میرے بس میں ہے کہ میں کاشام پہاڑی سلسلے کے گرد حصار قائم کر دوں۔ اگر یہ جادو زندہ بھی ہو گیا تو اس حصار سے باہر نہ جا سکے گا" ادھیڑ عمر کمہار نے کہا۔

"لیکن شیخ فضل دین صاحب۔ یہ حصار تو زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہے گا۔ اس کی تو ایک معیاد ہوتی ہے" شاہ بخش صاحب نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی معیاد زیادہ سے زیادہ دو ماہ تک ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر یہ جادو زندہ ہو گیا تو پھر اس کے دوبارہ خاتمے کے لئے زبردست دنیاوی اور روحانی جدوجہد کرنا پڑے گی اور ہم روحانی جدوجہد تو کر سکتے ہیں لیکن دنیاوی جدوجہد ہمارے بس سے باہر ہے" شیخ فضل دین صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے سید چراغ شاہ صاحب کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ایسے کام کریں۔ ان سے کیوں نہ بات کی جائے" شاہ بخش صاحب نے

کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کراتا ہوں"۔ شیخ فضل دین صاحب نے کہا اور پھر انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ شاہ بخش صاحب خاموش بیٹھے رہے۔ کافی دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھول دیں

"سید چراغ شاہ صاحب سے تفصیلی بات ہو گئی ہے۔ وہ آپ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں کہ آپ نے فوری طور پر اس جادو کو زندہ ہونے سے روک دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ میں کوشام پہاڑی سلسلے کے گرد حصار قائم کر دوں اور اگر یہ جادو زندہ ہو گیا تو ان کے پاس پاکیشیا کے چند لوگوں کی ایک ایسی جماعت ہے جس کی مدد سے وہ اس کو دوبارہ ختم کرا دیں گے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کسی علی عمران نامی آدمی کا نام لیا ہے۔ ویسے ان کا کہنا یہی ہے کہ اس جادو کو دوبارہ زندہ ہونے سے ہر قیمت پر روکا جائے"۔ شیخ فضل دین صاحب نے شاہ بخش صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ باقی تو جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ آئیے۔ مغرب کی نماز کا وقت بھی قریب ہے"...... شاہ بخش صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ چلیے میں دکان بند کر کے آ رہا ہوں"۔ ادھیڑ عمر شیخ فضل دین صاحب نے کہا تو شاہ بخش صاحب سلام کر کے دکان سے باہر آئے اور پھر مسجد کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

KHAN BOOKS
RAWALPINDI
PROP ALI KHAN

کافرستان کے صدر اپنے خصوصی آفس میں موجود تھے کہ انہیں وزیراعظم کی آمد کی اطلاع دی گئی تو انہیں آفس میں ہی بھجوانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو وزیراعظم اندر داخل ہوئے تو صدر نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔

"آپ نے ہنگامی طور پر بلوایا ہے۔ کوئی خاص بات"۔ وزیراعظم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے پاکیشیا میں میزائل ایکس کی لیبارٹری کی تباہی کے لئے جو ایجنٹ بھجوائے تھے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان سے ایسی دستاویزات بھی پاکیشیائی حکام کو ملی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کا تعلق کافرستان سے ہے"۔ صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی ہے۔ مجھے تو ابھی تک اطلاع نہیں ملی"۔

وزیراعظم نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کے صدر نے ہاٹ لائن پر سرکاری طور پر احتجاج کیا ہے آپ کے انتخاب سے پہلے پاکیشیا سے ہمارا ایک معاہدہ ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ میزائل سازی میں اگر تعاون نہیں کریں گے تو ایک دوسرے کی مخالفت بھی نہیں کریں گے۔ یہ معاہدہ اس لئے کیا گیا تھا کہ کافرستان میزائل سازی میں کافی ایڈوانس جا رہا تھا اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری لیبارٹریاں اور میزائل فیکٹریاں تباہ کر دیں۔ یہ اور بات ہے کہ اچانک پاکیشیا نے میزائل ایکس کا تجربہ کر دیا جو ہم سے زیادہ ایڈوانس تھا لیکن بہرحال معاہدہ موجود تھا اور میں نے آپ کو یہ بھی بتایا تھا کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ کر دیا جائے ہم وہاں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔ صدر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے کوشش کی تھی کہ اس مشن سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ اس کے بعد میں نے مختلف ایجنسیوں سے خصوصی لوگوں کو منتخب کر کے ایک گروپ بنایا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ لوگ ناکام نہیں رہیں گے لیکن اب آپ بتا رہے ہیں کہ وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا میزائل ایکس کے ذریعے کافرستان کو دبا لے۔ میں اس کے خلاف دوسری ٹیمیں بھیج دوں گا"۔ وزیراعظم نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کے صدر نے مجھے چھپے الفاظ میں دھمکی دی ہے کہ اگر دوبارہ ایکس میزائل لیبارٹری پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تو یہی سمجھا جائے گا کہ معاہدہ ختم ہو گیا ہے اور پھر کافرستان کی پرتھوی میزائل لیبارٹری اور فیکٹری دونوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا اس بارے میں۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے"۔۔۔ وزیراعظم نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ ابھی اس سیٹ پر آئے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہر ملک کی ایجنسیاں ایسے معاملات پر کام کرتی رہتی ہیں۔ جس طرح ہمیں ایکس میزائل کی لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ ملی ہے اس طرح انہیں بھی پرتھوی میزائل کے بارے میں تفصیلی رپورٹ مل گئی ہو گی"۔ صدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ آپ مشورہ دیں"۔ وزیراعظم نے کہا۔

" میں نے پاکیشیا کے صدر کو کہہ دیا ہے کہ آئندہ معاہدے پر پورا پورا عمل کیا جائے گا اس لئے فی الحال آپ بھی اس معاملے کو رہنے دیں۔ جب ہمارا پرتھوی میزائل مخصوص تعداد میں تیار ہو کر سٹور ہو جائے گا تو پھر ہم اس ایکس میزائل کے بارے میں کوئی خصوصی مشن ترتیب دیں گے۔ ایسا مشن کہ ہمارا کام بھی ہو جائے اور

پاکیشیا کو بھی ہم پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے"..... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا مشورہ درست ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا"۔ وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کی کوشش کی تھی لیکن وہ پوری طرح مکمل نہ ہو سکی۔ کیا ہوا تھا"۔ صدر نے کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے چیف رام دیو کے ذمے میں نے یہ مشن لگایا تھا۔ اس نے پاکیشیا میں کام کیا اور پھر ایک ٹریپ کے ذریعے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کر لیا لیکن ان کی اصل تعداد کا کسی کو علم نہ تھا تو رام دیو نے کہا کہ بڑے گرو پنڈت ہرے شنکر اپنی شکتیوں کی مدد سے ہمیں اصل تعداد بتا سکتے ہیں۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ گرو مہاراج بے حد طاقتور شکتیوں کے مالک ہیں اس لئے اگر ان کی منت کی جائے تو وہ بڑی آسانی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح پاکیشیا کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے۔ میں نے گرو مہاراج سے بات کی تو انہوں نے اس کی حامی بھر لی۔ پھر اطلاع ملی کہ ایک آدمی عمران کے علاوہ باقی افراد کو مہاراج نے اپنی شکتیوں کی مدد سے پاکیشیا سے اغوا کر کے کافرستان کے پہاڑی غار میں ڈال دیا ہے اور اب اس عمران پر کام ہو رہا ہے۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ اغوا ہونے والے سب افراد اس غار سے نکل کر چارٹرڈ طیارے کے

ذریعے واپس پاکیشیا پہنچ گئے ہیں جبکہ گرو مہاراج نے کہا کہ وہ اب کسی قدیم جادو کو زندہ کرنے پر کام کر رہے ہیں۔ اس جادو کے زندہ ہونے پر نہ صرف ان لوگوں بلکہ پاکیشیا کے تمام مسلمانوں اور پھر کافرستان کے تمام مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ابھی فوری طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا جس پر میں سمجھ گیا کہ گرو مہاراج کو طویل وقت چاہئے اس لئے میں نے لیبارٹری کی تباہی کا مشن بھیج دیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ رام دیو کی لاش ایک سڑک پر پڑی ملی ہے اور رام دیو کی یہاں ایجنسی کے تمام افراد کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ابھی اس بارے میں انکوائری ہو رہی تھی کہ کل اطلاع ملی کہ گرو مہاراج اپنی رہائش گاہ میں ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی گردن اس طرح کٹی ہوئی تھی جیسے کسی کو ذبح کیا جاتا ہے اور ان کی اس حالت سے سب کو معلوم ہو گیا کہ ان کی کسی شکتی نے ایسا کیا ہے اب آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ مشن بھی ناکام رہا ہے"۔ وزیراعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان دنیاوی معاملات میں ایسے لوگوں کو مت ڈالا کریں۔ اس طرح معاملات پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ بہرحال اب تو یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے اس لئے آپ مزید اس پر کام نہیں کریں گے"..... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ اب مجھے اجازت"۔ وزیراعظم نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدر نے اٹھ کر ان سے مصافحہ کیا اور پھر

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY

انہیں رخصت کرنے دروازے تک آئے اور ان کے جانے کے بعد وہ واپس آکر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر۔ رامائن بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پنڈت جے راج کو بلوائیں۔ میں ان سے فوری ملاقات چاہتا ہوں" صدر نے کہا۔

"یس سر" دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رامائن عرض کر رہا ہوں سر۔ پنڈت مہاراج ملاقاتی کمرے میں موجود ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے" صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گہرے رنگ کا پنڈتوں والا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے سر پر چوٹی تھی۔ صدر کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کو پرنام کیا۔

"بیٹھیں مہاراج" ...... صدر نے کہا اور خود بھی سامنے ایک

کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ نے یاد کیا ہے جناب۔ فرمائیں" ...... پنڈت نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ وزیراعظم کے گرو مہاراج پنڈت ہیرے شنکر کو جانتے ہیں مہاراج" صدر نے کہا۔

"جی ہاں مہاراج۔ لیکن انہیں تو ان کی شکتیوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ ویسے وہ بے حد طاقتور آدمی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس انتہائی طاقتور شکتیاں تھیں" پنڈت نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"پنڈت جی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہے تھے اور انہوں نے کافی کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔ پھر اچانک معاملات پلٹ گئے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جن ارکان کو انہوں نے اپنی شکتیوں کی مدد سے اغوا کرایا تھا وہ بھی واپس چلے گئے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کسی قدیم جادو جسے کاشام جادو کہا جاتا ہے کو دوبارہ زندہ کرنے میں مصروف تھے لیکن پھر ان کی ہلاکت کی اطلاع ملی۔ میں نے آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ میں اس سارے معاملے کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں" ...... صدر نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے علیحدہ کمرے میں جاپ کرنا ہوگا" ...... پنڈت نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ساتھ والے کمرے میں آپ جاپ کر لیں۔ میں

یہاں انتظار کروں گا" صدر نے کہا۔

"بہتر" پنڈت نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سائیڈ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ کمرے میں گیا تو اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ صدر اپنی کرسی پر خاموش بیٹھے رہے۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور پنڈت اندر داخل ہوا تو صدر احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ کو انتظار کرنا پڑا" پنڈت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ بتائیں کہ کیا معلوم ہوا ہے"..... صدر نے جواب دیا اور پھر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ پنڈت بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جناب۔ صورت حال وہ نہیں ہے جو آپ نے بتائی ہے"۔ پنڈت نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب" .. صدر نے کہا۔

"جہاں تک پاکیشیا سے افراد کو اغوا کرانے والی بات کا تعلق ہے تو وہ درست تھی لیکن انہیں یہاں کے مقامی افراد نے رہا کرا کر واپس بھجوایا ہے۔ اس میں کسی شکتی کا کوئی دخل نہیں تھا لیکن پنڈت ہرے شنکر کو ان کی کسی شکتی نے ہلاک نہیں کیا بلکہ انہیں ہلاک کرنے میں جنوں کا ہاتھ ہے۔ ایک انتہائی طاقتور جن نے اپنے گرو کے حکم پر انہیں ہلاک کیا ہے اور پنڈت ہرے شنکر واقعی کاشام جادو کو زندہ کرنے والے تھے لیکن اب یہ معاملہ وقتی طور پر ختم ہو

گیا ہے۔ البتہ مہامان مہاراج اس جادو کو دوبارہ زندہ کرنے میں دلچسپی لے رہے ہیں اور انہوں نے ایک اور مہا پنڈت شری گوراج جو کہ شو پوری معبد کے بڑے پروہت ہیں کو یہ کام سونپا ہے۔ وہ یہ کام کر لیں گے لیکن ایک مسلمان رشی نے کاشام پہاڑی سلسلے کے گرد کوئی حصار قائم کر دیا ہے جس کی معیاد دو ماہ ہے۔ جب تک یہ حصار قائم رہے گا کاشام جادو کاشام پہاڑیوں سے باہر نہ جا سکے گا اور نہ ہی اس کی کوئی شکتی کام کر سکے گی لیکن دو ماہ بعد یہ حصار خود بخود ختم ہو جائے گا اور پھر کاشام جادو سر چڑھ کر بولے گا اور اس سے پاکیشیائی مسلمانوں کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے اس لئے مہامان مہاراج مطمئن ہیں کہ دو ماہ بعد بہرحال کام ہو جائے گا"۔ پنڈت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس طرح مسلمانوں کا خاتمہ ہو گا۔ کیا یہ جادو کسی ایٹم بم کی طرح پاکیشیا کو تباہ کر دے گا" صدر نے کہا تو پنڈت بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ شکتیوں کا کھیل ہے مہاراج۔ کاشام جادو کی شکتیاں انتہائی طاقتور ہیں۔ صدیوں پہلے مسلمانوں کے کسی انتہائی طاقتور رشی نے اسے کاشام پہاڑیوں میں دفن کر دیا تھا اور یہ شاید کبھی بھی زندہ نہ ہو سکتا اگر مہامان مہاراج اس میں خصوصی دلچسپی نہ لیتے۔ اس جادو کی شکتیاں مسلمانوں کی بھینٹ لیتی ہیں اور روزانہ سو مسلمانوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ اس طرح روزانہ سو زیادہ سو مسلمان ہلاک

ہوتے جائیں گے اور ساتھ ساتھ ان شکتیوں کی طاقت بھی بڑھتی جائے گی اور تعداد بھی بڑھتی جائے گی ۔ یہ شکتیاں ان کا خون چوس لیتی ہیں ۔ آخرکار سب مسلمان ختم ہو جائیں گے اور انہیں کوئی نہ روک سکے گا ''...... پنڈت نے کہا ۔

'' کیا مسلمانوں کا کوئی رشی انہیں دوبارہ روک تو نہیں دے گا '' ۔ صدر نے کہا ۔

'' نہیں مہاراج ۔ اب مسلمانوں میں قدیم دور جیسے رشی موجود نہیں ہیں اور دوبارہ یہ جادو زندہ ہو گیا تو پھر پہلے کی طرح نہیں ہو گا اب قانون کے تحت اس کو صرف رشی ختم نہیں کر سکیں گے بلکہ کوئی دنیاوی آدمی جو بیک وقت دنیادار بھی ہو اور رشی بھی ہو وہ اسے ختم کر سکتا ہے اور ایسا آدمی ہو ہی نہیں سکتا ''...... پنڈت نے جواب دیا ۔

'' ٹھیک ہے ۔ آپ کا شکریہ ۔ اب آپ جا سکتے ہیں ''...... صدر نے کہا تو پنڈت جے راج اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

'' شکتیوں کو ان کا کھیل کھیلنے دینا چاہئے ۔ شاید اس طرح پاکیشیا کمزور ہو جائے ''...... صدر نے پنڈت جے راج کے جاتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گئے ۔

KHAN BOOKS

عمران نے کار کئی رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔ اس نے پارکنگ پر نگاہ دوڑائی تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ پارکنگ میں سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ممبران کی کاریں موجود تھیں ۔ عمران سمجھ گیا کہ جولیا کے فلیٹ میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود ہیں ۔ وہ اپنے فلیٹ پر تھا کہ جولیا نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ ممبران سمیت فوری طور پر اس سے ملنا چاہتی ہے اس لئے اگر وہ خود اس کے فلیٹ پر آ جائے یا وہ سب ساتھیوں سمیت اس کے فلیٹ پر آ جائے گی تو عمران نے معاشی تنگی کا رونا رونے کے بعد خود اس کے فلیٹ پر آنے کی آفر کر دی اور اب وہ یہاں موجود تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی کاشام پہاڑی غار میں پہنچنے اور

پھر واپس آنے کی وجہ سے ذہنی طور پر بے حد الجھے ہوئے ہوں گے اس لئے وہ اب عمران سے اس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ عمران آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ چیف کے حکم پر جولیا اور اس کے سارے ساتھیوں نے اپنی رہائش گاہیں تبدیل کر لی تھیں اس لئے جولیا نے نئی رہائشی پلازہ میں فلیٹ لے لیا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"در دل پر میرے علاوہ اور کون دستک دے سکتا ہے"۔ عمران نے بڑے ناشائستہ لہجے میں کہا۔

"تم ساری عمر دستک ہی دیتے رہ جاؤ گے" ڈور فون سے جولیا کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صدیقی موجود تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا اہل در دل جولیا"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"وعلیکم السلام عمران صاحب۔ مس جولیا تو ہماری بہن ہے۔ آپ نے کیا کہہ دیا ہے" صدیقی نے اس کے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے در دل پر دستک دی تھی جب دل کا دروازہ کھلا تو جناب اندر موجود پائے گئے۔ اب میں اور کیا کہہ سکتا ہوں"۔ عمران

نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران جب ڈرائینگ روم میں پہنچا تو وہاں سب ممبران موجود تھے۔

"واہ۔ پوری بارات موجود ہے۔ ویری گڈ۔ ان دنوں شادیوں کا اس قدر فل سیزن جا رہا ہے کہ باراتی ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے اس لئے اب میرج ہالوں نے باقاعدہ کرائے پر باراتی مہیا کرنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے جبکہ مجھے تو مفت میں اتنے سارے معزز اور غیر معزز باراتی مل رہے ہیں۔ واہ ...... عمران نے سلام کے بعد کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کو ہم میں سے غیر معزز کون لگ رہا ہے" ...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر بھی تو یہاں موجود ہے" .... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں تم سے زیادہ معزز ہوں۔ سمجھے۔ آئندہ منہ سنبھال کر بات کرنا" تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ موجودہ دور میں ہر چیز الٹ ہو گئی ہے۔ معزز کو اب غیر معزز اور غیر معزز کو معزز کہا جاتا ہے۔ اب تمہاری مرضی۔ تم اپنے آپ کو معزز سمجھو یا غیر معزز" ... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ کچن سے ٹرالیاں دھکیلتی ہوئیں ڈرائینگ روم میں داخل ہوئیں جن پر کافی کی پیالیاں

موجود تھیں۔

"واہ۔ خواتین کو واقعی اللہ تعالیٰ نے مردوں کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہمیں اپنے ساتھیوں کی خدمت کر کے واقعی خوشی ہوتی ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بہن بھائیوں کی بات بکواس کیسے ہو گئی"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہم سب آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کافرستان کے پہاڑی غار میں کیسے پہنچ گئے۔ ہم نے ناٹران سے بات کی تھی۔ اس نے صرف اتنا کہا کہ آپ نے اسے فون کر کے بتایا اور وہ وہاں پہنچ گیا۔ مس جولیا نے چیف سے بات کی تو چیف نے بھی صرف اتنا بتایا کہ عمران کو سید چراغ شاہ صاحب نے بتایا اور پھر ہماری واپسی ہوئی۔ آپ ہمیں تفصیل بتائیں کہ کیا پھر کوئی ماورائی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ لیکن پہلے تو آپ ٹارگٹ ہوتے تھے اس بار کیا ہوا کہ آپ تو یہاں رہے جبکہ ہم سب کو ٹارگٹ بنا دیا گیا"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہاری ذات سے تو اس سارے سلسلے کا آغاز ہوا ہے۔ کافرستان کی ایک سپیشل ایجنسی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس

کرنے کا بیڑا اٹھایا اور انہوں نے تمہارا سراغ لگا لیا۔ مہران کا آدمی پروہت کے روپ میں تم سے ملا۔ تم نے کیپٹن شکیل کو بلا لیا اور اس طرح کیپٹن شکیل ان کے سامنے آ گیا۔ پھر آہستہ آہستہ تم سب ٹریس کر لئے گئے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن یہ لوگ ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے وہاں پہاڑی غار میں کیوں لے گئے"۔ صفدر نے کہا۔

"ان کا خیال تھا کہ اگر سپیشل ایجنسی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کیا تو سیکرٹ سروس کے دوسرے سیکشن انتقامی کارروائی کریں گے لیکن اگر شیطانی طاقتوں نے تمہیں ہلاک کیا تو معاملہ دب جائے گا۔ انہوں نے مجھے بھی وہ پیکٹ بھیجا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم کی وجہ سے مجھے اطلاع مل گئی اور میں نے سید چراغ شاہ صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ عام سی بات ہے اور تم کافرستان میں اپنے آدمیوں سے کہہ دو وہ انہیں واپس بھجوا دیں گے چنانچہ تم ناٹران کے ذریعے واپس آ گئے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ کسی قدیم جادو کو دوبارہ زندہ کرنے کے در پے ہیں جس سے مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ناٹران نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق ایسا ہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کافرستان نے جو ایجنٹ میزائل ایکس لیبارٹری کے خاتمے کے لئے بھجوائے تھے ان کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے

اور مزید خلاف ورزی کی صورت میں کافرستان کو اس کی پرتھوی میزائل لیبارٹری اور فیکٹری تباہ کرنے کی دھمکی دی گئی ہے اور ناٹران نے رپورٹ بھی دی ہے کہ کافرستان کے صدر اور وزیراعظم کے درمیان خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس میں آئندہ ایسی میزائل لیبارٹری کے لئے مزید مشن نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ بغیر چیک دیئے معاملہ ختم کر دیا گیا ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کاشام جادو کے بارے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ میرا اس سے کیا تعلق"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ذومنائی والے کیس میں آپ نے خیر و شر والے مشن میں کام کرنے سے انکار کیا تھا تو آپ کے ساتھ کیا ہوا تھا اب آپ پھر انکار کر رہے ہیں" صفدر نے کہا۔

"میں نے انکار تو نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ میرا اس سے کیا تعلق کافرستان ویسے بھی جادو کی سرزمین ہے۔ وہاں نجانے کیسے کیسے جادو مرتے بھی رہتے ہیں اور زندہ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے

اس بات پر بھی یقین نہیں ہے کہ کسی جادو کی مدد سے پاکیشیا اور کافرستان کے کروڑوں مسلمانوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب خیالی باتیں ہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کا فون ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں".... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں مس جولیا۔ عمران صاحب یہاں آئے تھے"۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بات کرو".... جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اعظم صاحب آئے ہیں اور وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں".... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"کراؤ بات".... عمران نے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں اعظم بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد اعظم صاحب کی آواز سنائی دی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556
PROP: ALI KHAN

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ فرمائیے" ۔ عمران نے سلام کا جواب لینے کے بعد خشک لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ مجبوراً بات کر رہا ہے۔

"عمران صاحب ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا ۔ آپ کو یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ شاکال کا پنڈت ہیرے شنکر جو کاشام جادو کو زندہ کرنے والا تھا اس کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے" ۔ اعظم صاحب نے کہا۔

"جی ہاں ۔ رپورٹ تو مجھی مل گئی ہے" ۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کام کوفرستان کے ایک صاحب حال بزرگ نے کیا ہے اور دوسرے بزرگ نے کاشام پہاڑیوں کے گرد ایسا روحانی حصار قائم کر دیا ہے کہ اس جادو کو اگر زندہ بھی کر دیا جائے تو بھی یہ کاشام پہاڑیوں سے باہر نہ نکل سکے گا ۔ شیطان لعین چونکہ خود چاہتا ہے کہ یہ جادو جسے قدیم دور کے ایک بہت بڑے ولی اللہ نے کاشام پہاڑیوں میں دفن کر دیا تھا اس کو دوبارہ زندہ کر کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کر کے ان کا خاتمہ کیا جا سکے اس لئے پنڈت ہیرے شنکر کے خاتمے کے بعد شیطان لعین نے شوپورنی معبد کے سب سے بڑے پروہت اور انتہائی شیطان آدمی پنڈت گوراج کے ذمے یہ کام لگایا ہے اور پنڈت گوراج نے فوری طور پر کام کرتے ہوئے اس جادو کو زندہ کر دیا ہے لیکن بزرگ کے روحانی حصار کی وجہ سے دو ماہ تک یہ جادو کاشام پہاڑیوں سے باہر نہیں جا سکتا ۔ البتہ دو ماہ کے اندر اگر اس کا

خاتمہ نہ کیا گیا تو پھر یہ باہر نکل کر پھیل جائے گا اور اس کے بعد سینکڑوں مسلمان ہر روز اس کی طاقتور شکتیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوتے رہیں گے" ۔ اعظم صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتا رہے ہیں ۔ میرا ان باتوں سے کیا تعلق ہے" ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ اس جادو کا خاتمہ اب کوئی روحانی شخصیت نہیں کر سکتی ۔ البتہ اس کا خاتمہ ایسی شخصیت یا شخصیتوں کے ہاتھوں ہو سکتا ہے جو بیک وقت دنیاوی عقل و ذہانت بھی رکھتی ہوں اور روحانی طور پر بھی وہ خاصی طاقتور ہوں ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس سلسلے میں کام کریں تو مسلمانوں کو اس خوفناک خطرے سے بچایا جا سکتا ہے" ۔ اعظم صاحب نے کہا۔

"ویسے تو آپ کہتے ہیں کہ آپ صرف اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت اور مراقبے تک محدود ہیں اور آپ میں کوئی روحانی طاقتیں نہیں ہیں لیکن آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ خود روحانیت کے بلند مقام پر فائز ہیں ۔ اس طرح تو یہ شخصیت آپ بھی ہو سکتے ہیں ۔ آپ یہ نیک کام خود کیوں نہیں کرتے" ۔ عمران نے کہا۔

"آپ جیسی ذہانت اور تجربہ میرے پاس نہیں ہے اور نہ ہی یہ میرے بس کا کام ہے ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مراقبے کے دوران جو کچھ مجھ پر منکشف ہوتا ہے میں وہی بتا سکتا ہوں اور میں صرف اس لئے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ میں نے محسوس کیا ہے آپ کے اندر

روحانیت بھی موجود ہے اور مسلمانوں کے لئے ہمدردی بھی۔ ویسے آپ یہ کام نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ میرا کام صرف آپ کو اطلاع دینا تھا اور اطلاع میں نے دے دی ہے۔ اللہ حافظ "۔ دوسری طرف سے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات موجود تھے۔

" یہ اعظم صاحب کون ہیں "۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اس کے اپنے فلیٹ پر آنے اور وہاں ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" حیرت ہے۔ اس دنیا میں کیسے کیسے لوگ موجود ہیں "۔ صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس بار سید چراغ شاہ صاحب نے اعظم صاحب کو آگے کیا ہے۔ کام بہرحال آپ کو کرنا ہی ہو گا "۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سید چراغ شاہ صاحب حکم دیں تو میں حاضر ہوں۔ ویسے بظاہر تو میرا ایسے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے " عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس بار یہ کام ہم کر لیں۔ شاید ہمارے نامہ اعمال میں بھی کوئی باقی رہ جانے والی نیکی درج ہو جائے "۔ اچانک صدیقی نے کہا تو سب چونک پڑے۔

" باقی رہ جانے والی نیکی۔ کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" میں نے قرآن مجید میں پڑھا تھا کہ قیامت کے روز صرف وہی نیکیاں کام آئیں گی جو باقی رہ جانے والی ہوں گی اور ایسی نیکی وہی ہو سکتی ہے جس کے اثرات پورے معاشرے پر یا مستقبل میں بھی معاشرے پر پڑتے رہیں "۔۔ صدیقی نے کہا۔

" تو اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہو۔ چیف سے اجازت لے لو "... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ اپنی طرف سے اجازت دے دیں۔ چیف سے ہم خود بات کر لیں گے "...... صدیقی نے کہا۔

" ہم بھی اس نیک کام میں شامل ہوں گے "...... صفدر نے کہا تو پھر باری باری سب نے ہی صفدر کی بات کی تائید کر دی۔

" پھر اب میں اکیلا ہی ایسا آدمی رہ گیا ہوں جسے باقی رہنے والی نیکی کی ضرورت نہیں حالانکہ سب سے زیادہ ضرورت مجھے ہے۔ میرے نامہ اعمال میں تو صرف ایک نام ہی لکھا ہوا ہو گا مسلسل "۔ عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

" ایک ہی نام مسلسل۔ کیا مطلب " جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" جس طرح صفدر کے نامہ اعمال میں صالحہ کا نام ہی لکھا نظر

BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD ... BAZAR

آئے گا اسی طرح تنویر کے نامہ اعمال میں بھی ایک ہی نام ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کا نام"۔ جولیا نے اس بار اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر کا"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"میرا نام کیوں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام تنویر ہے اور تنویر کا مطلب ہوتا ہے روشنی اور نیکی بھی روشنی ہی ہوتی ہے اس لئے تمہارے نام کا مطلب ہے نیکی"۔ عمران نے باقاعدہ عالمانہ انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ جولیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"اس حسن ظن کا شکریہ"۔۔۔ تنویر نے باقاعدہ عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"البتہ تمہارے نامہ اعمال میں کیا ہو گا یہ بھی میں بتا سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تمہیں جولیا کے نام کا مطلب آتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے چونک کر اور بے اختیار لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تنویر۔ کیا یہی فضول باتیں رہ گئی ہیں کرنے کے لئے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لو جولیا نے خود ہی اپنے نام کا مطلب بتا دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا بتایا ہے۔ میں تو سمجھا ہی نہیں"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا نے فضول کا لفظ بولا ہے تمہارے لئے واقعی اس نام کا یہی مطلب ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ حتیٰ کہ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی جبکہ تنویر کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ پھر آپ کی طرف سے اجازت ہے"۔ صدیقی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ نیکی کے کام میں پوچھا نہیں جاتا۔ کام کیا جاتا ہے اس لئے تم بھی پوچھنے کے چکر میں مت پڑو۔ جو نیکی کرنا چاہتے ہو کر گزرو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"مس جولیا۔ کیا مجھے چیف کو فون کرنے کی اجازت ہے"۔ صدیقی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کر لو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ چیف نے اجازت نہیں دینی"۔ جولیا نے کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے"۔۔۔ صدیقی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کے قریب آیا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو" رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صدیقی بول رہا ہوں جناب۔ مس جولیا کے فلیٹ سے"۔ صدیقی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ہم ماورائی قوتوں کے خلاف کافرستان میں مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا اور کافرستان کے کروڑوں مسلمانوں کو ان سے بچایا جا سکے۔ عمران صاحب اس میں دلچسپی نہیں لے رہے اس لئے اگر آپ ہم فور سٹارز کو اجازت دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی"۔ صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم وہاں جا کر کیا کرو گے"۔ ایکسٹو کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"ہم اس کاشام جادو اور اس کے جادوگروں کا خاتمہ کریں گے"۔ صدیقی نے قدرے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم جادو یا اس کی ٹائپ جانتے ہو۔ کیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ جادوگروں کے خلاف لڑتی رہے"...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف کا رویہ تو اس معاملے میں بے حد سخت ہے"۔ صدیقی نے پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ کام سیکرٹ سروس کا نہیں ہے"۔ جولیا نے چیف کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ مشن بہرحال عمران صاحب کو ہی مکمل کرنا ہوگا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پہلے کی طرح اس بار بھی گریز کر رہے ہیں لیکن جب انہیں دھمکی دی گئی تو یہ خود ہی آمادہ ہو جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ اس بات کو اہمیت دے رہے ہو۔ خیر و شر میں یہ آویزش تو ازل سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ شر کے نمائندے ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ خیر کو نعوذ بات ختم کر دیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ آویزش ابد تک چلتی رہے گی اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ سید چراغ شاہ صاحب اس کو اہمیت نہیں دے رہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اسے اہمیت نہیں دینی چاہئے"۔ عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔ کسی نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا سمیت سب چونک پڑے کیونکہ سیکرٹ سروس کے سب ممبران تو یہاں موجود تھے۔ جولیا نے اٹھ کر سائیڈ پر موجود فون کا رسیور ہک سے نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
MISHTAR ROAD DHALRA BAZAR
RAWALPINDI PH

گرانڈ سپیشل کوریئر کا نمائندہ ہوں۔ ایک لیٹر کی ڈیلیوری کرنی ہے"۔ ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"۔ جولیا نے کہا اور رسیور واپس ہک میں لٹکا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کا مستطیل شکل کا لفافہ تھا۔

"کیا ہے مس جولیا"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"سونیزلینڈ سے خط ہے"۔ جولیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے خط کی سائیڈ کو پھاڑا اور اندر سے نیلے رنگ کا تہہ شدہ کاغذ باہر نکال لیا۔ اس نے خالی لفافہ میز پر رکھا اور کاغذ کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ تہہ کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"کیسا لیٹر ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"تم پڑھ لو۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا"۔ جولیا نے کہا اور خط اٹھا کر اس نے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے اونچی آواز میں خط پڑھنا شروع کر دیا۔ جو کچھ وہ پڑھ رہا تھا اس کے مطابق یہ خط سونیزلینڈ سے کسی مس واسکن کی طرف سے جولیانا فنرواٹر کے نام بھجوایا گیا تھا اور اس میں اطلاع دی گئی تھی کہ جارج واٹر کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ خط دو روز پہلے کی تاریخ میں لکھا گیا تھا۔

"جارج واٹر کون ہے مس جولیا"۔ صفدر نے خط بند کرتے ہوئے کہا۔

"میرے چچا تھے لیکن انہیں تو فوت ہوئے بارہ تیرہ سال ہو گئے ہیں اور میں تو کسی مس واسکن کو نہیں جانتی"۔ جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ نے یہ فلیٹ تو ابھی حال میں ہی لیا ہے پھر اس ایڈریس پر یہ کیسے بھیجا گیا"۔ صدیقی نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ کیا چکر ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں کوئی فون نمبر دیا گیا ہے یا نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے فون نمبر"۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

"اس نمبر پر فون کر کے اصل بات معلوم کر لو۔ اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جارج واٹر تمہارے خاندان میں کسی اور آدمی کا بھی نام ہو۔ ایسے نام عام ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس ایڈریس پر یہ خط کیسے آ گیا"۔ جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"موئٹزر لینڈ کا رابطہ نمبر دیں" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے صفدر کے ہاتھ سے خط لے کر اسے کھولا اور اس میں موجود فون نمبر دیکھ کر اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ واسٹن ہاؤس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے جولیانا فٹزواٹر بول رہی ہوں۔ مس واسٹن سے بات کرائیں"۔ عمران نے جولیا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میری واسٹن بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے جولیانا فٹزواٹر بول رہی ہوں۔ آپ کا بھیجا ہوا خط مجھے مل گیا ہے لیکن جارج واٹر کون ہے۔ آپ نے اس کی تفصیل نہیں لکھی" عمران نے جولیا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سوری مس جولیانا۔ میں نے تو آپ کو کبھی کوئی خط نہیں لکھا اور پاکیشیا کا نام بھی پہلی بار میں نے سنا ہے اس لئے میں نے فون اٹنڈ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کا خط مجھے ابھی ابھی ملا ہے۔ اس میں آپ کا یہی فون نمبر درج ہے جس پر آپ سے بات ہو رہی ہے" عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے آپ کو کوئی خط نہیں لکھا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی نے میرے نام سے آپ کو خط لکھا ہو اور میرا فون نمبر لکھ دیا ہو اور میں تو کسی جارج واٹر کو بھی نہیں جانتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر چل گیا ہے" جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی صاحب تمہیں موئٹزر لینڈ بلوانا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہو گا کہ تمہیں اپنے چچا کی وفات کا غم نہیں ہو گا اس لئے تم خط ملتے ہی دوڑی چلی آؤ گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر ایسا ہوتا تو اس پر فون نمبر نہ لکھا جاتا جبکہ فون نمبر بھی درست ہے اور وہاں واقعی مس واسٹن بھی موجود ہے" صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیانا۔ تمہیں خط مل گیا ہو گا۔ یہ خط میں نے بھیجا ہے۔ میرا نام کارٹر ہے۔ کارٹر واٹر۔ میں تمہارا رشتہ دار ہوں۔ جارج واٹر

میرے والد کا نام تھا جو فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں۔ شاید تم پاکیشیا سے نکل جاؤ اور اس طرح تمہاری جان بچ جائے" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ میں یہاں گزشتہ آٹھ سال سے مقیم ہوں۔ میں یہاں کافرستانی جادو کا ایڈوانس مطالعہ کرنے کے لئے آیا تھا لیکن پھر میں یہیں رہ گیا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے اور تمہارے چند ساتھیوں کے خاتمہ کے لئے یہاں ایک بہت بڑا جادوئی کام ہو رہا ہے جس سے تم اور تمہارے ساتھی یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ میں نے تمہیں بچانے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں میری واشن کو بریف کرتا تم نے اسے فون کر دیا اور اس طرح بات کھل گئی اور مجھے براہ راست فون کر کے سامنے آنا پڑا۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میری درخواست ہے کہ تم فوری طور پر پاکیشیا سے نکل کر سوئٹزرلینڈ چلی جاؤ۔ شاید اس طرح تم یقینی موت سے بچ جاؤ۔ گڈ بائی" دوسری طرف سے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسا چکر ہے" جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ یہ وہی کاشام جادو والا سلسلہ ہے" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن اس کورنر کا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے" جولیا نے کہا۔

"وہ بھی اس جادو کا حصہ ہو گا۔ اس نے آپ کو ہم قوم ہونے کی وجہ سے بچانے کی کوشش کی ہے" صفدر نے جواب دیا۔ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم کیا کہتے ہو عمران" جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مرنے سے پہلے واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے" عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سید چراغ شاہ صاحب سے فون پر بات کر لیں کیونکہ یہ معاملات آہستہ آہستہ بگڑتے جا رہے ہیں" صفدر نے کہا۔

"ان سے بات کرنے کا مطلب ہے کہ میں آ بیل مجھے مار والا محاورہ اپنے آپ پر لاگو کر لوں۔ تم بے فکر رہو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ جادو وغیرہ اتنی آسانی سے کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ البتہ تم سب کو اب محتاط رہنا ہو گا۔ باوضو رہو اور اگر ہو سکے تو آیت الکرسی کا ورد بھی کرتے رہو۔ اب مجھے اجازت" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا عمران سلام کر

کے تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات تھے کیونکہ اعظم صاحب کے فون، ہونیا لوٹنے والا خط اور پھر کارنر کے فون نے اسے ذہنی طور پر الجھا دیا تھا اور وہ اب اس سلسلے میں مزید غور و فکر کرنا چاہتا تھا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND ...

KHAN BOOKS

شری گوراج بھاری جسم اور لمبے قد کا تھا۔ اس وقت وہ ایک خاصے بڑے کمرے کے درمیان بچھی ہوئی سیاہ رنگ کی چادر جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر انڈے کی طرح صاف تھا۔ البتہ ایک بڑی سی لٹ ایک سائیڈ سے نیچے کاندھے تک لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا کھلا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا کمرے کی چھت پر ایک بلب جل رہا تھا جس کی روشنی بے حد تیز تھی کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا کمرے کی دیواروں پر تیز گیروے رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ شری گوراج کافی دیر سے آنکھیں بند کئے بیٹھا منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک چھت پر موجود بلب کی تیز روشنی مدھم پڑنے لگ گئی لیکن بلب بہرحال جل رہا تھا۔ اچانک شری گوراج نے ایک ہاتھ

اپنے زانوں پر زور سے مارا۔

"کاشوی حاضر ہو جاؤ"...... شری گوراج نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک عورت جس نے قدیم زمانے کا لیکن مقامی لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوئی۔ وہ لہرا کر اس طرح چل رہی تھی جیسے چلنے کی بجائے فضا میں اڑ رہی ہو۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی بلب کی روشنی مزید کم ہو گئی۔ دروازہ اس کے عقب میں خود ہی دھماکے سے بند ہو گیا۔ وہ عورت شری گوراج کے سامنے دری پر دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی۔

"کنیز حاضر ہے آقا"۔ اس عورت نے بڑے میٹھے اور لوچدار لہجے میں کہا تو شری گوراج نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں کا رنگ تیز سرخ ہو رہا تھا۔ چند لمحے وہ غور سے اس عورت کو دیکھتا رہا۔

"تم آگئی ہو کاشوی"۔ شری گوراج نے کہا۔

"ہاں آقا۔ کنیز کاشوی حاضر ہے"۔ اس عورت نے سر کو مؤدبانہ انداز میں جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی ہو کاشوی۔ میں نے صدیوں بعد کاشام جادو کو زندہ کر کے تمہیں بھی نئی زندگی دی ہے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ گزشتہ دو گھنٹوں سے میں یہاں بیٹھا تمہیں بلانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم اب آئی ہو۔ اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے کہ تم فوراً حاضر کیوں نہیں ہوئی"...... شری گوراج نے

سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ کاشام پہاڑیوں کے گرد ایسا حصار ہے کہ کاشام جادو کی کوئی شکتی اس سے باہر نہیں آ سکتی۔ آپ کے بلانے پر مجھے اوپر جانا پڑا اور انتہائی بلندی پر جا کر میں نے حصار پار کیا ہے اس لئے مجھے یہاں آنے میں دیر لگ گئی ہے اور یہ بھی میں ہوں کہ جو اس حصار کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہوں"۔ کاشوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں بلایا ہی اس لئے تھا۔ اس حصار کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔ تم کاشام جادو کی سب سے بڑی اور طاقتور شکتی ہو۔ تم یقیناً اس بارے میں جانتی ہو گی"۔ شری گوراج نے کہا۔

"یہ حصار روشنی کا ہے آقا اس لئے ہم اسے کسی صورت ختم نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کی مدت دو ماہ ہے۔ دو ماہ بعد یہ حصار خود بخود ختم ہو جائے گا"۔ کاشوی نے جواب دیا۔

"تم اب حصار سے باہر آ گئی ہو۔ کیا تم اب اپنی شکتی استعمال نہیں کر سکتی"۔ شری گوراج نے کہا۔

"نہیں آقا۔ ہماری تمام شکتیاں اس حصار کے اندر بند ہو گئی ہیں اور اب جب تک یہ حصار ختم نہیں ہو گا ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے البتہ اس حصار کے اندر کاشام کی پہاڑیوں میں ہم اپنی شکتیوں کو کام میں لا سکتی ہیں"۔ کاشوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا میں موجود چند افراد کو فوری طور پر

ختم کرا دوں۔ میں نے اپنی شکتیاں وہاں بھیجی تھیں لیکن ان سب کے گرد روشنی کا حصار موجود ہے اس لئے میری شکتیاں واپس آ گئی ہیں اس لئے میرا خیال تھا کہ میں تم سے بات کروں" شری گوراج نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں دیکھ لوں۔ پھر بتاؤں گی کہ کیا ہو سکتا ہے" کاشومی نے کہا۔

"ہاں۔ دیکھ لو" شری گوراج نے کہا۔

"آپ ان کا خیال اپنے ذہن میں لائیں تاکہ میں ان تک پہنچ سکوں" کاشومی نے کہا تو شری گوراج نے آنکھیں بند کر لیں جبکہ کاشومی کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

"میں نے انہیں دیکھ لیا ہے آقا۔ یہ آٹھ مرد اور دو عورتیں ہیں" کاشومی نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ میں انہیں ہر قیمت پر فوری ہلاک کرانا چاہتا ہوں" شری گوراج نے بھی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ اگر یہ کاشام کی پہاڑیوں میں آ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے لیکن وہاں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں دو ماہ بعد جب حصار ختم ہو جائے گا اور کاشام جادو کی شکتیاں آزاد ہو جائیں گی تو پھر ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا۔ کاشام جادو بے حد طاقتور جادو ہے لیکن اس حصار نے اس کے پر باندھ دیئے ہیں" ... کاشومی نے کہا۔

"کیا کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے کہ انہیں یہاں کاشام کی پہاڑیوں

میں لایا جا سکے" ... شری گوراج نے کہا۔

"ہاں آقا۔ طریقے تو بے شمار ہیں لیکن یہ کام آپ کو کرنا ہوگا" کاشومی نے کہا۔

"بتاؤ مجھے۔ کیا کرنا ہوگا" ... شری گوراج نے چونک کر کہا۔

"ان میں سے ایک عورت سوئٹزرلینڈ کی رہنے والی ہے اور اس وقت یہ سب اس عورت جس کا نام جولیا ہے کی رہائش گاہ میں اکٹھے ہیں۔ آپ کے چیلوں میں سے ایک چیلا بھی سوئٹزرلینڈ کا رہنے والا ہے۔ اس نے کافرستانی جادوؤں میں سے ایک طاقتور جادو کارنگا شدھ کیا ہوا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ وہ کارنگا پتر اس کمرے میں فوری پہنچا دے۔ اس طرح یہ سب اس پتر کو دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد کارنگا روشنی کے ذریعے ان سب کو وہاں سے کافرستان لایا جا سکتا ہے۔ آپ انہیں کاشام پہاڑیوں کے اندر پہنچا دیں پھر آگے ہمارا کام ہے" کاشومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ اس طرح کافرستان پہنچ سکتے ہیں تو پھر تو ہم انہیں خود بھی ہلاک کر سکتے ہیں" شری گوراج نے کہا۔

"نہیں آقا۔ ان کے گرد روشنی کا ہالہ ہے اس لئے آپ یا آپ کی شکتیاں ان کے قریب بھی نہیں جا سکتیں" کاشومی نے جواب دیا۔

"لیکن پھر کارنگا کی شکتیاں کیسے کام کریں گی" ...... شری گوراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارنگا پتر کی وجہ سے آقا۔ کارنگا ایسا جادو ہے کہ جو کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ وہ صرف وقتی طور پر انہیں بے ہوش کر کے اٹھوا سکتا ہے اور بس" کاشوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ تم جا سکتی ہو" شری گوراج نے کہا۔

"آقا۔ مجھے باہر آنے اور اب واپس کاشام پہاڑیوں میں جانے کے لئے بے حد طاقت لگانی پڑی ہے اور پڑے گی اس لئے مجھے دو مسلمانوں کی بھینٹ چاہئے" کاشوی نے کہا۔

"جا کر لے لو۔ چاہے دس کی بھینٹ لے لو۔ مجھے کیا اعتراض ہے"...... شری گوراج نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ میرے پاس شکتیاں نہیں ہیں جن کی مدد سے میں بھینٹ لے سکوں۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو گا"... کاشوی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور بستی میں کھیارا ماننا سے مل لو۔ وہ اس کا انتظام کر دے گا۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں" شری گوراج نے کہا تو کاشوی اٹھی اور اس نے ہاتھ جوڑ کر اسے سلام کیا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

KHAN BOOKS

KHAN BOOKS
RAWALPINDI
PROF ALI KHAN

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرپور کا رابطہ نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

STATIONARY AND LIBRARY
130 A NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP. ALI

"سر ضیاء الدین کی رہائش گاہ کا نمبر دیں" ..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور فون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سر ضیاء الدین ہاؤس" ..... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سر ضیاء الدین سے بات کرائیں۔ وہ مجھے جانتے ہیں" عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ضیاء الدین بول رہا ہوں" ..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں سر ضیاء الدین۔ آپ سے دو ماہ پہلے سر سلطان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ سر سلطان نے آپ کی بڑی تعریف کی تھی فرمایئے۔ کیسے فون کیا ہے" .. دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"سر ضیاء الدین۔ آپ نے اس محفل میں بتایا تھا کہ آپ نے کافرستان کے جادوؤں پر تحقیقی کام کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ساری عمر اس کام پر صرف کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے اس کام میں کامیابی عطا کی ہے۔

کافرستان کے جادوؤں پر میری دس کتابیں بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں" سر ضیاء الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کا ایک قدیم جادو کاشام بتایا جاتا ہے۔ کیا اس پر بھی آپ نے کام کیا ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بارے میں تفصیلی معلومات نہیں مل سکیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ سینکڑوں سال پہلے یہ جادو کافرستان کا سب سے بڑا جادو کہلاتا تھا اور پھر اس میں ایک آدمی جس کا نام منوہر بتایا گیا ہے اس نے اس جادو میں اتنی محنت کی کہ اسے کاشام جادو کے دیوتا کا درجہ حاصل ہو گیا۔ یہ منوہر مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس لئے کاشام جادو کی تمام شکتیوں میں اس نے مسلمانوں کے خلاف ایسی نفرت بھر دی کہ کاشام جادو کی شکتیاں پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے پر تل گئیں اور پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان اس کاشام جادو کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ تب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور فارس سے ایک بہت بڑے بزرگ کافرستان آئے انہوں نے اس منوہر کو ہلاک کر دیا اور اس جادو کی تمام شکتیوں کو کافرستان کے ایک پہاڑی علاقے کے اندر غاروں میں دفن کر دیا۔ تب سے اس پہاڑی کا نام کاشام پڑ گیا ہے اور اب یہ جادو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو چکا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو کیا تم اس پر تحقیقی کام کر رہے ہو" سر ضیاء الدین نے پوچھا۔

"کیا اس جادو کو دوبارہ بھی زندہ کیا جا سکتا ہے" ..... عمران نے

ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"زندہ۔ وہ کیسے۔ نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے" سر ضیاء الدین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ کافرستان میں کاشام پہاڑیوں پر کسی معبد کے پروہت نے اسے دوبارہ زندہ کر دیا ہے لیکن کافرستان کے کسی بزرگ نے ان پہاڑیوں کے گرد روحانی حصار قائم کر دیا ہے جس کی معیاد دو ماہ ہے۔ اگر اس جادو کو دو ماہ کے اندر دوبارہ ختم نہ کیا گیا تو دو ماہ بعد یہ حصار ختم ہوتے ہی کاشام جادو کی شیطانی طاقتیں مسلمانوں کے خاتمے پر تل جائیں گی" عمران نے کہا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے جو تحقیقی کام کیا ہے اس کے مطابق یہ جادو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے" ... سر ضیاء الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کسی طرح اس سلسلے میں مزید انکوائری کر سکتے ہیں۔ کوئی ایسا آدمی جو آپ کا واقف ہو اور اس معاملے میں کام کر سکے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا کوئی آدمی میرا واقف نہیں اور نہ ہی میں اس عمر میں دوبارہ کافرستان جا کر اس بارے میں کوئی کام کر سکتا ہوں" سر ضیاء الدین نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ اللہ حافظ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ صدیقی نے مجھے کال کر کے کہا کہ وہ فور سٹارز کے ذریعے اس جادو کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اب آپ بھی اس چکر میں ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا سید چراغ شاہ صاحب نے حکم دیا ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب اس بار خاموش ہیں۔ میں بھی خاموش تھا لیکن ابھی جولیا کے پاس ایک ایسا خط پہنچا ہے اور پھر ایک فون کال آئی ہے جس نے مجھے ذہنی طور پر الجھا دیا ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے جادوئی سطح پر کام کر رہے ہیں اور اگر ہم نے ان کے آگے کوئی بند نہ باندھا تو ہو سکتا ہے کہ ہم پوری سیکرٹ سروس سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں" ... عمران نے کہا۔

"کیسا خط اور کیسا فون"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے جولیا کو خط ملنے اور پھر جولیا کی آواز اور لہجے میں خود فون کرنے سے لے کر کارٹر واٹر کی طرف سے آنے والے فون کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ غیر معمولی ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب سے بات کریں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے مجھے حکم دینا ہے کہ میں اس پر کام کروں"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ آپ فارغ تو ہیں میں بھی آپ کے ساتھ مل کر اس پر کام کروں گا۔ ایک نیا تجربہ ہی سہی" ... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سید صاحب اس لئے بھی خاموش ہیں کہ انہیں معلوم ہے کہ میں خود ہی ان سے رابطہ کروں گا اور مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مجبوراً ایسا کرنا پڑے گا" ... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں احسان الحق بول رہا ہوں" ... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سید صاحب سے بات کرنی تھی"۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سید چراغ شاہ صاحب کی مخصوص نرم اور انتہائی حلیمانہ آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں شاہ صاحب۔ کاشام جادو کے بارے میں آپ سے معلوم کرنا تھا" عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا معلوم کرنا ہے تم نے" ... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔

"یہ تمہارا منصب نہیں ہے عمران بیٹے کہ تم ایسے گھٹیا کاموں میں پڑو۔ یہ جادو انتہائی گھٹیا ہوتے ہیں جن بزرگوں نے اس کے خلاف حصار کھینچا ہے وہ ان کا بندوبست بھی خود کر لیں گے"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تو آپ ان کاموں میں ملوث نہ ہونے پر ناراض ہو جایا کرتے تھے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ شیطان کی ایسی کارروائیاں ہوتی تھیں جن کے اثرات پوری دنیا کے مسلمانوں پر پڑ سکتے تھے اور ان کے لئے تمہاری ضرورت ہوتی تھی لیکن یہ بہت چھوٹی سطح کے کام ہیں یہ کام پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو جائیں گے" سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"اگر وہ بزرگ اسے ختم کر سکتے تو وہ حصار کیوں باندھتے۔ آپ مہربانی فرما کر خود توجہ فرمائیں" عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے کہا کہ یہ کام ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ البتہ اپنی ساتھی خاتون جولیا کو کہہ دینا کہ جو خط اسے ملا ہے وہ اسے فوری طور پر جلا کر راکھ کر دے ورنہ اس خط کے ذریعے وہ لوگ تم سب کو اٹھا

کر کاشام کی پہاڑیوں میں لے جا سکتے ہیں اور ان کا منصوبہ بھی بنا ہے ۔ لیکن یہ کام رات کے پچھلے پہر میں ہوتا ہے اس لئے تم اسے پڑھ کر اس خط کو فوری طور پر جلوا دو ۔ اللہ حافظ "...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"جولیا بول رہی ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی ۔

"علی عمران بول رہا ہوں جولیا ۔ میں نے تمہیں ملنے والے خط کے بارے میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کی ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ خط جادوئی سلسلے کا ہے اور اس خط کے ذریعے رات کے پچھلے پہر ساری سیکرٹ سروس کو کاشام پہاڑیوں میں پہنچایا جا سکتا ہے اس لئے انہوں نے حکم دیا ہے کہ اس خط کو فوری طور پر جلا کر دو ۔ پھر اس کے اثرات ختم ہو جائیں گے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"اوہ اچھا ۔ لیکن انہوں نے اس سارے معاملے کے بارے میں کیا کہا ہے" جولیا نے پوچھا ۔

"انہوں نے کہا ہے کہ یہ انتہائی چھوٹی سطح کے کام ہیں ۔ یہ کام ہو جائیں گے ۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے کہا ۔

"پھر ٹھیک ہے ورنہ میں تو بری طرح پریشان ہو گئی تھی ۔ جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

"تم اس خط کو فوراً جلا دو" عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ ابھی جلا دیتی ہوں" جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا ۔

"کمال ہے ۔ اس بار سید چراغ شاہ صاحب الٹا منع کر رہے ہیں ۔ حیرت ہے" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا ۔

"مجھے لگتا ہے کہ آپ کو ان کی منتیں کرنا پڑیں گی ۔ پھر اجازت ملے گی"...... بلیک زیرو نے کہا ۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے ۔ لیکن سید چراغ شاہ صاحب بڑے بزرگ ہیں ۔ اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا کام ہے اور ہو جائے گا تو پھر لازماً ہو جائے گا ۔ وہ صرف میری منتوں کے لئے اسے نظرانداز نہیں کر سکتے "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

"صفدر بول رہا ہوں سر" دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ صفدر بغیر کسی اہم بات کے اس طرح براہ راست فون نہیں کرتا تھا ۔

"یس" ... عمران نے کہا۔

"سر۔ کاشام جادو کے سلسلے میں ہمیں بے حد بے چینی تھی۔ چنانچہ میں اور کیپٹن شکیل دارالحکومت میں موجود ایک روحانی بزرگ سے ملے ہیں۔ انہوں نے سب کچھ سن کر بتایا ہے کہ مس جولیا کو جو خط ملا ہے اس کے ذریعے کافرستان کے جادوگروں نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کر کے کافرستان لے جانے کا منصوبہ بنایا ہے اور ایسا ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ کوئی خاص جادو ہے جسے کورنگ کہا جاتا ہے اور یہ خط وہاں کے ایک جادوگر جو غیر ملکی ہے نے خصوصی طور پر بھجوایا ہے۔ میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ اس کے بچاؤ کے لئے انہیں کچھ بتایا جائے تو انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ میں نے اس کے سامنے سید چراغ شاہ صاحب کا نام لیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس معاملے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں جس پر میں نے سید صاحب کو فون کیا تو ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ ہم سے پہلے عمران صاحب کا فون آیا تھا اور ان کے فون کے بعد سید صاحب کسی آدمی کے ساتھ چلے گئے ہیں اور ان کی واپسی کا کچھ علم نہیں ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ اس خط کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے۔ آپ کہیں تو ہم عمران صاحب کو تلاش کریں کیونکہ وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں"۔ صفدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"عمران کو تلاش کرنے کے لئے میری اجازت کی کیا ضرورت

ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم عمران صاحب کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہتے ہیں" صفدر نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو" عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے فلیٹ سے بول رہا ہوں سر۔ کیپٹن شکیل بھی میرے پاس موجود ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اگر عمران اس مشن پر کام کرنا چاہتا ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کیوں اس معاملے میں اتنے پرجوش ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو وہ اس معاملے میں اتنے پرجوش نہیں ہوتے تھے" بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بار الٹی گنگا بہائی جا رہی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"الٹی گنگا۔ کیا مطلب" ۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے سید چراغ شاہ صاحب خود مجھے ایسے مشن پر کام کرنے کے لئے کہتے تھے لیکن اس بار انہوں نے دوسرا انداز اختیار کیا ہے۔ اس بار انہوں نے سیکرٹ سروس کے ممبران میں جوش بھر دیا ہے کہ وہ مجھے کان سے پکڑ کر وہاں لے جائیں اور میں انکار بھی نہ کر سکوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او، واقعی ۔ آپ کا خیال درست ہے ۔ اصل میں سید چراغ شاہ صاحب یہ نہیں چاہتے کہ وہ آپ سے کہیں اور آپ ایک بار پھر انکار کر دیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اس بار آپ کا انکار آپ کے لیے خطرناک ثابت ہو" بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا ہی لگتا ہے اس لئے سید صاحب مجھے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں" عمران نے کہا۔

"تو آپ خود ہی اس پر تیار ہو جائیں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے انکار تو نہیں کیا لیکن جب سید صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ معمولی مسئلہ ہے تو پھر خواہ مخواہ کیوں اس بارے میں پرجوش ہو جاؤں" عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کے ساتھی تو اس معاملے میں پرجوش ہو رہے ہیں ۔ پھر" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے دو ۔ خود ہی ٹھنڈے پڑ جائیں گے" عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔ وہاں سے صفدر سے رابطہ کروں گا ۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر دینا" عمران نے کہا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

KHAN BOOKS

شری گوراج معبد کے ایک خاص کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا ۔ سامنے ایک خوبصورت لڑکی قدیم دور کا رقص کر رہی تھی کہ اچانک دور سے سنکھ اور نقارے بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو شری گوراج بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اس لڑکی کو مخصوص اشارہ کیا تو اس لڑکی نے جھک کر سلام کیا اور مڑ کر تیزی سے ایک دروازے میں غائب ہو گئی ۔ اسی لمحے کمرے کے سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک پجاری تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"مہا منت شری پرم پہنچ گئے ہیں مہاراج" آنے والے نے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں انتہائی عزت و احترام کے ساتھ بڑے کمرے میں لے آؤ ۔ میں وہیں ان کا استقبال کروں گا" ..... شری گوراج نے کہا اور اس آدمی کے واپس جاتے ہی وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا عقبی

طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مہامنت شری پدم کافرستان کے سب سے بڑے پروہت سمجھے جاتے تھے۔ وہ کافرستان کے ایک دور دراز علاقے ماشری میں رہتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ دیوتا کے اوتار ہیں اور اس وقت دنیا بھر میں سب سے بڑی شری ہیں۔ ان کا نام تو کچھ اور تھا لیکن سب سے بڑے شری ہونے کی وجہ سے انہیں شری پدم کہا جاتا تھا۔ وہ کبھی کبھار ہی کہیں جاتے تھے۔ ان کے آنے کی اطلاع ایک روز پہلے شری گوراج کو مل گئی تھی اور اس نے ان کے استقبال کی پوری تیاری کر لی تھی۔ یہ بھی شری گوراج کے لئے اعزاز تھا کہ شری پدم خود چل کر ان سے ملنے آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے جہاں سونے کی بنی ہوئی دو کرسیاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک کرسی بڑی اور دوسری اس سے قدرے چھوٹی تھی۔ یہ کمرہ انتہائی خاص ملاقاتیوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس کمرے میں دیوتاؤں اور دیویوں کے سونے کے بت چاروں طرف موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہوا جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا تھا اور چہرے کی مناسبت سے اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے پیچھے دو پروہت ہاتھوں میں اونچے ترشول اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ دبلا پتلا آدمی شری پدم تھا۔ شری گوراج نے جھک کر شری پدم کا استقبال کیا۔

"ہم تم سے خاص باتیں کرنے آئے ہیں بالک" ... شری پدم نے شری گوراج کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ دیوتا کے اوتار نے میرے ہاں قدم رکھے ہیں۔ پدھاریئے" ...... شری گوراج نے کہا اور بڑی کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔

"تم جاؤ۔ ہم تنہائی میں بات کریں گے" .... شری پدم نے مڑ کر اپنے عقب میں موجود ترشول برداروں سے کہا اور وہ دونوں سر جھکا کر سلام کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ شری پدم سونے کی بنی ہوئی اونچی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"سوم رس پیش کیا جائے شری مہاراج" ... شری گوراج نے کہا۔

"یہ سب کچھ بعد میں ہوتا رہے گا۔ بیٹھو" ... شری پدم نے کہا تو شری گوراج دوسری کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"ہم کاشام جادو کی وجہ سے یہاں آئے ہیں" ... شری پدم نے کہا تو شری گوراج چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے مہاراج" ..... شری گوراج نے چونک کر کہا۔

"کاشام جادو کو دوبارہ زندہ تو کر دیا لیکن اس جادو کو کاشام پہاڑیوں سے باہر پھیلنے سے روکنے کے لئے مسلمان رشیوں نے اس کے گرد روشنی کا ایک ایسا حصار قائم کر دیا ہے جو دو ماہ تک رہے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-590 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH: 5556532
PROP:

شری پدم نے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے شری مہاراج" شری گوراج نے کہا۔

"تم نے کاشام کی سب سے بڑی شکتی کاشونی کو اس حصار سے باہر بلا کر اس سے بات چیت کی اور پھر اسے دو مسلمانوں کی بھینٹ دے کر واپس بھجوا دیا" شری پدم نے کہا۔

"ایسے ہی ہوا ہے مہاراج" شری گوراج نے جواب دیا۔

"اور تم نے ایک غیر ملکی کے نام سے کارڈ جادو کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگوں کو اغوا کرنے کے بعد انہیں ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی اور تمہیں معلوم ہے کہ اس غیر ملکی نے جو کارڈ پہ بھیجا تھا اسے جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے اور اس پتے کے راکھ ہوتے ہی وہ جادوگر بھی ہلاک ہو گیا ..... شری پدم نے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے مہاراج۔ لیکن" ..... شری گوراج نے کہا۔

"تمہارے اس لیکن کا جواب ابھی تمہیں مل جائے گا۔ پہلے میری بات سن لو" شری پدم نے کہا۔

"جی فرمائیں" شری گوراج نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پنڈت ہے سے شکر کے بعد تمہیں کاشام جادو کا گرو بنا دیا گیا ہے" شری پدم نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مہاراج" شری گوراج نے کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اگر کاشام پہاڑیوں کے گرد موجود حصار کو دو ماہ کے اندر ختم نہ کیا گیا تو وہ دو ماہ گزرنے کے بعد

کاشام جادو خود بخود ختم ہو جائے گا اور اس بار اگر یہ جادو ختم ہوا تو پھر کبھی زندہ نہ ہو سکے گا اور کاشام جادو کے سرزمین کافرستان سے دوبارہ ختم ہونے کا مطلب ہو گا کہ یہاں کے بے شمار پروہت خود بخود ہلاک ہو جائیں گے اور ہمیں بہت بڑی ذلت اٹھانا پڑے گی اس لئے ہم خود یہاں آئے ہیں تاکہ اس معاملے کو درست طریقے سے ختم کیا جائے" شری پدم نے کہا۔

"یہ آپ نئی بات کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو یہ بات سامنے نہیں آئی مہاراج" شری گوراج نے کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ کافرستان میں اور کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے مسلمان ابھی مطمئن ہیں اور انہوں نے کاشام جادو کے خلاف سوائے اس حصار قائم کرنے کے اور کچھ نہیں کیا" شری پدم نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر کیا کرنا چاہئے۔ اس حصار کو کیسے ختم کیا جائے" شری گوراج نے چونک کر کہا۔

"اس کو مکمل طور پر ختم کرنے کا ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے۔ البتہ ہم اس کو چند لمحوں کے لئے کسی بھی جگہ سے غائب کر کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اندر داخل ہو جائیں تو ہم کاشام جادو کے مرکزی معبد میں جا کر کاشونی کے ذریعے تمام شکتیوں کو اگنی پتر کھلا دیں گے جو ہم ساتھ لے جائیں گے۔ اگنی پتر کھانے کے بعد ان شکتیوں کے اندر اتنی طاقت آ جائے گی کہ تمام شکتیاں حصار

ختم ہونے کے بعد خود بخود ختم نہیں ہوں گی۔ اس طرح مسلمان رشیوں کا یہ حصار کاشام جادو اور اس کی شکتیوں کا خاتمہ نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد کاشام جادو کی مدد سے مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو جائے گا جسے پھر کوئی نہ روک سکے گا"۔ شری پدم نے جواب دیا۔

"یہ حصار وقتی طور پر کیسے ختم ہو گا مہاراج"۔ شری گوراج نے کہا۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے ایک وچن دینا ہو گا"۔ شری پدم نے کہا۔

"وہ کیا مہاراج" شری گوراج نے چونک کر پوچھا۔

"کاشام جادو کا مہاراج مجھے تسلیم کرنا ہو گا اور تم کاشام جادو کے میرے بعد دوسرے گرو ہو گے"۔ شری پدم نے کہا۔

"آپ ویسے ہی شری پدم ہیں مہاراج۔ میں ویسے ہی آپ کو گرو مانتا ہوں"۔ شری گوراج نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن تمہیں وچن دینا ہو گا ورنہ سوچ لو کہ دو ماہ بعد جب کاشام جادو ختم ہو گا تو تم بھی اس کے گرو ہونے کی وجہ سے خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے لیکن اس طرح تمہاری زندگی بچ سکتی ہے"۔ شری پدم نے کہا۔

"میں وچن دیتا ہوں مہاراج کہ آپ کاشام جادو کے مہا گرو اور میں آپ کا چیلا رہوں گا"..... شری گوراج نے ہاتھ اٹھا کر وچن دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی زندگی بچا لی بالک۔ تم اپنے آدمیوں کو حکم دو کہ وہ اگن پتھروں کے دو ڈھیر اکٹھے کریں۔ ہم رات کو ان اگن پتھروں سمیت حصار ختم کر کے کاشام پہاڑیوں میں داخل ہوں گے"۔ شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج" شری گوراج نے کہا تو شری پدم نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا ہو۔

KHAN BOOKS
RAWALPINDI

KHAN BOOKS

ٹیکسی سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے سامنے جا کر رکی اور ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر موجود اعظم حسین دروازہ کھول کر نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے مکان کی طرف بڑھنے لگے ۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے قریب پہنچتے دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آگیا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اعظم حسین کا استقبال کیا ۔

" قبلہ والد صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں جناب ۔ آئیے میں آپ کو وہاں پہنچا دوں " صاحبزادے نے کہا اور پھر وہ مڑ کر آگے کی طرف بڑھ گیا ۔ اعظم حسین نے مڑ کر ٹیکسی ڈرائیور کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر سید چراغ شاہ صاحب کے صاحبزادے کے پیچھے وہ ایک طرف بنی ہوئی دیہاتی انداز کی سادہ سی مسجد کی طرف بڑھ گئے مسجد میں داخل ہو کر انہوں نے جوتے اتارے اور پھر مسجد کے دالان کی طرف بڑھ گئے جہاں سید چراغ شاہ صاحب تین چار آدمیوں سمیت

موجود تھے ۔ اعظم حسین نے دالان میں داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ان آدمیوں کے ساتھ ہی دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا ۔

" اب ہمیں اجازت دیں شاہ صاحب " پہلے سے موجود آدمیوں نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب کے سر ہلانے پر وہ اٹھے اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔

" کیسے آنا ہوا اعظم حسین " سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے اعظم حسین سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" کاشام جادو کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں شاہ صاحب " ۔ اعظم حسین نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا " سید چراغ شاہ صاحب نے کہا ۔

" شاہ صاحب ۔ میں نے علی عمران صاحب کو اس جادو کے خاتمے پر آمادہ کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن انہوں نے کوئی مثبت جواب نہیں دیا ۔ ادھر کاشام جادو کے سلسلے میں کافرستان کا ایک اور بڑا پروہت کود پڑا ہے ۔ اس کا نام شری چرم ہے اور شری چرم نے روحانی حصار کو وقتی طور پر ختم کیا اور کاشام ہالیوں میں داخل ہو کر اس نے کاشام جادو کی تمام شیطانی طاقتوں کو اگنی چتر کھلا دیئے اس لئے اب جب حصار ختم ہو گا تو اس کے ساتھ کاشام جادو بھی ختم نہ ہو سکے گا بلکہ مزید طاقتور ہو کر پھیل جائے گا اور جن کافرستانی

بزرگوں نے یہ حصار قائم کیا تھا میں نے ان سے بھی ملاقات کی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے میں مزید کچھ نہیں کر سکتے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اب آپ ہی اس سلسلے میں کچھ کریں ورنہ مسلمانوں کو بہت بڑی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اعظم حسین نے انتہائی مودبانہ لہجے میں مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ تمہارا خیال درست ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جادو کا خاتمہ کر سکتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ عمران نے پوری طرح دلچسپی نہیں لینی اور اس بار وہ یقیناً ضائع ہو جائے گا اور ہم پاکیشیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی خاطر اس نوجوان کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہتے لیکن اب واقعی وقت آگیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیجا جائے تاکہ وہ اس کا خاتمہ حصار کی مدت کے اندر ہی کر دیں"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے آہستہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ویسے تو انتہائی سلیم الفطرت آدمی ہیں شاہ صاحب۔ انہیں تو اس معاملے میں پوری طرح دلچسپی لینا چاہئے تھی لیکن نجانے کیا بات ہے کہ ان میں دلچسپی کا عنصر مفقود ہے"۔ اعظم حسین نے کہا۔

"وہ اپنے مخصوص کام میں اس حد تک رچ بس گیا ہے کہ اب اپنی فیلڈ سے ہٹ کر کوئی اور کام کرنے سے وہ گریز کرتا ہے۔

بہرحال تم بے فکر ہو کر اپنا کام کرو۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ خود ہی کوئی سبب پیدا کر دے گا"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس سلسلے میں میری ذمہ داری ختم کر دی گئی ہے"..... اعظم حسین نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ شری چرم کے درمیان میں آ جانے کے بعد اب معاملات اونچی روحانی سطح پر چلے گئے ہیں۔ اب تمہارا کام ختم ہو گیا ہے"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"جیسے حکم۔ اب مجھے اجازت دیں"۔ اعظم حسین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑ کر واپس دالان سے مسجد کے صحن میں آئے اور چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ دارالحکومت پہنچ کر انہوں نے ایک ہوٹل کے سامنے ٹیکسی چھوڑی اور ڈرائیور کو کرایہ ادا کر کے وہ ہوٹل میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ اپنے کمرے میں پہنچ کر اپنا سامان باندھ ہی رہے تھے کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑے۔

"کون ہے"۔ اعظم حسین نے اونچی آواز میں کہا۔

"شاکر علی"۔ ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"شاکر علی۔ یہ کون ہے"۔ اعظم حسین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک درمیانے قد

اور دبلے پتلے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کی چھوٹی سی داڑھی تھی ۔ اس نے شلوار قمیض کے اوپر جیکٹ پہن رکھی تھی اور سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی ۔ داڑھی کے بالوں میں سفیدی کی جھلک نمایاں تھی ۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیں گے" اس آدمی نے کہا ۔

"وعلیکم السلام ۔ تشریف لائیے" اعظم حسین نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو شاکر علی اندر داخل ہوا تو اعظم حسین نے دروازہ بند کر دیا ۔

"آپ شاید سامان باندھ رہے ہیں" شاکر علی نے کمرے میں نگاہ ڈالتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ مجھے پہلے یہاں ایک ذمہ داری سونپی گئی تھی جو اب ختم ہو گئی ہے اس لئے میں یہاں سے روانہ ہو رہا تھا ۔ آپ فرمائیے" اعظم حسین نے جواب دیا ۔

"میں نے جیسے پہلے بتایا ہے کہ میرا نام شاکر علی ہے اور میں یہیں دارالحکومت میں رہتا ہوں ۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو قبرستان میں کو شام بادو کے دوبارہ زندہ ہونے پر اس کے خلاف کام کرنے پر مامور کئے گئے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس کام میں آپ کی مدد کروں لیکن آپ کے سامان باندھنے اور جانے کا مطلب ہے کہ آپ کو اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا گیا ہے" شاکر علی نے کہا ۔

"آپ کا خیال درست ہے ۔ میں سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا ۔ انہوں نے فرمایا کہ قبرستان کے شی چرم کے درمیان میں آجانے سے اب یہ معاملہ اونچی سطح پر چلا گیا ہے اس لئے انہوں نے مجھے اس معاملے سے فارغ کر دیا ہے" اعظم حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"سید صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں ۔ ان کا فرمان درست ہو گا لیکن بحیثیت مسلمان اس کام میں ہم تو کچھ بھی کر سکتے ہیں ہمیں چاہئے" شاکر علی نے کہا ۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن آپ کو تو معلوم ہو گا کہ ایسے معاملات میں از خود کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔ جو کچھ کیا جا سکتا ہے حکم کی تعمیل میں ہی کیا جاتا ہے" اعظم حسین نے جواب دیا ۔

"سید صاحب اس معاملے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں لیکن کچھ بڑے بزرگوں کا خیال ہے کہ یہ کام ان کے بس کا نہیں ہے اس لئے ایسے آدمیوں کا انتخاب درست رہے گا جن کا تعلق براہ راست روحانیت سے ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان بزرگوں سے آپ کی ملاقات کرا سکتا ہوں" شاکر علی نے کہا ۔

"آپ کی مہربانی شاکر علی صاحب ۔ لیکن میں سید صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ آپ اگر از خود چاہیں تو بے شک کام کرتے رہیں لیکن میں اب اس معاملے میں مزید کوئی

قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ البتہ سید صاحب نے اگر کبھی حکم دیا تو جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا وہ میں کروں گا" اعظم حسین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا روحانی تعلق چونکہ سید صاحب سے ہے اس لئے آپ اپنی جگہ درست ہیں لیکن آپ ایک مہربانی فرمائیں کہ عمران صاحب سے میری ملاقات کرا دیں۔ میں اسی لئے حاضر ہوا تھا"۔ شاکر علی نے کہا۔

"لیکن ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ آپ کے بزرگ عمران کو سامنے لانے کے خلاف ہیں۔ پھر آپ اس سے ملاقات کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ آپ از خود بھی ان کے فلیٹ پر جا کر ان سے ملاقات کر سکتے ہیں اس کے لئے میری کیا ضرورت ہے"۔ اعظم حسین نے کہا۔

"آپ کی عمران صاحب سے ملاقات ہو چکی ہے۔ آپ کی ہمراہی سے وہ میری اجنبیت کا احساس نہیں کریں گے۔ میں عمران صاحب کو اپنے بزرگوں کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں" شاکر علی نے کہا۔

"کیسا پیغام" اعظم حسین نے چونک کر کہا۔

"آپ کے سامنے پیغام دیا جائے گا۔ پہلے بتایا جائے تو یہ امانت میں خیانت کے مترادف ہوگا" شاکر علی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چل کر میرے پاس آئے ہیں اس لئے آپ کے ساتھ جانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چلیں"۔ اعظم حسین نے اٹھتے ہوئے کہا تو شاکر علی ان کا شکریہ ادا کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

KHAN BOOKS

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... چند لمحوں بعد سلیمان دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"فون اٹھا کر کچن میں لے جاؤ۔ میں کتاب پڑھنے میں مصروف ہوں"۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا تو سلیمان تیزی سے آگے بڑھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں" سلیمان نے کہا۔

"اعظم حسین بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے ملاقات کی درخواست ہے۔ میرے ساتھ ایک اور صاحب بھی ہیں شاکر علی جن

کا تعلق بھی روحانیت سے ہے" ...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صاحب کتاب پڑھنے میں مصروف ہیں" سلیمان نے جواب دیا۔

"ہم حاضر ہو رہے ہیں۔ ان کو پیغام دے دیں" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے رسیور رکھ دیا۔

"اعظم حسین اور شاکر علی صاحب جن کا تعلق روحانیت سے ہے آپ سے ملنے آ رہے ہیں" سلیمان نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب کیا کر سکتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ اعظم حسین صاحب آئے ہیں۔ وہ یہ بات بھی سمجھتا تھا کہ وہ کس لئے آ رہے ہیں۔

"اعظم صاحب اور دوسرے صاحب ہیں" ..... سلیمان نے آنے والوں کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر سٹنگ روم کے دروازے پر آتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور اٹھ کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو سامنے صوفوں پر اعظم حسین اور ان کے ساتھ ایک اور صاحب بھی موجود تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ" ..... عمران نے اندر داخل ہوتے

ہوئے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"عمران صاحب۔ ان کا نام شاکر علی ہے۔ ان کا تعلق بھی روحانیت سے ہے اور یہ آپ سے مل کر اپنے بزرگوں کا کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں اس لئے میں ساتھ حاضر ہوا ہوں کہ آپ ان سے ملاقات کر لیں" سلام دعا کے بعد اعظم حسین نے کہا۔

"جی فرمائیے" ..... عمران نے شاکر علی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا تعلق کافرستان کے ان بزرگوں سے ہے جنہوں نے کاشام پہاڑیوں کے گرد روحانی حصار قائم کیا ہے۔ انہوں نے مجھے آپ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی مداخلت نہ کریں۔ وہ خود اس معاملے کو نمٹا لیں گے"۔ شاکر علی نے کہا۔

"مجھے خصوصی طور پر پیغام بھجوانے کی کیا ضرورت تھی۔ میرا کیا تعلق ہے اس معاملے سے۔ میں تو عام سا دنیادار آدمی ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ پہلے بھی ایسے معاملات میں شامل رہے ہیں اور سید چراغ شاہ صاحب نے ہمیشہ آپ کو ترجیح دی ہے۔ اس بار بھی ان کا خیال یہی ہے کہ آپ کو اس معاملے میں شامل کیا جائے لیکن ہمارے بزرگ ایسا نہیں چاہتے" ..... شاکر علی نے کہا۔

"تو آپ کے بزرگوں کو سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کرنا

چاہئے تھا۔ سید صاحب اگر مجھے حکم دیں گے تو پھر مجھے لازماً ان کے حکم کی تعمیل کرنا پڑے گی۔ ویسے مجھے اس معاملے میں بظاہر کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بھی ملک و قوم کے لئے بے حد اہم ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں نے پیغام دینا تھا جو دے دیا۔ اس کے بعد آپ کی مرضی ہے۔ اب مجھے اجازت دیں" شاکر علی نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کی پیالیاں سب کے سامنے رکھیں اور ساتھ ہی دوسرے لوازمات کی پلیٹیں بھی رکھ دیں۔

"لیجئے" ... عمران نے کہا تو ان دونوں نے چائے پینا شروع کر دی۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آپ کے بزرگوں نے خصوصی طور پر مجھے پیغام کیوں بھجوایا ہے" ... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کے اس معاملے میں شامل ہونے سے معاملات بہت بگڑ بھی سکتے ہیں۔ ان بزرگوں کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ بے حد اہم ہے اس لئے روحانی شخصیتیں زیادہ اچھے انداز میں کام کر سکتی ہیں" شاکر علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا سید چراغ شاہ صاحب اس معاملے کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ ویسے انہوں نے مجھے اس معاملے میں کوئی حکم نہیں دیا اور مجھے براہ

راست کوئی دلچسپی نہیں ہے" ... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بزرگ خود ہی اس معاملے کو نمٹا لیں گے۔ بہرحال بہتر یہی ہے کہ آپ اس معاملے میں شامل نہ ہوں۔ اب اجازت دیں" شاکر علی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا ہے۔ میں تو دارالحکومت سے آگے جا رہا تھا کہ شاکر علی صاحب تشریف لے آئے اور ان کے کہنے پر میں ساتھ آگیا ہوں" ... اعظم حسین نے کہا۔

"آپ کی ملاقات سید صاحب سے ہوئی تھی" ... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے انہیں بتایا کہ کافرستان کا ایک بڑا پروہت اس معاملے میں داخل ہو گیا ہے اور انہوں نے وقتی طور پر حصار ختم کر کے کاشام پہاڑیوں میں جا کر کاشام جادو کی تمام شکتیوں کو اگن پتر کھلا دیئے ہیں جس کی وجہ سے معاملات مزید بگڑ گئے ہیں کیونکہ پہلے دو ماہ کے بعد جیسے ہی حصار ختم ہوتا تو ساتھ ہی کاشام جادو کی شکتیاں بھی خود بخود ختم ہو جاتیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اور سید چراغ شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اب معاملات مزید اونچی سطح پر چلے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا ہے"۔ اعظم حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے بارے میں کچھ فرمایا ہے انہوں نے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے کام میں بے حد ربح بس گئے ہیں اس لئے آپ ان معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے"..... اعظم حسین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر اعظم حسین اور شاکر علی دونوں واپس چلے گئے تو عمران واپس سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ اسے شاکر علی کے دیئے ہوئے پیغام کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر اسے خصوصی طور پر پیغام دے کر اس کے پاس کیوں بھیجا گیا ہے۔ ایک بار تو اس کو خیال آیا کہ سیٹھ صاحب سے فون پر بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جب اس کی ضرورت انہیں محسوس ہوئی وہ خود ہی حکم دے دیں گے۔ اس نے دوبارہ کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس بار عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ شاکر علی کے اس پیغام کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر الجھ گیا تھا اس لئے اس کی توجہ کتاب کی طرف پوری طرح نہ ہو رہی تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں صفدر بول رہا ہوں۔ میں اور کیپٹن شکیل آپ کے فلیٹ پر آ رہے ہیں" دوسری طرف سے صفدر نے کہا۔

"کیا لے کر آ رہے ہو"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صفدر نے ہنس کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر کتاب بند کی اور اٹھ کر اسے الماری میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

"ارے تم خالی ہاتھ آ رہے ہو۔ کیا ٹرک باہر کھڑا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ایک ٹرک کیا پورا بیڑا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ پھر تو کسی گودام کا بندوبست کرنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"رانا ہاؤس سے بڑا گودام اور کون سا ہو سکتا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم کاشام جادو کے سلسلے میں حاضر ہوئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جادو۔ تو کیا تم کسی جادوگر کے شاگرد بن چکے ہو۔ اگر نہیں بنے تو سلیمان کی شاگردی اختیار کر لو۔ اس سے بڑا جادوگر اس پورے ملک میں نہیں ہے۔ اس قدر تیزی سے اس کا بل بڑھتا ہے کہ جادو بے چارہ بھی شرما کر رہ جاتا ہے"..... عمران نے کہا تو صفدر

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/692 GHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP A... KHAN

اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس جادوگر کو آپ ہی سنبھال سکتے ہیں۔ ہمارا کام نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ ہم نے ایک مقامی بزرگ سے بات کی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں بے حد پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس جادو کی وجہ سے مسلمانوں کا لامحدود عرصے تک قتل عام ہوتا رہے گا"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی ایک صاحب خصوصی طور پر یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ مجھ جیسا دنیادار اس معاملے میں مداخلت نہ کرے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کون صاحب آئے تھے۔ کیا سید صاحب کا پیغام تھا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ کافرستان کے ان بزرگوں کا پیغام تھا جنہوں نے کاشام پہاڑیوں کے گرد حصار قائم کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"انہیں کیا ضرورت تھی آپ کو خصوصی طور پر پیغام دینے کی"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ بہرحال تم بتاؤ کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں کام کریں۔ ہمارے نزدیک بحیثیت مسلمان یہ ہم پر فرض ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو اس میں میرے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا چیف تمہیں اجازت دے تو میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ چیف نے اس معاملے میں اجازت نہیں دینی اس لئے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ آپ چاہیں تو اجازت مل سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے صفدر کہ یہ معاملہ ہم سے براہ راست متعلق نہیں ہے۔ البتہ جب اس سلسلے میں روحانی بزرگ ہمیں حکم دے دیتے ہیں تو پھر ہمارا فرض بن جاتا ہے اور اس بار کوئی حکم نہیں دیا جا رہا اور ہماری ازخود مداخلت ان معاملات کو بگاڑ بھی سکتی ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم بھی یہ بات سمجھتے ہیں عمران صاحب۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ ہمارے اندر اس مشن پر کام کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوتی جا رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس معاملے میں بہرحال آپ کو شامل کیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں چونک پڑے۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"بقول آپ کے شاکر علی صاحب آپ کو خصوصی طور پر پیغام دے گئے ہیں کہ آپ اس معاملے میں شامل نہ ہوں۔ اس کا مطلب

ہے کہ انہیں یقین ہے کہ آپ کو اس معاملے میں شریک کیا جائے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اس معاملے میں پاکیشیا اور کافرستان کے روحانی بزرگوں میں اختلاف موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ صورت حال سید چراغ شاہ صاحب کی خاموشی کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جلد ہی اس بارے میں کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا" عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔" عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو۔ صفدر سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل یہاں موجود ہیں"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اپنے فلیٹ پر پیغام چھوڑ آئے تھے۔ صفدر کو رسیور دو۔" دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"یہ جن تمہارا پیچھا چھوڑے گا تو تم کوئی اور کام کرو گے"۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ صفدر بول رہا ہوں سر"...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"صالحہ اور جولیا دونوں کو ملاوی ریستوران سے باہر نکلتے ہوئے جبراً اغوا کر لیا گیا ہے۔ نعمانی اس وقت وہاں باہر تھا۔ اس نے ان کا تعاقب کیا لیکن یہ اغوا کنندگان ایک کوٹھی میں داخل ہو کر عقبی طرف سے نکل گئے۔ نعمانی اس وقت روز گارڈن کے قریب موجود ہے۔ تم اور کیپٹن شکیل بھی وہاں جاؤ۔ میں ان دونوں کی جلد از جلد واپسی چاہتا ہوں"۔ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

"ہمیں اجازت عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ دونوں کو اغوا کیا گیا ہے"۔ .. صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ کیا ہوا ہے"۔ .. عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملاوی

ریسٹوران میں کھانا کھانے گیا تو اسے معلوم ہوا کہ سیاہ رنگ کی ایک کار میں جولیا اور صالحہ کو ملاوی ریسٹوران سے باہر نکلتے ہی جبراً اغوا کر کے لے جایا گیا ہے۔ جولیا اور صالحہ کے علاوہ دیگر ممبران بھی ملاوی ریسٹوران میں کھانا کھانے اکثر جاتے رہتے ہیں اس لئے وہاں کا دربان ان سے واقف ہے۔ دربان نے نعمانی کو بتایا کہ جیسے ہی جولیا اور صالحہ کھانا کھا کر باہر نکلیں ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار ان کے قریب پہنچی اور چار افراد نے جو مقامی بدمعاش لگتے تھے انہیں جبراً اغوا کر کے کار میں ڈالا اور لے گئے۔ دربان نے نعمانی کو اس لئے بتایا کہ نعمانی اکثر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا رہتا تھا۔ نعمانی نے اس سیاہ کار کا پیچھا کیا اور پھر جیسے ہی اس نے کار کو چیک کیا کار ایک کالونی میں مڑ گئی۔ نعمانی جب اس کالونی میں پہنچا تو اس نے کار ایک زیر تعمیر شدہ کوٹھی کے کھلے ہوئے گیٹ سے اندر جاتے دیکھی۔ نعمانی بھی کار اندر لے گیا لیکن وہاں سیاہ رنگ کی کار موجود نہ تھی۔ ٹائروں کے نشانات سے وہ عقبی دروازے کی طرف گیا تو وہ کار غائب ہو چکی تھی۔ نعمانی نے مجھے اطلاع دی تو میں نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو کال کر کے انہیں ٹریس کرنے کا حکم دیا۔ صفدر کے فون پر پیغام موجود تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ آپ کے فلیٹ پر جا رہے ہیں اس لئے میں نے آپ کے ہاں فون کیا۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۔ لیکن اس طرح دن دیہاڑے بھری سڑک سے جولیا اور صالحہ

دونوں کو اغوا کرنے والے کون ہو سکتے ہیں .... عمران نے کہا۔

۔ اب جب تک ان کا سراغ نہ ملے کیا کہا جا سکتا ہے ۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

۔ میں دانش منزل آ رہا ہوں ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے صالحہ اور جولیا کی طرف سے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ دونوں آسانی سے اپنا تحفظ کر سکتی ہیں۔ البتہ اسے اس بات پر تشویش تھی کہ ایسا ہوا کیوں ہے۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
RAWALPINDI. PH
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
LIBRARY
RAWALPINDI

کافرستان کا دور دراز علاقہ ماشری تمام تر پہاڑی علاقہ تھا لیکن یہ تمام علاقہ جنگلات پر مبنی تھا اور پہاڑیوں پر اس قدر گھنے جنگلات تھے کہ دن کے وقت بھی وہاں شام کا سا ماحول نظر آتا تھا لیکن ان جنگلات میں بڑے درندے موجود نہیں تھے اور چونکہ تمام جنگلات تعمیراتی لکڑی کے تھے اس لئے کافرستان حکومت کی طرف سے ان کی کٹائی کے باقاعدہ ٹھیکے دیئے جاتے تھے۔ اس سارے علاقے کا سب سے بڑا شہر ماشری ہی تھا جو کافرستان کے دوسرے بڑے شہروں کے مقابلے میں تو چھوٹا تھا لیکن یہاں لکڑی کے بیوپاری پوری دنیا سے آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہاں ہر وقت خاصی رونق رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں ہوٹل بھی تھے اور کلب بھی۔ ماشری شہر کے تقریباً وسط میں ایک بڑا معبد تھا جسے ماشری معبد کہا جاتا تھا اور شری پدم اس معبد کا سب سے بڑا پروہت تھا۔ ویسے چھوٹے چھوٹے معبد

جنگلات کے درمیان میں بھی موجود تھے لیکن وہاں صرف سادھو سنت ہی آتے جاتے رہتے تھے۔ عام لوگ شہر والے معبد کا ہی رخ کرتے تھے۔ معبد کے ساتھ ہی شری پدم کی رہائش گاہ تھی۔ شری پدم نے شادی نہیں کی تھی لیکن اس کی محل نما رہائش گاہ میں نوجوان عورتوں کی کمی نہ تھی۔ اس طرح بے شمار ملازم بھی وہاں موجود تھے اور شری پدم کسی راجے مہاراجے کے انداز میں اس محل میں رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک کمرے میں بچھے ہوئے تخت پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دو سادھو ہاتھ میں ترشول اٹھائے مستعد کھڑے تھے جبکہ دو نوجوان لڑکیاں شری پدم کے ساتھ دائیں بائیں اس سے تقریباً چپکی ہوئی بیٹھی تھیں اور اسے باری باری شراب پلانے میں مصروف تھیں جبکہ دو لڑکیاں تخت کے سامنے بڑے والہانہ انداز میں ناچ رہی تھیں اور شری پدم اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ پورے کافرستان کا شہنشاہ ہو کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سادھو نما آدمی اندر داخل ہوا اور دروازے کے قریب ہی رکوع کے بل جھک گیا۔ شری پدم نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں جھٹکا تو ناچنے والی لڑکیاں اور اس کے دائیں بائیں موجود دونوں لڑکیاں اٹھ کر تیزی سے سائیڈ میں موجود دروازے میں غائب ہو گئیں۔

"کیوں آئے ہو جگدیش"...... شری پدم نے لڑکیوں کے جانے کے بعد تخت لہجے میں کہا۔

"مہاراج کی خدمت میں لاسونا کا پنڈت ہری چند حاضری دینے کے لئے آیا ہے"...... آنے والے نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ بھیجو اسے" ...... شری پدم نے کہا تو آنے والا اسی طرح الٹے پاؤں مڑا اور پھر مڑ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کا سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا اور اس نے سادھوؤں جیسا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا ہاتھ میں ترشول اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی رکوع کے بل جھک کر شری پدم کو سلام کیا۔

"بیٹھو ہری چند"...... شری پدم نے کہا۔

"مہاراج کی جے ہو"...... پنڈت ہری چند نے کہا اور تخت کے سامنے زمین پر بچھی ہوئی دری پر دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔ ترشول اس نے اپنے سامنے رکھ لیا تھا۔

"ہری چند۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان لڑکیوں کی خرید و فروخت کا کام بھی تم کرتے ہو"۔ شری پدم نے کہا۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے مہاراج۔ میں پاکیشیا سے لڑکیاں خرید کر یہاں کافرستان کے مختلف اور بڑے معبدوں میں پہنچاتا رہتا ہوں۔ آپ کے معبد میں بھی دس لڑکیاں پاکیشیائی ہیں"۔ پنڈت ہری چند نے کہا۔

"لیکن وہ تو سب ہمارے دھرم کی لڑکیاں ہیں"...... شری پدم نے کہا۔

"میں ایسی ہی لڑکیوں کا دھندہ کرتا ہوں"...... پنڈت ہری چند نے کہا۔

"کیا تم مسلمان لڑکیوں کو بھی پاکیشیا سے لا سکتے ہو"۔ شری پدم نے کہا۔

"بالکل لا سکتا ہوں مہاراج۔ لیکن مسلمان لڑکیاں یہاں پہنچ کر خود کو ہلاک کر لیتی ہیں۔ وہ کسی طرح بھی رام نہیں ہوتیں"۔ پنڈت ہری چند نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے دو لڑکیوں کو اغوا کرانا ہے۔ اس کی تفصیل تمہیں بتا دی جائے گی۔ تم نے صرف انہیں اغوا کر کے لانا ہے۔ ان کے ذہن میری شکتیاں خود ہی قابو میں کر لیں گی"...... شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ لیکن آپ کی شکتیاں تو انہیں ویسے ہی پاکیشیا سے اٹھا کر یہاں لا سکتی ہیں۔ آپ تو مہامنت ہیں مہاراج"...... ہری چند نے کہا۔

"ہم پاکیشیا میں اپنی شکتیاں استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ یہ اور معاملہ ہے جو تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتا"...... شری پدم نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... ہری چند نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو شری پدم نے دونوں ہاتھوں سے

مخصوص انداز میں تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

"مرانجو کو طلب کرو"۔ شری پدم نے کہا تو وہ آدمی واپس مڑ کر باہر چلا گیا۔

"تم جس گروپ کے ذریعے کام کراتے ہو اسے کہہ دینا کہ وہ ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوش کر کے اغوا کریں اور سیدھا کافرستان کی حدود میں پہنچا دیں۔ وہاں ہمارے آدمی موجود ہوں گے وہ انہیں وصول کر لیں گے اور یہ سن لو کہ یہ دونوں عام لڑکیاں نہیں ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے اگر انہیں فوری بے ہوش نہ کیا گیا تو وہ تمہارے گروپ کو بھی ہلاک کر سکتی ہیں"۔۔۔۔ شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"۔ ہری چند نے کہا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ناٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا اور رکوع کے بل جھک گیا۔

"پنڈت ہری چند کو ساتھ لے جاؤ اور ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں تمام تفصیلات اسے بتا دو۔ ان کی تصویریں بھی اسے دے دو اور جہاں جہاں بھی یہ لڑکیاں زیادہ تر آتی جاتی رہتی ہیں اس کے بارے میں تفصیل بھی بتا دو"۔۔۔ شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ آئیے پنڈت جی"۔۔ مرانجو نے پہلے شری پدم کے سامنے جھک کر پرنام کیا اور پھر اس کے سامنے

بیٹھے ہوئے ہری چند سے مخاطب ہو کر کہا تو پنڈت ہری چند اٹھا، اس نے ترشول اٹھایا اور پھر شری پدم کے سامنے جھک کر پرنام کیا اور پھر الٹے قدموں چلتا ہوا دروازے پر پہنچ کر ایک بار پھر جھکا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے مرانجو بھی چلا گیا تو شری پدم نے ایک بار پھر مخصوص انداز میں تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

"لڑکیوں کو بلاؤ" شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"۔۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

KHAN BOOKS

"صفدر بول رہا ہوں سر۔ بندرگاہ کے علاقے میں ایک ویران جگہ پر وہ کار مل گئی ہے لیکن کار خالی ہے۔ کار پر موجود نمبر پلیٹ کے مطابق میں نے رجسٹریشن آفس سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ نمبر پلیٹ جعلی ہے۔ یہ جعلی نمبر کسی ٹرک کا ہے۔ ہم نے اردگرد کے علاقے سے معلومات حاصل کی ہیں لیکن کوئی کلیو نہیں مل سکا"۔ صفدر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو" ..... عمران نے پوچھا۔

"بندرگاہ کے علاقے ویسٹ ہارف کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں۔ صدیقی اور نعمانی کار کے قریب موجود ہیں جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر ابھی تک ادھر ادھر سے معلومات حاصل کر رہے ہیں اور نادر اور چوہان گھاٹ پر موجود ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تم وہیں ٹھہرو میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ کوئی کلیو ملا تو مجھے ضرور بتائیں۔ میں بے حد پریشان ہو رہا ہوں" بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے بندرگاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں مختلف خیالات آ رہے تھے لیکن وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ویسٹ ہارف پہنچ گیا تو اس

KHAN BOOKS

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی رپورٹ"...... سلام دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کوئی رپورٹ نہیں آئی" بلیک زیرو نے جواب دیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ کس نے یہ حرکت کی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو سراغ ملنے پر ہی معلوم ہو گا"..... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

نے دور سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے صفدر کو دیکھ لیا اور چند لمحوں بعد اس نے کار صفدر کے قریب لے جا کر روک دی۔

"آؤ بیٹھو صفدر" عمران نے کہا تو صفدر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"جہاں کار موجود ہے وہاں تک رہنمائی کرو"۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اسے بتانا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ریت کے ٹیلوں کے اندر موجود سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ عمران اور صفدر دونوں کار سے نیچے اترے تو نعمانی اور صدیقی دونوں آگے بڑھے۔

"کار کی تلاشی لی ہے" عمران نے پوچھا۔

"مکمل تلاشی لی ہے لیکن اندر کچھ بھی نہیں ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"تم نے چیک کیا تھا کہ کار کے اندر کتنے افراد تھے"...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ البتہ دربان نے مجھے بتایا تھا کہ چار افراد تھے اور چاروں مقامی بدمعاش تھے۔ اس سے زیادہ اس نے کچھ نہیں بتایا"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"یہاں تک کیسے پہنچے ہو تم لوگ"..... عمران نے پوچھا۔

"ہم اندازاً اس طرف آئے۔ یہاں ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ سیاہ رنگ کی کار اس طرف گئی ہے تو میں ادھر آ گیا اور یہاں یہ کار

موجود تھی"۔ نعمانی نے جواب دیا۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے خود کار کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ باہر آ گیا۔ کار میں واقعی کچھ نہیں تھا۔ عمران نے کار کا بونٹ کھولا اور انجن پر جھک گیا اور انجن کا نمبر تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن چند لمحے بعد وہ ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا کیونکہ کار کے انجن پر موجود نمبر کو خصوصی طور پر خراب کیا گیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پلاننگ کے ساتھ انہیں اغوا کیا گیا ہے"...... عمران نے بونٹ بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن سمجھ نہیں آ رہی کہ ایسا کس نے اور کیوں کیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔ عمران نے کار کے اردگرد خاصے بڑے علاقے کو بھی چیک کیا لیکن وہاں کسی قسم کے کوئی آثار موجود نہیں تھے۔

"آؤ بندرگاہ پر چلتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ہمارے یہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے عمران صاحب"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ تم لوگ جا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا اور صفدر سمیت کار میں بیٹھ کر اس نے کار کو موڑا اور پھر بندرگاہ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں کیپٹن شکیل، تنویر، جاور اور چوہان بھی موجود تھے لیکن ان کے پاس بھی کسی قسم کا کوئی کلیو نہ تھا۔

"یوں لگتا ہے عمران صاحب کہ جیسے جادو کے زور سے سب غائب ہو گئے ہوں"۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہیں یہ وہی کاشام جادو کا سلسلہ نہ ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ان دونوں کو باقاعدہ مقامی بد معاشوں کے ذریعے اغوا کیا گیا ہے۔ جادوگروں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ان بدمعاشوں کی باقاعدہ خدمات حاصل کریں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور عمران ایک کونے میں بیٹھے ہوئے بوڑھے فقیر کی طرف بڑھ گیا جو زمین پر بیٹھا ہوا ہاتھ بڑھا کر بھیک مانگ رہا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور فقیر کے ہاتھ پر رکھ دیا تو فقیر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے"۔۔ فقیر نے کہا اور جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

"ادھر سے ریت کے ٹیلوں کی طرف سیاہ رنگ کی کار گئی ہے۔ اگر تم اس کے بارے میں کچھ بتا سکو تو اتنی مالیت کا ایک نوٹ اور بھی تمہیں مل سکتا ہے"۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک نوٹ اور نکال لیا۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ تو انتہائی خوفناک غنڈے ہیں۔ میں تو غریب آدمی ہوں۔ مجھے تو انہوں نے مکھی کی طرح مسل دینا ہے"۔ فقیر

نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔ البتہ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود بڑے نوٹ پر جمی ہوئی تھیں۔

"کسی کو معلوم نہیں ہو گا بابا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ اس نے تو ویسے ہی اندازے سے اس سے بات کی تھی لیکن اس فقیر کا جواب بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ان لوگوں سے واقف ہے۔

"بابا۔ کار کو میں نے دیکھا ہے۔ اس کار میں سیٹ پر کالو بیٹھا ہوا تھا۔ کالو بہت بڑا غنڈہ ہے۔ وہ مہاراجہ محلے میں ہوٹل کا مالک ہے۔ کالو کا ہوٹل کہتے ہیں اسے۔ میں ایک بار اس ہوٹل کے باہر بیٹھ گیا تھا تو کالو نے مجھے شدید زدو کوب کر کے وہاں سے بھگا دیا تھا"۔۔۔ فقیر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"کالو کے ساتھ اور کون تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے نوٹ اس فقیر کو دیتے ہوئے کہا۔

"ان کو میں نہیں جانتا۔ وہ چار آدمی تھے۔ میں تو صرف کالو کو پہچانتا ہوں"۔ فقیر نے جلدی سے نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بھول جاؤ اس بات کو"۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جہاں صفدر خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"تمہاری کار کہاں ہے"۔ عمران نے قریب جا کر صفدر سے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-390 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI ... 5556532
PROP ALLAHAH

پوچھا۔

"سامنے پارکنگ میں ہے۔ کیوں" ... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ایک کلیو ملا ہے۔ سیاہ کار میں مہاراجہ محلے کا ایک بدمعاش کالو موجود تھا۔ اب ہم نے وہاں جانا ہے" ... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا اس فقیر نے بتایا ہے۔ حیرت ہے۔ اس فقیر کو کیسے معلوم ہوا" ... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ لوگ اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں اور انہیں چہروں کی بھی بے حد پہچان ہوتی ہے" ... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فقیر سے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

"حیرت ہے۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ اس فقیر سے بھی کلیو مل سکتا ہے" ... صفدر نے کہا۔

"تم کار لے کر آؤ۔ مہاراجہ محلہ سول ہسپتال کے عقب میں ہے میں وہاں جا رہا ہوں" ... عمران نے کہا۔

"باقی ساتھیوں کو بھی ساتھ لے لیا جائے" ..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں واپس بھجوا دو۔ وہاں زیادہ بھیڑ بھاڑ کی ضرورت نہیں ہے" ... عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے صفدر کی کار بھی اپنے عقب میں آتی دیکھ لی۔ سول

ہسپتال کے عقب میں یہ قدیم محلہ تھا۔ عمران نے کار ایک طرف روک دی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے صفدر نے بھی کار اس کے عقب میں کھڑی کر کے روک دی اور پھر وہ بھی نیچے اتر آیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔

"یہاں کالو کا ہوٹل کہاں ہے" عمران نے ایک دکاندار سے پوچھا۔

"آگے جا کر دائیں ہاتھ پر سڑک جا رہی ہے اسی سڑک پر ہے"۔ دکاندار نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ عام سا ہوٹل تھا۔ اندر بدمعاش اور غنڈہ ٹائپ افراد بھرے ہوئے تھے۔ کاؤنٹر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا جس کے چہرے پر زخموں کے مندمل شدہ نشانات موجود تھے عمران اور صفدر جیسے ہی اندر داخل ہوئے تو وہاں موجود سب لوگ چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھنے لگے۔ کاؤنٹر پر کھڑے ادھیڑ عمر آدمی کی نظریں بھی عمران اور صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔

"کالو سے ملنا ہے" ...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کہا۔

"باس تو کافرستان گیا ہوا ہے۔ آپ کون ہیں" کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے کہا۔

"ہمارا تعلق اس کام سے ہے جو کام کالو کرتا ہے۔ کیا وہ مال لے کر گیا ہے یا نہیں" ...... عمران نے آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ بس اتنا معلوم ہے کہ باس کافرستان گئے ہیں" ... ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

"کیا کالو سمندر کے راستے وہاں لے کر جاتا ہے یا زمینی راستے سے" عمران نے پوچھا۔

"مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ وہ ایسی باتیں کسی کو نہیں بتاتا" ... ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"کب گیا ہے" عمران نے پوچھا۔

"آج صبح" ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

"وہاں کس طرح اس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے" ..... عمران نے پوچھا۔

"آج تک ضرورت ہی نہیں پڑی۔ باس خود ہی واپس آجاتا ہے" ... ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ" ..... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ صفدر جو اس کے ساتھ کھڑا تھا وہ بھی واپس مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آگئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا اور صالحہ کو کافرستان لے جایا گیا ہے" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب ٹائیگر اصل کھوج نکالے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے" ...... عمران نے کہا۔

"آپ خود پوچھ لیتے" صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایسے لوگوں کے رابطے حیران کن انداز کے ہوتے ہیں جیسے ہی ہم یہاں کوئی ایکشن کرتے لامحالہ اس کی اطلاع اس کالو تک پہنچ جاتی۔ ویسے بھی ادھیڑ عمر کا نزمین کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے" عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے" .. صفدر نے کہا۔

"تم چیف کو رپورٹ دے کر واپس چلے جاؤ۔ میں اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں سے کال کر کے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگا دوں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ کار میں موجود ٹرانسمیٹر سے بھی ٹائیگر کو کال کر سکتا تھا لیکن چونکہ اسے تفصیل سے بات کرنا تھی اس لئے اس نے فلیٹ سے کال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور" .... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور" ...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"میرے فلیٹ کے فون پر کال کرو۔ اوور اینڈ آل" ..... عمران

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کی کال ہو گی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم"۔ عمران نے پوچھا۔

"سنٹرل ہوٹل کے باہر پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں باس"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جولیا اور صالحہ کو بیک وقت ملاوی ریستوران سے باہر نکلتے ہی ایک سیاہ رنگ کی کار میں جبراً اغوا کر کے لے جایا گیا ہے اور پھر یہ کار سیکرٹ سروس کو بندرگاہ کے شمالی طرف ریت کے ٹیلوں میں خالی کھڑی ملی ہے۔ کار کا نمبر چیک کرایا گیا تو نمبر جعلی تھا۔ بہرحال میں نے وہاں جا کر کلیو حاصل کیا ہے کہ اس کار میں مہاراجہ محلے کے بدمعاش کالو کو دیکھا گیا ہے جس پر میں کالو کے ہوٹل گیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ کالو کافرستان گیا ہوا ہے۔ میں اس لئے خاموشی سے واپس آگیا کہ اگر وہاں ہنگامہ ہوتا تو لامحالہ کالو غائب ہو جاتا۔ تم وہاں جاؤ اور یہ معلوم کرو کہ کالو جولیا اور صالحہ کو لے کر کہاں گیا ہے اور کس کے کہنے پر اس نے یہ کام کیا ہے۔ پوری تفصیل معلوم کرو"..... عمران نے کہا۔

"مہاراجہ محلے کا کالو شراد کلب کے مارٹی کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ لوگ منشیات کی اسمگلنگ کرتے ہیں۔ یقیناً یہ کام مارٹی کے حکم پر ہوا ہو گا۔ میں اس سے معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمام تفصیل معلوم کرو۔ ہم نے ان دونوں کو فوری طور پر برآمد کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو رپورٹ دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ کالو کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے مارٹی لڑکیوں کی اسمگلنگ بھی کرتا ہے اور کالو وغیرہ اس کے لئے کام کرتے ہیں۔ مارٹی کا کافرستان میں ایجنٹ کوئی پنڈت ہری چند ہے جو کافرستان کے دارالحکومت کے کسی بڑے معبد کا پروہت ہے۔ وہ کافرستانی دھرم کی لڑکیوں کی اسمگلنگ کرتا ہے اور اس بار اس نے پہلی بار اس کام کی فرمائش کی اور باقاعدہ صالحہ اور جولیا کی تصویریں بھی ان کو فراہم کی گئیں۔ ان دونوں کو لانچ اور بحری جہاز کے ذریعے کافرستان لے جایا گیا ہے۔ سو کی گھاٹ پر انہیں اتارا گیا اور پھر وہاں سے خصوصی ویگن میں ڈال کر ان دونوں کو دارالحکومت کے مشرق میں واقع ایک علاقے مہارات میں موجود بڑے معبد سے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
ALTAF ROAD DHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

ختہ ایک عمارت میں پہنچایا جائے گا" ...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ دونوں وہاں پہنچ چکی ہیں" عمران نے پوچھا۔

"سوکی گھاٹ پر تو یہ پہنچ چکی ہیں۔ البتہ اب سے کچھ دیر بعد یہ اس معبد تک پہنچ جائیں گی" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مارٹی کا کیا ہوا" عمران نے پوچھا۔

"میں نے اسے بلاک کر دیا ہے" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کے باقی ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دو" عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کی ممبران جولیا اور صالحہ کو پاکیشیا سے اغوا کر کے کافرستان لے جایا گیا ہے۔ کافرستان دارالحکومت کے مشرق میں ایک علاقہ مہارات ہے جس میں کوئی بڑا معبد ہے اور معبد سے ملحقہ وہاں کے پروہت ہری چند کی رہائش گاہ ہے۔ ان دونوں کو سمندر کے راستے لے جایا گیا ہے اور سوکی گھاٹ پر یہ اتر چکی ہیں۔ وہاں سے ویگن کے ذریعے انہیں مہارات لے جایا جا رہا ہے۔ تم نے وہاں

فوری ریڈ کرنا ہے اور نہ صرف جولیا اور صالحہ کو برآمد کرنا ہے بلکہ اس پروہت ہری چند سے بھی معلوم کرنا ہے کہ اسے ان دونوں کے اغوا کا ٹاسک کس نے دیا ہے۔ فوری حرکت میں آجاؤ" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ پروہت کے درمیان میں آنے کا مطلب ہے کہ یہ وہی کاشام جادو والا سلسلہ ہے" ..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کے ساتھ مہاراجہ محلے میں کالو کے ہوٹل میں جانے اور پھر ٹائیگر کی طرف سے دی گئی رپورٹ دوہرانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اس نے بطور ایکسٹو ناٹران کو ہدایات دے دی ہیں۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ ماورائی سلسلہ ہے تو پھر شاید ناٹران یہ کام نہ کر سکے" ...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ماورائی سلسلہ شاید آگے جا کر بنتا ہے سیہاں سے تو انہوں نے مقامی بدمعاشوں سے کام لیا ہے ۔ البتہ ایک پروہت کے درمیان میں آنے سے مجھے بھی یہ خیال آیا تھا لیکن ناتگر نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق یہ پروہت پہلے بھی پاکیشیا سے کافرستانی دھرم کی لڑکیاں اغوا کر کے کافرستان کے لئے خرید تا رہتا ہے اس لئے وہ بھی عادی مجرم ہے ۔ البتہ اس نے پروہت کا روپ دھار رکھا ہے ۔"
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ اب اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے" ۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

"ناتگران کی رپورٹ آنے تو مجھے ضرور اطلاع دینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔

KHAN BOOKS

KHAN BOOKS

شری پدم معبد میں خصوصی جاپ میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں ایسی آوازیں پڑیں جیسے شہد کی بہت سی مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں تو وہ چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے مخصوص جاپ کو ختم کیا اور اٹھ کر تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ مکھیوں کی بھنبھناہٹ اسے مسلسل سنائی دے رہی تھی ۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف آیا تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے فرش پر دری بچھی ہوئی تھی ۔ اس نے دروازہ لاک کر دیا اور دری پر بیٹھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے تین بار مخصوص انداز میں تالی بجائی تو کمرے کے ایک کونے سے ایک چھوٹا سا بندر کا بچہ نمودار ہوا اور شری پدم کے سامنے دری پر لوٹ پوٹ ہونے لگا ۔ چند لمحوں بعد وہاں بندر کی بجائے ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا آدمی موجود تھا ۔ ویسے دیکھنے میں وہ مکمل مرد تھا لیکن قدوقامت کے لحاظ سے وہ حقیقتاً بونا ہی تھا ۔

"کیا ہوا ہے برونی"۔ شری پدم نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ آپ کے چیلے ہری چند کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس نے پاکیشیا سے جو دو لڑکیاں اغوا کرائی تھیں وہ واپس لے جائی گئی ہیں اور ان لوگوں نے پنڈت ہری چند پر تشدد کر کے آپ کے بارے میں معلوم کر لیا ہے"..... اس بونے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون لوگ تھے وہ اور وہ کیسے وہاں تک پہنچ گئے"۔ شری پدم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ مسلمان تھے اور ان کی تعداد آٹھ تھی۔ انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے حملہ کیا اور پھر ان میں سے چھ آدمی ان دونوں بے ہوش لڑکیوں کو لے کر واپس چلے گئے جبکہ دو آدمی وہیں رک گئے اور انہوں نے پنڈت ہری چند پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اسے ہلاک کر کے وہ واپس چلے گئے اور لڑکیوں کو ایک خصوصی ہوائی جہاز کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا گیا ہے"..... اس بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور تم یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ کیوں۔ تم نے مداخلت کیوں نہیں کی اور پنڈت ہری چند کے پاس بھی شکتیاں تھی۔ اس نے ان سے کام کیوں نہیں لیا"..... شری پدم نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ سب مسلمان تھے مہاراج۔ اس لئے تو ہم ان کے قریب بھی نہ جا سکتے تھے اور پنڈت ہری چند کے پاس جو شکتیاں تھیں وہ بے چاری تو ویسے ہی انہیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گئیں اور پنڈت کے ہلاک ہوتے ہی فرار ہو گئیں"..... بونے برونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں اس کا خود اپائے کرتا ہوں"۔ شری پدم نے کہا تو بونا ایک بار پھر لوٹ پوٹ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ بندر کے روپ میں آیا اور تیزی سے مڑ کر کونے میں جا کر غائب ہو گیا۔ شری پدم چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے سامنے دری پر زور سے ہاتھ مارا تو کمرے کے کونے سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پھڑپھڑاہٹ سی ہوئی اور ایک چمگادڑ اس کے سامنے دری پر آ گرا۔ دوسرے لمحے وہ ایک دبلے پتلے آدمی کے روپ میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا منہ زمین پر رکھ دیا۔

"اٹھو پارٹی اور مجھے بتاؤ کہ پنڈت ہری چند کو ہلاک کرنے والا کون ہے"..... شری پدم نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ پنڈت ہری چند کو ہلاک کرنے والے دو آدمی تھے۔ جن میں سے ایک کا نام حامد اور دوسرے کا نام رانا ہے"..... اس آدمی نے ہاتھ جوڑ کر انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کو فوری طور پر ہلاک کرا دو۔ عبرتناک موت مار دو

انہیں" ...... شری پدم نے کہا۔

"مہاراج کے حکم کی تعمیل ہو گی" اس آدمی پارپی نے جواب دیا۔

"جاؤ اور حکم کی فوراً تعمیل کرو اور پھر مجھے آ کر بتاؤ" ...... شری پدم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو وہ آدمی اٹھا اور دوسرے لمحے وہ چمگادڑ کے روپ میں آ کر اڑتا ہوا چھت کے ایک کونے میں جا کر غائب ہو گیا۔ شری پدم نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شری پدم کو سلام کیا اور دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"رامو حاضر ہے مہاراج" ...... بوڑھے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"رامو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم اب کاشام جادو کے بڑے آقا بن چکے ہیں۔ کاشام جادو کا تحفظ ہم نے کیا ہے اور اس کے گرد روحانی حصار ختم ہو جانے کے باوجود کاشام جادو اور اس کی شکتیاں فنا نہیں ہوں گی اور ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ جو وہاں کی کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں اس کے خلاف کام کر سکتے ہیں اور چونکہ ان میں دو عورتیں تھیں اس لئے ہم نے سوچا کہ ان دونوں عورتوں کو اغوا کر کے یہاں لایا جائے تو ان کے مرد ساتھی خود بخود ان کے پیچھے یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر ان سب کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہمارے حکم پر ہماری شکتیاں اس وقت ان دونوں کے مشروبات میں حرام ملا دیتیں جب وہ کھانا کھا رہی ہوتیں اور اس حرام مشروب کے پیتے ہی دونوں عورتیں ہمارے قبضے میں آسانی سے آ سکتی تھیں لیکن ہم چاہتے تھے کہ براہ راست ہمارا نام سامنے نہ آئے۔ چنانچہ پنڈت ہری چند کو سامنے لایا گیا اور مقامی بدمعاشوں کی مدد سے ان لڑکیوں کو باقاعدہ اغوا کر کے کافرستان لایا گیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ پنڈت ہری چند کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس نے ہمارا نام بھی ان کو بتا دیا ہے اور ان دونوں لڑکیوں کو بھی واپس پاکیشیا پہنچا دیا گیا ہے۔ میں نے پنڈت ہری چند کو ہلاک کرنے والوں کو فوری طور پر عبرتناک موت مارنے کا حکم دے دیا ہے لیکن میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم ہمیں مشورہ دو کہ کیا ہم خود پاکیشیا جا کر ان سب کے خلاف اپنی شکتیوں کی مدد سے انہیں ختم کرا دیں یا پھر یہ کام حصار ختم ہونے کے بعد کاشام جادو کی شکتیوں سے لینا زیادہ فائدہ مند رہے گا" ...... شری پدم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مہاراج۔ آپ شری پدم ہیں۔ آپ کو مشورہ دینا تو سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ لیکن آپ نے اپنے سیوک رامو سے مشورہ کر کے اس کی عزت افزائی کی ہے لیکن اب جبکہ آپ نے مجھے کہا ہے تو مہاراج۔ جن دو لڑکیوں کو آپ نے اغوا کرایا تھا وہ

مسلسل بے ہوش رہی ہیں۔ اگر یہ دونوں ہوش میں آجاتیں تو یہ خود آپ کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے نکل جاتیں کیونکہ یہ دونوں انتہائی تربیت یافتہ اور خطرناک عورتیں ہیں اور ان کے ساتھی بھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ آپ اپنی شکتیوں سے انہیں ہلاک نہ کر سکیں گے بلکہ الٹا یہ آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ کی شکتیاں انتہائی طاقتور ہیں لیکن یہ لوگ چونکہ کردار کے لحاظ سے انتہائی مضبوط لوگ ہیں اور پھر ان کا سردار جس کا نام عمران ہے وہ تو روشنی کا خاص آدمی ہے اور اب آپ کا نام ان تک پہنچ چکا ہے اور وہ یقیناً آپ کے خلاف کوئی بڑا اقدام کر سکتے ہیں اس لئے آپ جب تک کاشام پہاڑیوں کے گرد حصار ختم نہیں ہوتا اپنے گرد شکتیوں کے حصار قائم کر لیں اور کاشان پہاڑ کی مقدس غار میں روپوش ہو جائیں اور جب کاشام جادو کا حصار ختم ہو جائے گا تو پھر کاشام جادو اور اس کی شکتیاں خود ہی ان کا خاتمہ کر دیں گی"...... رامو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم شری پدم ان عام سے مسلمانوں کے خوف سے چھپ جائیں۔ ہم شری پدم۔ جس کے پاس بے شمار انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں۔ کیوں۔ بولو۔ جواب دو۔ تم نے یہ بات کرنے کی جرأت ہی کیوں کی"...... شری پدم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"معافی چاہتا ہوں مہاراج۔ آپ دیالو ہیں۔ معافی دے دیں"۔ رامو نے منہ کے بل فرش پر گرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ۔ ہم نے تمہیں معاف کر دیا ہے ورنہ اب تک تم نرک میں پہنچ چکے ہوتے"...... شری پدم نے چیختے ہوئے کہا۔

"مہاراج کی جے ہو۔ مہاراج کی جے ہو"...... رامو نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے الٹے پاؤں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"ہونہہ۔ ہم شری پدم چند مسلمانوں سے ڈر کر چھپ جائیں۔ ہونہہ"...... شری پدم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھت کے کونے سے چمگادڑ اڑتا ہوا آیا اور شری پدم کے سامنے گر کر وہ آدمی کی شکل اختیار کر گیا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مہاراج۔ ان دونوں کو جنہوں نے پنڈت ہری چند کو ہلاک کیا تھا عبرتناک موت مار دیا گیا ہے"۔ اس آدمی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... شری پدم نے کہا تو وہ آدمی ایک بار پھر چمگادڑ کے روپ میں آیا اور پھر اڑتا ہوا چھت کے کونے میں غائب ہو گیا۔ شری پدم نے دونوں ہاتھ زور زور سے زمین پر مارنے شروع کر دیئے۔ چار بار ہاتھ مارنے کے بعد اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور سامنے موجود دیوار کی طرف کر کے انہیں تین بار جھٹکا تو دیوار کا

ایک حصہ۔ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور اس پر ایک کالے بھجنگ رنگ کے آدمی کا چہرہ نظر آنے لگا جس کی آنکھوں میں سفیدی چھائی ہوئی تھی جبکہ سیاہ پتلی موجود نہ تھی۔

"ماگو حاضر ہے مہاراج۔ حکم دیں" اس آدمی کے منہ ہلنے پر کمرے میں ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"فوراً پاکیشیا پہنچو اور وہاں موجود ان تمام لوگوں کو جن کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے خاتمہ کر دو۔ انہیں عبرتناک موت مار دو"..... شری پدم نے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"..... اس آدمی کے ہونٹ ہلے اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار تاریک ہو گئی اور شری پدم نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا ہی تھا کہ دیوار ایک بار پھر جھماکے سے روشن ہو گئی۔ وہی سفید آنکھوں والا کالا بھجنگ آدمی دوبارہ نظر آنے لگا۔

"مہاراج۔ میری شکتی اس قابل نہیں ہے کہ ان لوگوں کو ہلاک کر سکوں۔ یہ روشنی کے لوگ ہیں مہاراج۔ اگر میں ان کے قریب بھی گیا تو جل کر راکھ ہو جاؤں گا"..... اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم میری سب سے طاقتور شکتی ہو۔ تم ایسا کہہ رہے ہو" شری پدم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے مہاراج۔ میں ان کے قریب بھی نہیں جا سکتا"۔

اس آدمی نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ مسلمان ہوں گے ہوتے رہیں۔ تم تو مسلمانوں کو بھی ختم کر سکتے ہو" شری پدم نے کہا۔

"میں صرف ان مسلمانوں پر قابو پا سکتا ہوں مہاراج جو گناہوں میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ جو حرام کھاتے ہوں۔ لیکن یہ لوگ نہ حرام کھاتے ہیں اور نہ ہی ان سے کوئی گناہ کبیرہ وغیرہ سرزد ہوا ہے جس کی وجہ سے میری شکتی کمزور پڑ گئی۔ یہ تو ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کی بے لوث مدد کرتے ہیں۔ سچے ہیں۔ ان کے اندر تو تیز روشنی موجود ہے مہاراج اس لئے ان کے مقابل میں بے بس ہوں اور آقا میں آپ کو بھی کہوں گا کہ آپ ان کا خیال چھوڑ دیں" اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پہلے رامو بھی یہی کہہ رہا تھا۔ اب تم بھی یہی کہہ رہے ہو۔ لیکن میں ان کو ہر قیمت پر ہلاک کرانا چاہتا ہوں"۔ شری پدم نے کہا۔

"تو مہاراج۔ آپ کاشام جادو کے گرد روشنی کا حصار ختم ہونے کا انتظار کریں۔ کاشام جادو کی شکتیاں اس قدر طاقتور ہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکیں اور مہاراج۔ آپ کا نام ان تک پہنچ گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ آپ پر حملہ کر دیں اس لئے رامو کا مشورہ درست ہے آپ اپنے گرد حصار قائم کر کے کاشان پہاڑ کی مقدس غار میں رہیں۔ آپ مہاراج ہیں۔ میرا کام تو صرف مشورہ دینا ہے مہاراج"۔ اس

آدمی نے کہا۔

"اچھا۔ اگر تم بھی یہی کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب مجھے ایسا ہی کرنا پڑے گا" شری پدم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو دیوار دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"اگر ماگو کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے۔ ماگو میری سب سے بڑی شکتی ہے اور پورے کافرستان میں اس سے زیادہ طاقتور شکتی اور کوئی نہیں ہے اس لئے مجھے اس کی بات پر عمل کرنا چاہئے۔ میں نے خواہ مخواہ ان دونوں لڑکیوں کو اغوا کرایا۔ کاشام جادو کی شکتیاں خود ہی ان سے نمٹ لیں گی۔ مجھے تب تک کاشان پہاڑ کی مقدس غار میں ہی رہنا چاہئے۔

KHAN BOOKS

KHAN BOOKS

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اسے بلیک زیرو کی طرف سے اطلاع مل چکی تھی کہ جولیا اور صالحہ چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا پہنچ چکی ہیں اور وہ دونوں چونکہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھیں اس لئے بلیک زیرو نے انہیں ایئرپورٹ سے سیدھا ہسپتال پہنچانے کے احکامات دے دیئے تھے اور پھر وہاں ان کی ایک گھنٹے تک ٹریٹمنٹ ہونے کے بعد جب ان کی حالت پوری طرح درست ہو گئی تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے انہیں واپس ان کے فلیٹس پر پہنچا دیا تھا۔ بلیک زیرو نے یہ بھی بتایا تھا کہ ناٹران کے آدمیوں نے اس پروہت ہیری چند سے معلومات حاصل کیں تو اس نے انہیں بتایا کہ ان دونوں لڑکیوں کو ماشری کے بڑے معبد کے مہامنت شری پدم کے حکم پر اغوا کیا گیا تھا اور انہیں وہیں پہنچایا جانا تھا۔ ناٹران کے آدمیوں نے پنڈت ہیری چند کو ہلاک کر دیا تھا۔ عمران کو معلوم تھا

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:5556532
PROP

کہ ماشری کافرستان کا ایک دور دراز پہاڑی علاقہ ہے اور اس پورے پہاڑی علاقے پر تعمیراتی لکڑی کے گھنے جنگلات واقع ہیں اور اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ صالحہ اور جولیا کو ماشری کے پنڈت شری پدم نے کیوں اغوا کرایا ہوگا کیونکہ اگر یہ کاشام جادو کا سلسلہ ہوتا تو وہ کاشام پہاڑیوں پر تھا جو ماشری سے بالکل مختلف اور انتہائی بعید علاقہ تھا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"تمہارے پورے اسکواڈ میں دو ہی لڑکیاں ہیں جن کی وجہ سے شاید تم اپنے آپ کو ایکس ٹو کہلواتے ہو لیکن یہ تو مطلب ہے دونوں اغوا کر لی گئیں۔ شاید یہ اغوا تمہیں ایکس ٹو کی بجائے صرف ایکس یعنی سابقہ بنانے کی سازش تھی" عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹو تو درحقیقت آپ ہیں۔ میں تو واقعی ایکس ہوں"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اسی ٹو بننے کی حسرت میں تو ساری عمر گزر گئی ہے۔ بہرحال کیسے فون کیا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی ناٹران کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کے دو آدمیوں کو جنہوں نے پنڈت ہری چند کو جو صالحہ اور جولیا کے اغوا میں ملوث تھا، ہلاک کیا تھا ان دونوں کی لاشیں ایک ویران علاقے سے اس انداز میں ملی ہیں کہ جیسے کسی خونخوار درندے نے انہیں بھنبھوڑ دیا ہو" بلیک زیرو نے کہا۔

"اس ویران علاقے میں کیا ایسے درندے ہوتے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہی بات تو حیرت انگیز ہے۔ ویسے ناٹران کے مطابق وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں نے ان دونوں کی لاشیں دیکھ کر یہی کمنٹس دیئے ہیں کہ ان کو شکتیوں نے ہلاک کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پنڈت کی ہلاکت کا انتقام لیا گیا ہے۔ ویری بیڈ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے اور اس سے مجھے یہ بھی خیال آیا ہے کہ یہ انتقامی کارروائی کہیں جولیا، صالحہ اور دیگر ممبران کے ساتھ نہ کی جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ مجھے ان سب کو خصوصی طور پر بریف کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اللہ حافظ کہہ کر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نائران بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے نائران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں نائران۔ مجھے ابھی چیف نے بتایا ہے کہ تمہارے دو آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ مجھے بے حد افسوس ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ ان کی موت بے حد عبرتناک انداز میں ہوئی ہے" ۔۔۔ نائران نے جواب دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ ان کے قاتلوں کی موت اس سے بھی زیادہ عبرتناک انداز میں ہو گی۔ تم ایک کام کرو کہ جس شری پدم کے حکم پر اس پنڈت ہری چند نے جولیا اور صالحہ کو اغوا کرایا تھا اس کی پوری تفصیل معلوم کراؤ۔ یہ تمہارے آدمیوں کا قتل یقیناً اسی کا کام ہو گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو میں ماشری فون کر کے بھی معلوم کر لوں گا لیکن عمران صاحب۔ اس شری پدم کے خلاف یہاں کافرستان کا کوئی آدمی کام نہیں کرے گا۔ پہلے بھی پنڈت ہری چند کے خلاف کام کرنے کے لئے یہ دونوں بڑی مشکل سے رضامند ہوئے تھے۔ یہاں مسلمانوں میں بھی ان کی شکتیوں کا بے حد خوف موجود ہے" ۔۔۔ نائران نے کہا۔

"تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام ہم کریں گے۔ انہوں نے ہمارے دو آدمیوں کو ہلاک کر کے صالحہ اور جولیا کو اغوا

کر کے اپنی شامت کو خود آواز دی ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"آپ نے میرے آدمیوں کو اپنے آدمی کہہ کر مجھے بے حد حوصلہ دیا ہے عمران صاحب۔ میں ابھی ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو فون کرتا ہوں۔ آپ فلیٹ سے ہی بات کر رہے ہیں ناں" ۔ نائران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن پھر ایک خیال آتے ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ علی عمران عرض کر رہا ہوں شاہ صاحب" ۔۔۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے شاہ صاحب نے اسی طرح نرم اور حلیم لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے پنڈت اور پروہتوں نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ ماشری علاقے کا کوئی مہامنت شری پدم ہے۔ اس نے یہاں کے مقامی بدمعاشوں کے ذریعے سیکرٹ سروس کی دو خواتین

جولیا اور صالحہ کو اغوا کرا کر کافرستان منگوا لیا لیکن ہم نے ان کا سراغ لگا لیا اور پھر کافرستان میں ہمارے ایجنٹوں نے انہیں نہ صرف واپس بھجوا دیا بلکہ ان کے اغوا میں ملوث ایک آدمی جو پیشہ ور اسمگلر بھی تھا لیکن پنڈت کے روپ میں رہتا تھا اس سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کام ماشری کے کسی مہامنت شری پدم کے حکم پر کیا گیا تھا۔ ہمارے دو آدمیوں نے اس پنڈت ہری چند کو ہلاک کر دیا۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ دونوں آدمی جنہوں نے پنڈت ہری چند کو ہلاک کیا تھا ان کی لاشیں کافرستان کے کسی ویران علاقے سے ملی ہیں۔ ان کی لاشوں کی حالت ایسی ہے جیسے انہیں کسی درندے نے بھنبھوڑ دیا ہو جبکہ وہاں کے مقامی لوگوں نے ان کی لاشیں دیکھ کر یہی ریمارکس دیئے ہیں کہ یہ دونوں شکتیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" شاہ صاحب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شاہ صاحب۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ یہ کیا چکر چل پڑا ہے۔ صالحہ اور جولیا کے اغوا سے وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے" عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تم کسی بھی وقت کاشام جادو کے خاتمے پر کام شروع کر سکتے ہو اس لئے وہ اس جادو کے گرد موجود روحانی حصار کے خاتمے سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً تمہارا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ کاشام جادو کا گرو پہلے

شری گورواج تھا لیکن اس کے پاس شیطانی طاقتیں اس شری پدم سے کم تھیں اور وہ شری گورواج تو نہیں جانتا تھا لیکن یہ شری پدم یہ جانتا ہے کہ جیسے ہی روحانی حصار کی مدت ختم ہو گی اس کے ساتھ ہی کاشام جادو اپنی تمام طاقتوں سمیت خود بخود فنا ہو جائے گا لیکن شری پدم نے اپنی مخصوص شیطانی طاقتوں کی مدد سے اس میں وقتی طور پر راستہ بنایا اور اندر داخل ہو کر کاشام جادو کی شیطانی طاقتوں کو زقوم درخت کے پتے کھلا دیئے۔ یہ دوزخ کا درخت کہلاتا ہے اور کافرستانی اسے اگن کہتے ہیں۔ ہندی زبان میں اگن کا مطلب آگ ہوتا ہے۔ ان پتوں کے کھانے سے ان شیطانی طاقتوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے اس طرح اب روحانی حصار کے ختم ہونے کے بعد بھی کاشام جادو اور اس کی شیطانی طاقتیں خود بخود فنا نہیں ہوں گی اور شری پدم اب اس کاشام جادو کا مہا گرو بن چکا ہے جبکہ شری گورواج اس کا نائب رہے گا اس نے یہ کوشش کی تھی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ تمہارے گروپ کی دونوں خواتین صحیح سلامت واپس آگئیں"۔ شاہ صاحب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ بس اچانک ان کا سراغ لگا لیا گیا۔ ویسے شاہ صاحب۔ اس بار آپ نے اس معاملے میں ہماری پشت پناہی نہیں فرمائی۔ شاید آپ ہم سے ناراض ہیں ورنہ پہلے تو آپ کے حکم پر جولیا خود بخود واپس آگئی تھی۔ اگر ہمیں ان کا سراغ نہ ملتا تو نجانے کیا ہوتا"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا اور میرا علم کیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا عاجز اور حقیر سا بندہ ہوں لیکن تم نے یہ کیسے کہہ دیا کہ میں تم لوگوں سے ناراض ہوں۔ میں تم لوگوں سے کیوں ناراض ہوں گا۔ تم سب نیک اور مومن لوگ ہو۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی میرے دل میں بے حد قدر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم نہ ہوتا تو تمہیں بندرگاہ پر موجود فقیر شاید کچھ بھی نہ بتاتا" سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ آپ کی بے حد مہربانی شاہ صاحب"۔ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ شکر اس کا ادا کرنا چاہئے"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس شری پدم کو گھیرا جائے۔ آپ کیا فرماتے ہیں" عمران نے کہا۔

"یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ تم اپنے معاملات میں خود مختار ہو۔ میں ان معاملات میں کیسے رائے دے سکتا ہوں"۔۔۔ سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"کیا اس کاشام جادو کے خلاف کام کیا جانا چاہئے یا آپ اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ویسے ایک صاحب شاکر علی کافرستانی بزرگوں کا پیغام لے کر آئے تھے کہ میں اس معاملے میں مداخلت نہ کروں"۔ عمران نے آخرکار وہ بات کہہ دی جو وہ ازخود نہ کہنا چاہتا تھا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ میں نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا ہے کہ آئندہ وہ ان معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ ان کے ذمے صرف یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ کاشام پہاڑیوں کے گرد حصار قائم کر دیں اور انہوں نے کر دیا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ وہ جس کو جس انداز میں چاہتا ہے استعمال کراتا ہے۔ جہاں تک تمہاری کاشام جادو کے خلاف کام کرنے کی بات ہے تو ابھی اس حصار کے ختم ہونے میں کافی وقت ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوگا ویسے ہی ہوگا۔ نماز کا وقت قریب ہے اس لئے اللہ حافظ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ شاہ صاحب کے انداز اور لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ دانستہ اسے اس جادو کے خلاف کام کرنے کا حکم نہیں دے رہے لیکن یہ بات اب وہ بخوبی سمجھ رہا تھا کہ ان کے حکم کے مطابق حالات خود بخود اس انداز میں مخصوص ہوتے جا رہے ہیں کہ عمران ازخود اس میں ملوث ہوتا جا رہا ہے۔ چونکہ شاہ صاحب نے شری پدم کے بارے میں اسے تفصیل بتا دی تھی اور پھر اسے خصوصی طور پر منع بھی نہ کیا گیا تھا اور اس نے چونکہ ناٹران سے وعدہ کر لیا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس شری پدم کے خلاف کام کرے گا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نازران بول رہا ہوں عمران صاحب" دوسری طرف سے نازران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ شری پدم کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ پورے کافرستان میں سب سے طاقتور گرو ہے اور اس کے پاس بے شمار شیطانی اور کالی طاقتیں ہیں۔ پورے کافرستان میں اس کا نام ہی دہشت کا نشان ہے۔ ماشری کے بڑے معبد کا بھی پروہت ہے اور معبد سے ملحقہ ایک محل نما رہائش گاہ میں رہتا ہے جہاں بے شمار عورتیں اور مرد اس کی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں۔ کافرستان کے لوگ اس کا نام لیتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ بہرحال اس وقت شری پدم ماشری میں موجود نہیں ہے بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خاص پراتھنا کرنے اور مزید طاقتور شیطانی ذریات کو قابو میں کرنے کے لئے کاشان پہاڑ کی مقدس غار میں گیا ہے اور وہ وہاں طویل عرصہ لگائے گا اور پھر اس کی واپسی ہوگی"...... نازران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کاشان پہاڑ کہاں ہے"... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے اور میں تو وہاں کبھی گیا نہیں۔ آپ کہیں تو میں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں"... نازران نے کہا۔

"تم یہ معلوم کراؤ کہ اس مقدس غار اور اس پہاڑ کا سیٹ اپ کیا ہے۔ محل وقوع تو نقشے سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو میں معلوم کرا دوں گا عمران صاحب۔ لیکن یہ معلومات ملنے کے بعد میری گزارش ہے کہ آپ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں خطرے میں نہ ڈالیں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں" نازران نے کہا۔

"نازران۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلمان ہو کر تم ان شیطانی طاقتوں سے خوفزدہ ہو۔ ہمارے دلوں میں ایمان کی روشنی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجود ہے اور اس ایمان اور روشنی کے مقابل شیطانی طاقتیں تو ایک طرف خود شیطان لعین بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آئندہ ایسی بات ذہن میں نہ لانا"۔ عمران نے یکلخت سخت لہجے میں کہا۔

"جی۔ جی بہتر عمران صاحب" دوسری طرف سے نازران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس پہاڑ اور غار کے بارے میں اور وہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیل معلوم کر کے بتاؤ" عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ نازران کی بات سن کر اس کا موڈ آف ہو گیا تھا۔

"نانسنس۔ مسلمان ہو کر شیطان اور اس کی طاقتوں سے ڈرتا

ہے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں" عمران کا موڈ واقعی ابھی تک آف تھا اس لئے اس نے مختصر بات کی تھی۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب" ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے" عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ گوشان پہاڑ ماشری سے پچیس میل مشرق میں واقع ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے لیکن اس پورے پہاڑ کو کافرستان میں انتہائی مقدس سمجھا جاتا ہے اس لئے اس پہاڑ کے گرد باقاعدہ اونچی فصیل حکومت کی طرف سے بنائی گئی ہے۔ داخلے کے لئے صرف ایک گیٹ ہے جہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔ وہاں صرف سادھو سنت وغیرہ کو جانے کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی آدمی کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اور جس غار کو مقدس غار کہا جاتا ہے اس غار کے اندر ایسے راستے ہیں جن سے نجانے کہاں کہاں پہنچا جا سکتا ہے اور وہاں غار کے دہانے پر بھی باقاعدہ پہرہ دیا جاتا ہے۔ وہاں ان کی باقاعدہ فورس پرائیویٹ طور پر تعینات رہتی ہے اور یہ سب تربیت یافتہ لوگ ہیں"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے۔ اتنی معلومات ہی کافی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میری ایک گزارش ہے"...... اچانک ناٹران نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی بات سن کر میں دل ہی دل میں بے حد شرمندہ ہوا ہوں۔ مجھے بحیثیت مسلمان واقعی یہ بات سوچنی بھی نہیں چاہئے تھی لیکن شاید یہ کافرستان کے ماحول کا اثر ہے۔ بہرحال گزارش یہ ہے کہ آپ اگر اس شری پدم کے خلاف کام کریں تو مجھے بھی ساتھ رکھیں اور اگر نہ کریں تو پھر مجھے چیف سے اجازت دلوا دیں۔ میں اپنے طور پر اس کا خاتمہ کر دوں گا"...... ناٹران نے کہا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تم نے یہ بات کر کے اپنی قدر بڑھا لی ہے ناٹران ورنہ حقیقتاً پہلے تمہاری بات سن کر مجھے دلی دکھ ہوا تھا۔ مسلمان سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے نہیں ڈرتا کیونکہ حقیقی طاقت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن تمہیں شری پدم کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے ذمے جو کام ہیں وہ بھی اہم ہیں اس لئے تم وہی کام کرتے رہو۔ اللہ حافظ" عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ جولیا اور صالحہ کے اغوا میں ملوث اور ناٹران کے آدمیوں کو ہلاک کرنے والا شری پدم شاید ردعمل کے خوف سے کاشان نامی پہاڑی کی کسی غار میں چھپ گیا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ ایک تو آئندہ کسی ایسے آدمی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت ہی نہ ہو اور دوسرا یہ کہ اس طرح ناٹران کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف صرف اس سے کام ہی نہیں لینا جانتا بلکہ اس کی پشت پر بھی موجود رہتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ایسا ہونا بھی چاہئے۔ آپ اگر اجازت دیں تو میں اس مشن میں آپ کے ساتھ چلوں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری یہ سیٹ اس کام سے زیادہ اہم ہے۔ کسی بھی وقت ملک و قوم کے خلاف کوئی بھیانک سازش یا کارروائی سامنے آ سکتی ہے اس لئے تم یہیں رہو گے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ناٹران کو بھی بتا دو کہ اس کے آدمیوں کی ہلاکت پر تم نے اس شری پدم کی ہلاکت کا فیصلہ کیا ہے اور جولیا اور صالحہ کو بھی کہہ دو

کہ وہ اس مشن پر جانے کے لئے تیار رہیں۔ ان سے کہہ دینا کہ میں ان کے ساتھ جاؤں گا"..... عمران نے کہا۔

"صالحہ اور جولیا کی جگہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مردوں کو لے جائیں۔ اس مشن میں عورتوں کا جانا میرے خیال میں مناسب نہیں ہو گا۔ ویسے آپ کی مرضی"..... بلیک زیرو نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صالحہ اور جولیا یقیناً اس معاملے کی وجہ سے ذہنی طور پر ڈپریس ہوں گی اس لئے ان کو ساتھ لے جا رہا ہوں تاکہ انہیں اپنی اہمیت کا احساس ہو سکے۔ باقی میں اپنے ساتھ جوزف اور ٹائیگر کو لے جاؤں گا اور یہ دونوں ہی کافی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جولیا اور صالحہ کو کہہ دیتا ہوں کہ ان کے اغوا کی پاداش میں یہ کارروائی کی جا رہی ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں کہہ دو۔ البتہ ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا کہ اس کی رائے میں نے دی ہے تاکہ شاید جولیا کے دل میں میرے لئے نرم گوشہ پیدا ہو جائے"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

KHAN BOOKS

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY

شری گوراج اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر پرنام کیا۔

"آؤ شنکر۔ بیٹھو۔ کیا اطلاع لائے ہو" شری گوراج نے کہا۔

"مہاراج۔ مہامنت شری پدم کی شکتیوں نے ان دو آدمیوں کو ہلاک کیا ہے" شنکر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیوں۔ وجہ" شری گوراج نے چونک کر کہا۔

"مہاراج۔ مہامنت شری پدم نے یہاں کے ایک مقامی پنڈت ہری چند کے ذریعے پاکیشیا سے دو عورتوں کو اغوا کرایا۔ وہ دونوں عورتیں جیسے ہی یہاں پہنچیں چند افراد بھی یہاں پہنچ گئے اور وہ ان عورتوں کو بھی واپس لے گئے اور ساتھ ہی انہوں نے پنڈت ہری چند سے معلومات حاصل کیں کہ کس کے کہنے پر ان دونوں عورتوں

کو اغوا کیا گیا ہے تو پنڈت ہری چند نے مہامنت شری پدم کا نام لیا جس پر وہ دونوں اس پنڈت ہری چند کو ہلاک کر کے واپس چلے گئے اس کی اطلاع جب شری پدم کو ملی تو ان کی شکتیوں نے ان دونوں کو جنہوں نے پنڈت ہری چند کو ہلاک کیا تھا انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک کر دیا" شنکر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ میں اس لئے حیران تھا کہ شکتیوں نے ان دو مسلمانوں کو کیوں ہلاک کیا جبکہ سام ..... پر ایسا نہ ہوتا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو" شری گوراج نے کہا۔

"مہاراج ایک اطلاع اور بھی ہے کہ مہامنت شری پدم کاشان پہاڑ کے مقدس غار میں چلے گئے ہیں" ... شنکر نے کہا تو شری گوراج بے اختیار چونک پڑا۔

"اچھا۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ ورنہ انہیں تو وہاں جا کر پراتھنا کرنے کی ضرورت ہی نہیں" ... شری گوراج نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کیوں گئے ہیں البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں گئے ہیں" شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو" شری گوراج نے کہا تو شنکر نے اٹھ کر ایک بار پھر پرنام کیا اور واپس چلا گیا تو شری مہاراج نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

"حکم آقا" ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن کوئی سامنے نہ

دیا۔

"معلوم کر کے بتاؤ کہ شری پدم کاشان پہاڑ کے مقدس غار میں کیوں گئے ہیں" ۔ شری گوراج نے اسی طرح آنکھیں بند کیے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی مہاراج" ۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ شری گوراج اسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا۔

"آقا۔ شری پدم اپنی سب سے طاقتور شکتی ماگو کے مشورے پر مقدس غار میں گئے ہیں اور جب تک کاشام جادو کے گرد موجود روشنی کا حصار ختم نہیں ہوتا تب تک وہ واپس نہیں آئیں گے"۔ اچانک وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا انہیں کوئی خطرہ محسوس ہوا ہے جو ماگو نے انہیں یہ مشورہ دیا ہے" ۔ شری گوراج نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا مہاراج۔ ویسے مہاراج۔ ایک اور اطلاع بھی مجھے مقدس پہاڑ کاشان سے ملی ہے کہ شری پدم نے کاشان پہاڑ پر پہرہ دینے والوں کو حکم دیا ہے کہ پاکیشیا سے کچھ لوگ یہاں پہنچ رہے ہیں جن میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے" ۔ اس آواز نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ" ..... شری گوراج نے کہا اور پھر آنکھیں کھول کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر مٹھی بھینچ کر اس نے

اپنے سامنے زمین پر ماری تو دروازہ کھلا اور ایک انتہائی دبلا پتلا آدمی جس کا سر کسی ڈھول جیسا بڑا تھا تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"حکم آقا۔ حکم مہاراج۔ پورن حاضر ہے مہاراج" ۔ اس دبلے پتلے آدمی نے قریب آکر انتہائی باریک سی آواز میں کہا۔

"مقدس پہاڑ کاشان پر پاکیشیا سے دو عورتیں اور تین مرد پہنچ رہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے بتاؤ کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس نیت سے کاشان پہاڑ پر پہنچ رہے ہیں" ۔ شری گوراج نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا" ...... اس دبلے پتلے آدمی نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح اپنے بڑے سے سر کو دائیں بائیں ہلانا شروع کر دیا جیسے پنڈولم حرکت کرتا ہے۔ شری گوراج بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ حرکت بند ہوئی اور پورن نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا۔ یہ دو عورتیں وہی ہیں جنہیں شری کے مہاراج شری پدم کے حکم پر پاکیشیا سے اغوا کیا گیا تھا اور پھر کافرستان کے چند لوگوں نے ان دونوں عورتوں کو واپس بھجوا دیا تھا اور دو آدمیوں نے پنڈت ہری چند کو جس نے مہاراج شری پدم کے حکم پر انہیں اغوا کیا تھا، ہلاک کر دیا تھا اور پھر مہاراج شری پدم کی شکتیوں نے ان دونوں آدمیوں کو عبرت ناک موت مارا تھا۔ ان کے ساتھ جو تین مرد ہیں ان میں ایک افریقی حبشی ہے جو افریقی جادوگروں کا سب سے

جیسا آدمی ہے اور بڑے بڑے جادوگروں کی روحیں آج بھی اس کا خیال رکھتی ہیں۔ یہ آدمی بے حد تیز اور خطرناک ہے۔ اپنے شکار پر بجلی کی سی تیزی سے جھپٹتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا مرد اس کا آقا ہے جس کا نام عمران ہے۔ عمران دنیاوی طور پر انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ اپنی ذہانت سے یہ ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ تیسرے مرد کا نام ٹائیگر ہے۔ یہ عمران کا شاگرد ہے اور پاکیشیا کی زیر زمین دنیا میں اس کا بڑا نام ہے اور یہ ذہین بھی ہے اور توانا بھی۔ یہ پانچوں شری پدم سے ان دو آدمیوں کی موت کا بدلہ لینے آ رہے ہیں جنہیں شری پدم کی شکتیوں نے عبرت ناک موت مارا تھا اور انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ شری پدم کاشان پہاڑ کے مقدس غار میں موجود ہیں۔ یہ پہلے دارالحکومت آئیں گے اور پھر وہاں سے کاشان پہاڑی پر جائیں گے"۔۔۔ پورن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بھی رشی ہیں"۔۔۔ شری گوراج نے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ یہ ان معنوں میں رشی نہیں ہیں جن معنوں میں آپ کہہ رہے ہیں۔ ویسے ان کے اندر روشنی موجود ہے لیکن اتنی نہیں کہ یہ رشی کہلائے جا سکیں"۔۔۔ پورن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ شری پدم کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں"۔ شری گوراج نے پوچھا۔

"وہ کوشش کریں گے آقا۔ اس کے بعد مجھے اندھیرا نظر آتا ہے

اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا"۔۔۔ پورن نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ یہیں دارالحکومت میں ہی کر دیا جائے تاکہ یہ شری پدم تک پہنچ ہی نہ سکیں۔ شری پدم اب کاشام جادو کے مہا گرو ہیں۔ ان کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے"۔ شری گوراج نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج۔ لیکن اگر شری پدم سورگ باشی ہو جائیں تو پھر آپ کاشام جادو کے مہا گرو ہوں گے اور اب کاشام جادو کی شکتیاں اگن پتر کھا کر اس قدر طاقتور ہو چکی ہیں کہ اب یہ روحانی حصار ختم ہوتے ہی وہ مسلمانوں کا قتل عام کر دیں گی اس لئے اب آئندہ جو کاشام جادو کا مہا گرو ہو گا وہ صدیوں تک پوری دنیا کا سب سے طاقتور منش ہو گا۔ تمام دنیا اس کے قدموں میں ہو گی"۔ پورن نے جواب دیا تو شری گوراج کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"لیکن وہ گرو مہاراج ہیں"۔ شری گوراج نے دھیمے لہجے میں کہا تو دبلے پتلے آدمی کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"مہاراج۔ آپ جانتے ہیں کہ چانکیہ مہاراج کے اصولوں پر ہم عمل کرتے ہیں اس لئے ہمارے ہاں کوئی وعدہ ایسا نہیں جس کی پابندی ہم پر فرض ہو اور پھر مہاراج۔ آپ تو اس معاملے میں ویسے بھی ملوث نہیں ہیں۔ شری پدم جانیں اور وہ لوگ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی شکتیوں سمیت کاشان پہاڑ کے قریب کاشان قصبے میں پہنچ جائیں۔ یہ لوگ لامحالہ پہلے وہاں پہنچیں گے پھر کاشان پہاڑ پر

جائیں گے۔ جب یہ کاشان پہاڑ کی طرف جائیں تو آپ اپنی شکتیوں سمیت کاشان پہاڑ کے قریب پہنچ جائیں۔ اگر یہ لوگ شری پدم کی شکتیوں کے ہاتھوں یا وہاں موجود لوگوں کے ہاتھوں مارے جائیں تو آپ شری پدم کی نظروں میں ممتاز ہو جائیں گے کہ آپ ان کی مدد کے لئے از خود وہاں پہنچے ہیں اور اگر شری پدم سورگ باشی ہو جائیں تو آپ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں اور پھر آپ خود بخود کاشام جادو کے مہا گرو بن جائیں گے" پورن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی میرے سچے سیوک ہو پورن۔ میرا وعدہ کہ اگر میں مہا گرو بن گیا تو تمہیں اپنا نائب بنا لوں گا" شری گوراج نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آگیا ہے مہاراج۔ میں تو ویسے ہی آپ کا سیوک ہوں۔ البتہ آپ کے لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ کالی ماشی کی شکتیاں لے جائیں۔ یہ ایسی شکتیاں ہیں جو آسانی سے تسخیر نہیں ہوتیں اور انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہیں" پورن نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب تم جا سکتے ہو اور جاتے ہوئے تم میرے باڑے سے دو بڑے بیل بھی بھینٹ لے سکتے ہو" شری گوراج نے کہا۔

"مہاراج کی جے"...... پورن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عام طور پر اسے چھوٹے جانور کی بھینٹ ملتی تھی لیکن شری

گوراج نے خوش ہو کر اسے دو بڑے بیلوں کی بھینٹ دے دی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس بڑی بھینٹ سے اس کی طاقتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ وہ اٹھا اور اس نے شری گوراج کو سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو شری گوراج نے دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک خادم اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

"دہکتی ہوئی انگیٹھی لاؤ اور کالی ماشی کے پندرہ دانے بھی لے آؤ"...... شری گوراج نے کہا تو خادم سلام کر کے مڑا اور باہر چلا گیا۔

"کالی ماشی کی پندرہ شکتیاں کافی رہیں گی"...... شری گوراج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی خادم اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے دہکتے ہوئے کوئلوں سے بھری ہوئی انگیٹھی اٹھائی ہوئی تھی۔ اس نے انگیٹھی شری گوراج کے سامنے رکھی اور جیب سے ایک سیاہ رنگ کی ڈبیہ نکال کر شری گوراج کے سامنے رکھ دی۔

"تم جاؤ"...... شری گوراج نے ڈبیہ اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ آدمی سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو شری گوراج نے ڈبیہ کھولی۔ اس کے اندر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے پندرہ دانے موجود تھے۔ ان دانوں کے کناروں پر باقاعدہ سبز رنگ لگایا گیا تھا۔ شری گوراج منہ ہی منہ میں کافی دیر تک پڑھتا رہا اور پھر اس نے ان دانوں پر پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبیہ کو دہکتی

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
59/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5558537
PROF ALI KHAN

ہوئی انگیٹھی پر پلٹ دیا۔ ڈبیہ میں موجود دانے دہکتے ہوئے کوئلوں پر گرے تو چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی پورے کمرے میں انتہائی تیز بدبو پھیل گئی۔ ایک لمحے کے لئے شعلہ سا نکلا اور پھر دھوئیں کی لکیر بلند ہوئی اور پھر دھواں تیزی سے ایک طرف کو بڑھا اور چند لمحوں بعد دھوئیں میں سے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی بلی نمودار ہوئی جس کی آنکھیں سنہرے رنگ کی تھیں۔ وہ وہیں فرش پر بیٹھ گئی۔ اس کا قد خاصا بڑا تھا۔ اتنا بڑا کہ ایک نام کتے کے برابر تھا۔ دھواں مسلسل اٹھ رہا تھا اور اس طرف کو بڑھ کر بلیوں میں تبدیل ہوتا چلا جا رہا تھا لیکن تمام بلیاں ایک دوسرے سے کم قد وقامت کی تھیں حتیٰ کہ آخری بلی قد وقامت کے لحاظ سے عام بلیوں جیسی تھی۔ البتہ ان سب بلیوں کی آنکھیں سنہرے رنگ کی تھیں۔ اب وہاں پندرہ بلیاں موجود تھیں۔

"کالی ماتی کی شکتیو۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے"..... شری گوراج نے اس بڑی بلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم مہاراج کی سیوک ہیں۔ ہمیں حکم دیجئے" اس بڑی بلی کے منہ سے انسانی آواز نکلی لیکن انداز ایسا تھا جیسے کوئی بلی اپنے شکار پر غرا رہی ہو۔

"پاکیشیا سے پانچ مورکھ کاشان پہاڑ پر موجود شری پدم کو سورگ باش کرنے پہنچ رہے ہیں۔ تم نے ان کے عقب میں رہنا ہے۔ اگر تو مہاراج انہیں ہلاک کر دیتے ہیں تو تم نے واپس آ جانا ہے اور اگر

وہ مورکھ کامیاب ہو جائیں تو پھر تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔ شری گوراج نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔ مگر یہ مورکھ کون ہیں مہاراج"..... اس بڑی بلی نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوٹھوں میں دیکھو"..... شری گوراج نے کہا تو تمام بلیاں آگے بڑھ کر انگیٹھی کے گرد اکٹھی ہو گئیں۔ شری گوراج نے انگیٹھی پر ہاتھ گھمایا۔

ہاں۔ ہم نے دیکھ لیا ہے انہیں مہاراج۔ یہ دو عورتیں اور تین مرد ہیں۔ ایک عورت غیر ملکی ہے جبکہ ایک مرد افریقی حبشی ہے۔ ان کے ساتھ ایک عورت اور دو مرد پاکیشیائی ہیں" اس بڑی بلی نے کہا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ تم نے کاشان قصبے میں رہنا ہے۔ یہ سب وہاں پہنچیں گے لیکن تم نے انہیں نہیں چھیڑنا۔ جب یہ کاشان پہاڑ پر جائیں تو تم نے ان کے پیچھے جانا ہے۔ اگر یہ وہاں مارے جائیں تو تم نے واپس آ جانا ہے اور اگر یہ مارے نہیں جاتے تو پھر تم نے انہیں ہلاک کرنا ہے"..... شری گوراج نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔ لیکن ہم مقدس کاشان پہاڑ پر بغیر شری پدم کی اجازت کے نہیں جا سکتیں"..... بڑی بلی نے کہا۔

"تمہیں پہاڑ پر جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ کاشان پہاڑ سے باہر تم گھیرا ڈالو گی اور جب یہ واپس آئیں تو پھر تم نے انہیں ہلاک کرنا

ہے"۔۔۔۔ شری گوراج نے کہا۔

"آپ ساتھ نہیں جائیں گے مہاراج" بڑی بلی نے کہا۔

"نہیں۔ اگر میں تمہارے ساتھ گیا تو پھر مجھے ان سے پہلے مقابلہ کرنا ہوگا جبکہ اس کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ سب کام تم کرو گی اور واپس آکر مجھے اطلاع دو گی" شری گوراج نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہمیں ہماری بھینٹ دے دو مہاراج"۔ بڑی بلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ گوشت لے لو" شری گوراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر انگوٹھی پر ہاتھ پھیرا تو تمام بلیاں ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو کر اس انگوٹھی میں غائب ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد انگوٹھی دیکھتے ہوئے گوشت سے خالی ہو چکی تھی اور شری گوراج کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کالی ماتا کی شکتیاں انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اگر کسی طرح بھی یہ مسلمان بچ گئے تو کالی ماتا کی شکتیاں انہیں یقیناً ہلاک کر دیں گی۔

KHAN BOOKS

KHAN BOOKS

عمران نے کار پاکیشیائی دارالحکومت کے ایک گنجان آباد محلے کے پہلے چوک کی سائیڈ میں روکی۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا۔

"آپ یہاں ٹھہریں باس۔ میں قاضی صاحب کا پتہ کر کے آتا ہوں" ٹائیگر نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ اس محلے میں ان کے آنے کی وجہ ایک آدمی قاضی صاحب سے ملاقات تھی۔ عمران نے جب ٹائیگر کو فلیٹ پر کال کر کے تفصیل بتائی کہ وہ اسے کس مشن پر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تو ٹائیگر نے اسے بتایا کہ یہاں دارالحکومت کے ایک محلے میں ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صاحب رہتے ہیں جنہیں لوگ قاضی صاحب کہتے ہیں اور قاضی صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جادو کی کاٹ کے ماہر ہیں اور بے شمار لوگ ان کے پاس اس سلسلے میں جاتے رہتے ہیں اور وہ کسی سے کوئی رقم بطور معاوضہ یا عطیہ

نہیں لیتے اور صرف اپنی پنشن پر گزارہ کرتے ہیں تو عمران قاضی صاحب سے ملاقات پر تیار ہو گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ مل لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ ایسے کسی آدمی سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب سے وہ مل چکا تھا اور اس نے محسوس کیا تھا کہ کسی وجہ سے سید چراغ شاہ صاحب اس معاملے میں دلچسپی نہیں لے رہے جس طرح وہ پہلے لیا کرتے تھے اس لئے ان سے مزید ملاقات کا اسے کوئی فائدہ نظر نہ آ رہا تھا اور چونکہ پہلے بھی اس طرح کے معاملات میں وہ کئی افراد سے مل چکا تھا جو بظاہر تو عام سے لوگ ہوتے تھے لیکن ان کے اندر روحانیت بدرجہ اتم موجود ہوتی تھی اس لئے اس نے قاضی صاحب سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر ٹائیگر نے اس کے فلیٹ سے ہی فون کر کے کسی سے قاضی صاحب کی رہائش گاہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں کیونکہ وہ خود کبھی وہاں نہ گیا تھا اور پھر عمران اپنی کار میں اور ٹائیگر اپنی کار میں وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ٹائیگر نے کار ایک کلب کی پارکنگ میں روک دی اور خود وہ عمران کو قاضی صاحب کے بارے میں معلوم کرنے کا کہہ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آ گیا۔

"آیئے باس۔ قاضی صاحب موجود ہیں۔ وہاں خاصے لوگ ہیں لیکن میں نے قاضی صاحب کے خاص آدمی سے بات کر لی ہے۔ ہمیں جلد ہی ملاقات کا موقع مل جائے گا"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران کار سے نیچے اترآیا اور پھر کار لاک کر کے وہ ٹائیگر کے ساتھ ایک سائیڈ

کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا وہاں باقاعدہ باری لگائی جاتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ باقاعدہ ٹوکن سسٹم ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر پہلے آنے والوں کا حق مارنا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیں بھی اپنی باری کا انتظار کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا۔ وہ اس وقت ایک گنجان بازار سے گزر رہے تھے۔

"باس۔ پھر تو نجانے کس وقت باری آئے۔ اس طرح ہم جلد فارغ ہو جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ بہرحال دوسروں کا حق مارنا اچھی بات نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک قدیم مکان کے سامنے پہنچ گئے جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور لوگ اندر جا رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے تو یہ ایک کافی بڑا احاطہ تھا جس میں چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف چھوٹی سی دیہاتی انداز کی مسجد تھی۔ مسجد کے دروازے کے باہر ایک آدمی موجود تھا جو اندر جانے والوں سے ٹوکن لیتا اور پھر انہیں اندر بھیج دیتا جبکہ چارپائیوں کے قریب بھی ایک آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں بہت سے ٹوکن تھے اور وہ ہر آنے والے کو ٹوکن دے رہا تھا۔

"صرف چند منٹ انتظار کیجئے پھر میں آپ کو اندر بھجوا دوں گا"۔ اس آدمی نے عمران اور ٹائیگر کے قریب پہنچ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم اپنی باری کا انتظار کریں گے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کا نمبر تقریباً دو گھنٹے بعد آئے گا" اس آدمی نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم انتظار کر لیں گے" عمران نے کہا تو اس آدمی نے عمران اور ٹائیگر کو گتے کے بنے ہوئے ٹوکن دیئے جن پر نمبر لکھے ہوئے تھے۔ عمران کے ٹوکن کا نمبر انچاس جبکہ ٹائیگر کا پچاس تھا۔

"کون سا نمبر جا رہا ہے اس وقت" ٹائیگر نے پوچھا۔

"چالیس اکتالیس" اس آدمی نے کہا اور تیزی سے نئے آنے والوں کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ٹائیگر سمیت ایک خالی چارپائی کی طرف بڑھ گیا۔ چارپائی پر بیٹھ کر وہ وہاں موجود لوگوں کو بغور دیکھنے لگا۔ وہاں موجود غریب اور متوسط طبقے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے کہ اچانک مسجد کے قریب کھڑا ہوا آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا چارپائیوں کے قریب آیا اور وہ سیدھا اس آدمی کے پاس آیا جس نے انہیں ٹوکن دیئے تھے۔ دونوں کے درمیان چند باتیں ہوئیں تو وہ دونوں تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔

"آیئے۔ آپ کو قاضی صاحب نے بلایا ہے" اس آدمی نے کہا۔

"سوری۔ ہم اپنی باری پر جائیں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی کا حق ماریں" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ بھی سمجھ

تھا کہ ٹوکن دینے والے نے شاید اس آدمی کو کوئی خاص اشارہ کر دیا ہے۔ نجانے ٹائیگر نے اسے عمران کے بارے میں کیا بتایا تھا کہ وہ اس قدر مستعد نظر آ رہے تھے۔

"قاضی صاحب نے خود بلایا ہے۔ انہوں نے مجھے اندر بلا کر کہا کہ ابھی دو آدمی آئے ہیں انہیں پہلے بلا لاؤ میں اس لئے آیا ہوں"۔ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن جو ہم سے پہلے موجود ہیں ان کی حق تلفی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"مگر قاضی صاحب نے خود آپ کو بلایا ہے" اس آدمی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی کہ جب قاضی صاحب خود ان کو یہ سہولت دے رہے ہیں تو یہ ضد کیوں کر رہا ہے۔

"جا کر قاضی صاحب سے کہہ دو کہ ہم پہلے سے موجود افراد کی حق تلفی نہیں چاہتے" عمران نے کہا تو وہ آدمی کاندھے اچکاتا ہوا مڑا اور مسجد کی طرف بڑھ گیا۔ مسجد کے اندر جا کر وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی باہر آیا تو عمران اور ٹائیگر دونوں اس کے پیچھے ایک بھاری جسم کے آدمی کو آتا دیکھ کر چونک پڑے۔ بھاری جسم کے بوڑھے آدمی نے سر پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر شلوار قمیض اور واسکٹ تھی۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور اس کی سفید داڑھی تھی۔ اس آدمی کو

STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROF ALI KHAN

باہر آتے دیکھ کر چارپائیوں پر موجود تمام افراد ہڑبڑا کر کھڑے ہو گئے۔

"میرے دو مہمان ہیں۔ میں ان سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں اگر آپ لوگ اپنی حق تلفی نہ سمجھیں تو اجازت دے دیں" اس بوڑھے آدمی نے چارپائیوں کے قریب آکر اونچی آواز میں کہا تو سب نے بیک آواز ہو کر اجازت دے دی۔

"اب تو کسی کی حق تلفی نہیں ہو گی۔ آیئے" بوڑھے آدمی نے عمران اور نائیگر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران اور نائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ نے ہمیں اتنی اہمیت دی ہے" عمران نے سلام کے بعد کہا۔

"آپ کا کام انتہائی اہمیت کا حامل ہے جناب جبکہ یہ لوگ عام مسائل کے لئے تشریف لائے ہیں" بوڑھے آدمی نے جو قاضی صاحب تھے، سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر عمران اور نائیگر قاضی صاحب کے پیچھے چلتے ہوئے اس مسجد کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں موجود افراد اس طرح عمران اور نائیگر کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہوں۔

"آپ وضو کر لیں پھر مسجد کے دالان میں آجائیں" قاضی صاحب نے عمران اور نائیگر سے کہا اور خود مسجد کا چھوٹا سا صحن عبور کر کے اندر موجود ایک کمرے میں آئے جسے وہ دالان کہہ رہے تھے۔

عمران نے جوتے اتارے اور پھر صرف ہاتھ دھو کر اس نے اس نے نائیگر کو وضو کرنے کا اشارہ کیا اور خود وہ دالان کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ آپ باوضو تھے۔ بیٹھیں تشریف رکھیں"..... قاضی صاحب نے کہا تو عمران ان کے سامنے چٹائی پر بیٹھ گیا۔

"آپ واقعی روشن ضمیر ہیں قاضی صاحب۔ اب کیا مجھے سب کچھ بتانا ہوگا یا نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اللہ کا بڑا عاجز سا بندہ ہوں اور میں ہرگز وہ نہیں ہوں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ البتہ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ دونوں صاحبان کسی اہم کام کے سلسلے میں آئے ہیں اس لئے میں نے آپ کو بلوا لیا تھا لیکن جب مجھے بتایا گیا کہ آپ نے دوسروں کی حق تلفی کی وجہ سے پہلے آنے سے صاف انکار کر دیا ہے تو میں سمجھ گیا کہ آپ کوئی اہمیت رکھتے ہیں اس سے میں خود باہر آگیا اور آپ کو ساتھ لے آیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ مسئلہ کیا ہے۔ اگر میں کوئی خدمت کر سکا تو یہ میری خوش نصیبی ہوگی"۔ قاضی صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے نائیگر بھی اندر آکر چٹائی پر بیٹھ گیا۔

"قاضی صاحب۔ کیا آپ کاشام جادو کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ میرا انٹرویو نہ لیں۔ میں نہ عالم ہوں اور نہ ہی کوئی ریسرچ سکالر۔ عام سا آدمی ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ میرے دل پر اپنی نظر رحمت کر دیتا ہے۔ آپ تفصیل سے پہلے سب کچھ بتا

دیں" قاضی صاحب نے جواب دیا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"آپ پہلے بھی اس سلسلے میں کسی سے ملے ہیں" قاضی صاحب نے کہا۔

"جی ہاں۔ سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی لیکن انہوں نے اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی" عمران نے جواب دیا تو قاضی صاحب سید چراغ شاہ صاحب کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے آپ کے اندر مجھے روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ سید صاحب تو صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ میری تو ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس بارے میں آپ کی میں کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ میں تو نام سے مسائل کو نمٹانا جانتا ہوں۔ البتہ میں آپ کی یہ رہنمائی کر سکتا ہوں کہ کافرستان کے اس خوفناک اور طاقتور جادو کے بارے میں یہاں ایک صاحب بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ ایک طویل عرصہ کافرستان میں بھی گزار چکے ہیں" قاضی صاحب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کے بارے میں بتا دیں" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کامگار بازار میں ان کی زری کے لباس بنانے اور فروخت کرنے کی دکان ہے جس کا نام بھی کامگار زری ہاؤس ہے۔ ان کا نام شیخ

آفتاب احمد ہے۔ بظاہر وہ ایک عام سے کاروباری آدمی ہیں لیکن ان معاملات میں وہ بے حد آگے ہیں۔ وہ یقیناً آپ کی مدد کریں گے۔ آپ انہیں میرے بارے میں بتا دیں" قاضی صاحب نے کہا۔

"جی بہت شکریہ۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس معاملے میں کامیابی عطا فرمائے"... عمران نے کہا تو قاضی صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک دل ہی دل میں دعا مانگتے رہے۔ عمران نے ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ اس مسجد سے نکل کر احاطے سے باہر آ گئے۔

"تم نے دیکھا ہوا ہے کامگار بازار" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ پوچھنا پڑے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر پوچھتے پوچھتے وہ شہر کی شمالی سمت ایک تنگ سے بازار میں پہنچ گئے۔ وہاں واقعی زری اور سنہری ستاروں سے مزین لباسوں کی پوری مارکیٹ تھی جلد ہی انہیں کامگار زری ہاؤس ایک جگہ لکھا ہوا نظر آ گیا۔ یہ چھوٹی سی دکان تھی لیکن اس میں گاہک اتنی تعداد میں موجود تھے جیسے یہاں لباس مفت مل رہے ہوں جبکہ بڑی بڑی دکانوں پر اتنی تعداد میں گاہک نظر نہ آ رہے تھے۔

"ہمیں شیخ آفتاب احمد صاحب سے ملنا ہے"۔ عمران نے دکان میں داخل ہو کر ایک سیلز مین سے کہا۔

"وہ آج دکان پر نہیں آئے۔ ان کی طبیعت ناساز ہے۔ وہ گھر پر

ہیں" سیلز مین نے جواب دیا۔

"کہاں ہے ان کی رہائش گاہ" عمران نے پوچھا۔

"یہاں ساتھ ہی ایک گلی میں ہے۔ میں لڑکا ساتھ بھیجتا ہوں۔ وہ آپ کو چھوڑ آئے گا" سیلز مین نے جواب دیا اور پھر ایک لڑکے کو بلا کر اس نے اسے ہدایات دیں۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس لڑکے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ ایک تنگ سی گلی میں داخل ہوئے۔ لڑکا ایک دروازے پر رک گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دس بارہ سال کا لڑکا باہر آگیا۔

"یہ دونوں صاحبان شیخ صاحب سے ملنے آئے ہیں" عمران کی رہنمائی کرنے والے لڑکے نے دروازے پر موجود دس بارہ سال کے لڑکے سے کہا۔

"اچھا۔ میں بتاتا ہوں" لڑکے نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ دکان سے آنے والے لڑکے نے ان سے اجازت لی اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا جہاں چار کرسیاں اور میز موجود تھی۔ عام اور سادہ سا کمرہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سر پر سرخ رنگ کا رومال باندھا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی سی داڑھی تھی جس میں سفید بالوں کی تعداد زیادہ تھی۔ ویسے جسمانی طور پر وہ زیادہ عمر کا دکھائی نہ دیتا تھا۔ عمران اور ٹائیگر سمجھ گئے کہ یہی شیخ

آفتاب احمد ہوگا اس لئے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں۔ میرا نام شیخ آفتاب احمد ہے"..... آنے والے نے سلام دعا کے بعد کہا۔

"ہمیں مہاراجہ محلے کے قاضی صاحب نے بھیجا ہے۔ میرا نام علی عمران اور میرے ساتھی کا نام عبدالعلی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" شیخ آفتاب احمد نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے تفصیل بتا دی۔

"مجھے چند لمحوں کی اجازت دیجئے۔ میں پھر حاضر ہوتا ہوں"۔ شیخ صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ اسی لمحے وہ لڑکا جس نے دروازہ کھولا تھا اور انہیں اس کمرے میں پہنچایا تھا مشروب کی دو بوتلیں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں کے سامنے بوتلیں رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے بوتل اٹھائی اور سٹرا سے منہ لگا لیا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں بوتلیں خالی ہو چکی تھیں۔ شیخ آفتاب احمد ابھی واپس نہ آئے تھے اور پھر تقریباً ادھے گھنٹے بعد شیخ صاحب واپس آئے۔ ان کا چہرہ کھنچا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا اور آنکھوں میں سرخی تھی جیسے وہ خاصی دیر تک روتے رہے ہوں۔

"معاف کیجئے۔ معاملات بے حد وسیع تھے اس لئے مجھے دیر ہو گئی".. شیخ صاحب نے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ کو خاصی تکلیف اٹھانا پڑی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ قاضی صاحب میرے محسن ہیں اس لئے ان کا نام سن کر مجھے یہ کام کرنا پڑا ہے ورنہ میں اس انداز کے کام نہیں کرتا"۔ شیخ آفتاب احمد نے کہا۔

"جبکہ قاضی صاحب نے بتایا تھا کہ آپ اس معاملے میں کافی آگے جا چکے ہیں اور طویل عرصہ کافرستان میں بھی گزار چکے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلے ایسا ہی تھا لیکن پھر اس کام میں پڑنے کی وجہ سے میرے چار جوان بیٹے ناگہانی موت کا شکار ہو گئے۔ یہ چاروں شادی شدہ تھے۔ ان کے بچے چھوٹے تھے اس لئے مجھے یہ کام چھوڑنا پڑا اور اب میں صرف اپنے کاروبار پر توجہ دیتا ہوں"۔ شیخ آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"اوہ۔ بہت افسوس ہوا یہ سن کر۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کی مغفرت فرمائے اور آپ کو صبر دے"۔ عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے گا عمران صاحب۔ مجھے دراصل بڑی دیر بعد جا کر پتہ چلا ہے کہ مجھ سے انتقام بھی لیا جائے گا ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔ بہرحال میں نے آپ سے اجازت اس لئے لی تھی کہ میں تنہائی میں بیٹھ کر اس سارے معاملے کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اب میں آپ کو

تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ لوگ سن لیں"۔۔۔۔ شیخ آفتاب احمد نے کہا۔

"جی فرمائیں"۔ عمران نے کہا۔

"کافرستان میں ایک خوفناک جادو کاشام کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے اور ایسا کاشام کی پہاڑیوں میں کیا گیا ہے"۔۔۔ شیخ صاحب نے بولنا شروع کیا۔

"اس بارے میں ہمیں تفصیل معلوم ہے۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم اس شری چرم کا خاتمہ کرنے کے لئے کاشان پہاڑ پر جانا چاہتے ہیں۔ وہاں یہ لوگ ہمارے خلاف کس قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں اور اس کا کیسے دفاع ہو سکتا ہے"۔۔ عمران نے آفتاب احمد کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"شری چرم کافرستان کے کالے جادو کا سب سے بڑا گرو ہے اور بے شمار طاقتیں اس کے قبضے میں ہیں لیکن اس کے باوجود اس کی طاقتوں نے اسے آپ سے ڈرایا ہے اور وہ اسی لئے کاشان پہاڑ کے ایک غار میں چلا گیا ہے تاکہ جب تک کاشام جادو کے گرد حصار ختم نہ ہو جائے تب تک آپ اس تک نہ پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ اس کا ایک چیلا ہے شری گوراج جو اس سے پہلے کاشام جادو کا گرو بنا تھا۔ اس نے بھی آپ کے خلاف محاذ آرائی کی ہے۔ اس نے کالے جادو کی سب سے خطرناک اور تیز شیطانی طاقتوں جنہیں کالی ماتی کی طاقتیں کہا جاتا ہے کو کاشان قصبے میں بھجوا دیا ہے۔ اس نے انہیں کہا ہے

کہ جب آپ کاشان پہنچیں تو وہ آپ کے مقابل نہ آئیں۔ اگر آپ کاشان پہاڑ میں موجود شری چرم کی شکتیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ جب آپ واپس آئیں تو وہ آپ کو ہلاک کر دیں جبکہ کاشان پہاڑ پر کافرستانی دھرم کے انتہائی تربیت یافتہ مسلح افراد پہرہ دیتے ہیں۔ اس پہاڑ کے گرد باقاعدہ ایک اونچی فصیل بنائی گئی ہے کیونکہ اسے مقدس قرار دیا گیا ہے اور اندر ہر جگہ شری چرم کی شکتیاں موجود رہتی ہیں"۔ شیخ آفتاب احمد نے کہا۔

"آپ کبھی اس پہاڑ پر گئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں سادھو کے روپ میں ایک ماہ وہاں گزار چکا ہوں مجھے اس وقت کالا جادو حاصل کرنے کا جنون تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔ میں نے بڑا طویل عرصہ اس جادو کی وجہ سے شیطان کے ساتھ گزارا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مجھ پر رحمت ہو گئی اور ایک بزرگ نے مجھے اس شیطانی دلدل سے نکال لیا"۔ شیخ آفتاب احمد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ آپ شیطان کے چنگل سے نکل آئے۔ اب آپ ہمیں اس پہاڑ کی اندرونی ساخت اور خاص طور پر اس مقدس غار کے بارے میں تفصیل بتا دیں"۔ عمران نے کہا تو شیخ آفتاب احمد نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"آپ کی مہربانی۔ آپ سے ہمیں واقعی درست رہنمائی ملی ہے۔

اب آپ یہ بتائیں کہ ان شیطانی طاقتوں سے بچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ میں نے دیکھ لیا ہے آپ خود بڑی روحانی شخصیت ہیں اس لئے شیطان اور اس کی طاقتیں آپ سے خوفزدہ ہیں لیکن کافرستان کا کالا جادو واقعی دنیا کا سب سے خطرناک اور انتہائی طاقتور جادو ہے۔ یہ افریقہ کے ووڈو جادو سے لاکھوں گنا زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ یہ جادو سراسر گندگی اور جانوروں اور انسانی خون کی پیداوار ہے اس لئے پاکیزگی، باوضو رہنا اور کلام الٰہی کے سامنے ان کا کوئی زور نہیں چلتا۔ اسی طرح خوشبو بھی ان کی دشمن ہے۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ آپ کے ذہن میں بھی کوئی کمزوری نہیں ہونی چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے خیالات بھی پاکیزہ ہونے چاہئیں کیونکہ یہ جادو بے حد طاقتور ہے اس لئے معمولی سی کمزوری سے بھی یہ مخالف پر آسانی سے قابو پا سکتا ہے"۔ شیخ آفتاب احمد نے کہا۔

"ان طاقتوں اور ان کے گروؤں کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کالے جادو کی تمام طاقتیں گندگی کی پیداوار ہیں اور گندگی کا آخری حل یہی ہے کہ اسے جلا دیا جائے اس لئے آگ ان کی سزا ہے"۔ شیخ آفتاب احمد نے کہا۔

"اور کچھ"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس جادو کی طاقتیں کسی بھی روپ میں آسکتی

ہیں ۔ انتہائی خوبصورت روپ میں بھی اور انتہائی بدصورت روپ میں بھی ۔ میرے روپ میں بھی اور قاضی صاحب کے روپ میں بھی اسی طرح آپ کی والدہ ، آپ کے والد اور آپ کے قریبی دوستوں کے روپ بھی یہ طاقتیں آسانی سے دھار سکتی ہیں ۔ میں چونکہ ان کے ساتھ طویل عرصہ تک رہا ہوں اس لئے میں یہ خاص باتیں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ گندگی کی طاقت چاہے کسی بھی روپ میں ہو اس سے بدبو آپ کو یقیناً آتی رہے گی ۔ دوسری بات یہ کہ وہ چاہے کسی کا بھی روپ دھار لیں لیکن ان کے ہاتھوں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی بہرحال کم ہو گی ۔ یہ خصوصی بات ہے " شیخ آفتاب احمد نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔

" کون سی انگلی " عمران نے پوچھا ۔

" کوئی سی بھی اور جو شیطانی طاقتیں قوم جنات میں سے ہوں گی ان کا انگوٹھا نہیں ہو گا " شیخ آفتاب احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" انہیں بے بس کرنے کا کیا طریقہ ہے " ...... عمران نے پوچھا ۔

" وہی طریقہ جو آپ کا افریقی ساتھی جوزف استعمال کرتا ہے ۔ مطلب ہے کہ ان کے منہ میں کالا تسمہ ڈال دیا جائے یا ان کو اندھا کر کے ان کا چہرہ رگڑ دیا جائے یا ان کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کی پٹی باندھ دی جائے " ...... شیخ آفتاب احمد نے جواب دیا ۔

" آپ کا بے حد شکریہ ۔ اب ہمیں اجازت دیں " ...... عمران نے

کہا ۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے خدمت کا موقع دیا ہے ۔ البتہ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جیسے ہی آپ یہاں سے روانہ ہوں گے آپ کی ہر حرکت ، ہر بات اور ہر فعل ان شیطانی طاقتوں کی نظروں میں رہے گا اس لئے آپ نے بہرحال ہر طرح سے محتاط رہنا ہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی محتاط رہنے کا کہہ دینا ہے اور میری درخواست ہے کہ آپ اس مشن پر خواتین کو ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ خواتین شیطانی طاقتوں کا سب سے آسان شکار ہوتی ہیں " شیخ آفتاب احمد نے کہا ۔

" لیکن میرا تجربہ ہے کہ بعض معاملات میں خواتین وہ کچھ کر سکتی ہیں جو ہم مرد نہیں کر سکتے " ...... عمران نے کہا ۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن زیادہ خطرہ یہی رہتا ہے کہ وہ کسی بھی کمزوری کا شکار ہو کر ان کے ہاتھ لگ جائیں ۔ ویسے آپ کی مرضی " ...... شیخ صاحب نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر ان سے اجازت لے کر وہ ان کے مکان سے باہر آ گئے ۔

" باس ۔ اب کیا پروگرام ہے " ...... ٹائیگر نے باہر آتے ہوئے کہا ۔

" وہی جو پہلے تھا ۔ تم تیار رہنا ۔ ہم کسی بھی وقت روانہ ہو سکتے ہیں ۔ شیخ صاحب کی ہدایات تم نے سن لی ہیں اس لئے محتاط رہنا " عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

KHAN BOOKS

شری پدم غار میں بچھی ہوئی ہرن کی کھال پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم ایک سیاہ رنگ کی چادر میں لپٹا ہوا تھا جس پر زرد رنگ کی دھاریاں تھیں۔ سامنے ایک بڑا سا بت تھا جس کے ماتھے پر آنکھ بنی ہوئی تھی اور اس میں کوئی قیمتی پتھر جڑا ہوا تھا۔ غار میں اور بھی بہت سے چھوٹے بڑے بت تھے لیکن یہ سب سے بڑا تھا۔ یہ بت ویسے تو کسی آدمی کا تھا لیکن اس کا چہرہ کسی جنگلی بھینسے جیسا تھا۔ البتہ اس کی دونوں آنکھوں کی بجائے پیشانی پر ایک آنکھ تھی جس میں سرخ رنگ کا پتھر جڑا ہوا تھا۔ شری پدم دونوں ہاتھ جوڑے بیٹھا منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک غار کے دہانے پر کسی سائے کا احساس ہوا تو اس نے تیزی سے گردن موڑی۔ غار کے دہانے پر ایک سرخ رنگ کا عجیب الخلقت جانور کھڑا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ جانور جنگل کے مختلف جانوروں کے اعضاء ملا کر بنایا گیا ہو۔

البتہ اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں اور جسم سیاہ بالوں سے بھرا ہوا تھا۔

"کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں مہاراج"...... اس جانور کے منہ سے خرخراتی ہوئی انسانی آواز نکلی۔

"ہاں۔ آجاؤ موگی"...... شری پدم نے کہا تو یہ جانور قدم بڑھاتا ہوا غار کے اندر داخل ہوا اور پھر شری پدم کی سائیڈ میں زمین پر کتے کے انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا خبر لائے ہو موگی"...... شری پدم نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے دشمن پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہنے والے ایک آدمی سے ملے ہیں جس نے انہیں یہاں کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی ہے اور وہ وہاں سے یہاں کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ دو عورتیں اور تین مرد"...... اس جانور نے اسی طرح خرخراہٹ بھری آواز میں کہا۔

"ان میں شکتیاں ہیں"...... شری پدم نے کہا۔

"یہ پانچوں دنیادار افراد ہیں مہاراج۔ ان کے پاس کوئی شکتیاں نہیں ہیں البتہ انہوں نے روشنی کا کلام اپنی جیبوں میں رکھا ہوا ہے۔ تیز خوشبو لگائی ہوئی ہے اس لئے ہم میں سے کوئی بھی ان کے قریب نہیں جا سکتا"...... اس جانور نے جواب دیا۔

"ان کی منزل کیا ہے"...... شری پدم نے پوچھا۔

"انہیں کاشان پہاڑ اور مقدس غار کی تمام تفصیل کا علم ہو چکا

ہے۔ وہ آپ کو سورگ باشی کرنے یہاں آ رہے ہیں۔ البتہ ایک اطلاع اور بھی ہے کہ شری گوراج نے کالی ماتی کی پندرہ شکتیاں ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں بھیج دی ہیں لیکن انہیں حکم دیا گیا کہ وہ آپ کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ اگر آپ ناکام ہو جائیں تب وہ ان کا خاتمہ کریں۔ کالی ماتی کی شکتیاں کاشان قصبے کے مرگھٹ میں موجود ہیں" اس جانور نے جواب دیا۔

"انہیں آنے دو۔ جب وہ یہاں پہنچ جائیں پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں انہیں مکھیوں کی طرح مسل دوں گا۔ میں شری پدم ہوں۔ شری پدم۔ تم جاؤ" شری پدم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جو حکم مہاراج" اس جانور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غار سے باہر چلا گیا تو شری پدم نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری اور پھر دونوں ہاتھ اپنے سامنے ہرن نما کنال پر مارے تو ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کی درمیانے قد اور درمیانے جسم کی عورت جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا غار میں داخل ہوئی اور شری پدم کے سامنے بیٹھ گئی۔

"کنیز چلترا حاضر ہے آقا۔ حکم" اس عورت نے کہا۔

"دو عورتیں اور تین مرد پاکیشیا سے یہاں کاشان پہاڑ پر آ رہے ہیں۔ جب یہ کاشان قصبے میں پہنچیں تو تم انتہائی خوبصورت عورت بن کر انہیں اپنے چلتر کے ذریعے کمزور کر دینا تاکہ میں انہیں آسانی

سے ہلاک کر سکوں۔ ہاں یہ خیال رکھنا کہ ان کے پاس روشنی کا کلام موجود ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم انہیں کس طرح قابو میں کرتی ہو" ...... شری پدم نے کہا۔

"مجھے کیا بھینٹ ملے گی آقا" ...... اس عورت نے کہا۔

"جو تم مانگو گی ملے گا" ...... شری پدم نے کہا۔

"تو بے فکر ہو جائیں آقا۔ کنیز چلترا ان کے ساتھ ایسا کھیل کھیلے گی کہ یہ سب آسانی سے میرے جال میں جکڑے جائیں گے" ۔ اس عورت نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے تمام چلتر ان پر آزماؤ۔ مجھے ان کا خاتمہ چاہئے" ...... شری پدم نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ چلترا کے چلتروں سے آج تک بڑے بڑے رشی نہیں بچ سکے۔ یہ کیا حیثیت رکھتے ہیں" ...... اس عورت نے کہا۔

"تم اس روشنی کے کلام کا کیا کرو گی" شری پدم نے کہا۔

"میں ایسا چلتر کھیلوں گی آقا کہ یہ خود ہی اس کلام کو اپنے سے علیحدہ کر دیں گے۔ آپ بے فکر رہیں" ...... اس عورت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور یہ سن لو کہ اگر تم ناکام رہی تو تمہیں فنا کر دیا جائے گا" شری پدم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلتر کبھی ناکام نہیں ہو سکتی آقا۔ آپ بے فکر رہیں" ...... اس عورت نے کہا اور پھر شری پدم کو پرنام کر کے اٹھی اور واپس چلی گئی تو شری پدم نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو ایک سادھو اندر

داخل ہوا اور شری پدم کے سامنے جھک گیا۔

"حکم مہاراج"۔ اس سادھو نے کہا۔

"مہاشے کو بلاؤ" ...... شری پدم نے کہا تو وہ سادھو واپس مڑا اور غار سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوی ہیکل جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا اور شری پدم کے سامنے جھک گیا۔

"ہمارے دشمن پاکیشیا سے یہاں آنے کے لئے چل پڑے ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہے۔ دو عورتیں اور تین مرد۔ گو ہم نے ان کے خاتمہ کا کاشان قصبے میں بھی بندوبست کر دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پھر بھی یہاں پہنچ جائیں۔ مہاپرش نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔ شری پدم نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ ہماری گولیوں سے وہ نہ بچ سکیں گے۔ چاہے وہ کوئی بھی ہوں"..... مہاشے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تمہیں آگاہ کرنا تھا۔ پوری طرح ہوشیار رہنا"۔ شری پدم نے کہا تو مہاشے سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی شری پدم نے دوبارہ بت کے سامنے ہاتھ جوڑے اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

ختم شد

KHAN BOOKS

STATION
FIB50'4 NISHTAR ROAD RAWALPINDI
PROP: ...

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ سپیشل نمبر "سپاپرش" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کہانی جس انداز میں آگے بڑھ رہی ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے یقیناً انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہوتے۔

فیصل آباد سے عبداللہ لکھتے ہیں۔ "میں دینی معلم ہوں۔ میں پہلے اپنے شاگردوں کو ناول اور کہانیاں پڑھنے سے منع کرتا تھا لیکن پھر ایک دوست کے ذریعے آپ کا ناول پڑھنے کو ملا جسے پڑھنے کے بعد اب میرا یہ عالم ہے کہ میرے دل میں علی عمران جیسی عظیم شخصیت سے بالمشافہ ملنے کا بے حد شوق پیدا ہو گیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ علی عمران کا فون نمبر "چند باتوں" میں لکھ دیں یا پھر میرے فون کا نمبر علی عمران تک پہنچا دیں"۔

محترم عبداللہ صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی آپ نے عمران کا ایک ہی ناول پڑھا ہے اور آپ عمران کی شخصیت کے اس قدر گرویدہ ہو گئے ہیں اور بالمشافہ ملاقات کے لئے اس قدر بے چین ہو رہے ہیں لیکن آپ خود سوچیں کہ عمران

اگر اس طرح اپنے کارناموں کے برقراری سے ملاقات کرنا شروع کر دے تو پھر شاید ملک وقوم کے لئے کوئی کارنامہ سرانجام دینے کا اسے ایک لمحہ بھی نہ مل سکے گا۔ اس لئے عمران کو اس کا کام کرنے دیں اور آپ اس سے کتابی ملاقات کرتے رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بھلوال سے توصیف احمد عبداللہ لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ آپ نے عمران کی ذہانت اور صلاحیتوں کو مبالغے کی حد تک نواز دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی ٹیکنالوجی کے بارے میں آپ لکھتے ہیں جو ابھی شاید سینکڑوں سالوں تک حقیقتاً سامنے نہیں آ سکتی۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں ٹیکنالوجی کا استعمال سرے سے نہ ہو حتیٰ کہ فون اور ٹرانسمیٹر کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔ مجرم بھی جدید ٹیکنالوجی سے ناواقف ہو۔ اسی طرح تیز رفتار جسمانی ایکشن سامنے آئے گا جس سے یقیناً ناول پڑھنے کا مزہ دوبالا ہو جائے گا۔ امید ہے آپ میری تجویز پر ضرور عمل کریں گے۔

محترم توصیف احمد عبداللہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بیحد شکریہ۔ انسان واقعی تنوع پسند واقع ہوا ہے۔ موجودہ ٹیکنالوجی کے دور میں ٹیکنالوجی کے بے تحاشہ استعمال سے واقعی انسان الرجک ہو جاتا ہے اور اس دور میں جانا چاہتا ہے جب ٹیکنالوجی نمودار ہی نہ ہوئی تھی۔ آپ نے لکھا ہے کہ ایسا ناول میں لکھوں جس میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال قطعاً نہ ہو۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کس دور کے مجرم اور کس دور کے ان کے خلاف کام کرنے والے چاہتے ہیں اور یقیناً یہ دور اس دور سے بھی قدیم ہو گا جسے پتھر کا دور کہا جاتا ہے اور لازمی بات ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس دور میں بھیجنے کے لئے ٹائم مشین کی ضرورت پڑے گی اور ٹائم مشین بہرحال جدید ٹیکنالوجی کی صف میں ہی آتی ہے۔ اب فیصلہ کر لیجئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

واہ کینٹ سے ایم اے صدیقی لکھتے ہیں۔ "آپ میرے پسندیدہ رائٹر ہیں۔ گذشتہ پانچ سالوں سے آپ کا خاموش قاری ہوں۔ آپ کا ناول "زیرو مشن" بے حد خوبصورت اور دلکش تھا۔ گو اس میں ایکشن تو کم تھا لیکن اس کی کمی سسپنس نے پوری کر دی۔ اس قدر خوبصورت ناول لکھنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول کریں۔ ویسے ایک شکایت آپ سے ضرور کرنی ہے کہ آپ کے ناولوں میں ایکشن اور مزاح دونوں کی کمی اب بے حد محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ ناولوں کو اس اپنے پرانے رنگ میں لکھیں جس میں مزاح اور ایکشن بے حد نمایاں ہوتے تھے"۔

محترم ایم اے صدیقی صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔ پہلے بھی قارئین نے ایسی ہی شکایت بارہا کی ہے اور میں نے کوشش بھی ہے کہ عمران اپنے پرانے رنگ میں آ جائے لیکن عمران جو اب بچپنے کے دور سے نکل آیا ہے۔ وہ

اس دور میں دوبارہ جانے پر آمادہ نہیں ہو رہا۔ لیکن امید پر دنیا قائم ہے اس لئے مجھے بھی امید ہے کہ آپ جیسے مخلص قاریوں کی بات عمران زیادہ عرصے تک نہ ٹال سکے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

نظام آباد ضلع وزیر آباد سے سپرا برادرز لکھتے ہیں۔ "آپ کو خط پہلی بار لکھا جا رہا ہے۔ آپ کا خیر و شر پر مبنی ناول "ذومنائی" بے حد پسند آیا ہے۔ لیکن اس میں چند باتیں وضاحت طلب ہیں۔ مزید براں اس ناول میں ایک جگہ لاحول ولاقوۃ کو مکمل طور پر نہیں لکھا گیا۔ اس طرف توجہ دیں"۔

محترم سپرا برادرز۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی طلب کردہ وضاحتوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ خیر و شر پر مبنی ناولوں میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کی وضاحت عقل اور منطق کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ان ناولوں میں لکھی گئی باتوں کی وضاحت مجھ سے طلب نہ کیا کریں۔ البتہ اگر آپ کا تعلق کسی روحانی تصرف رکھنے والے نیک بزرگ سے ہو جائے تو وہ اس کی وضاحت اس انداز میں کر سکیں گے کہ آپ اسے سمجھ سکیں کیونکہ وہ آپ کی روحانی استعداد کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جہاں تک لاحول ولاقوۃ کو مکمل طور پر نہ لکھنا ہے تو عام طور پر تو محاورتاً صرف لاحول ولاقوۃ ہی لکھا جاتا ہے اور یہ صرف ایک اشارہ ہوتا ہے لیکن میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اسے مکمل لکھوں لیکن "ذومنائی" ناول میں یہ مکمل طور پر ٹائپ نہیں ہو سکا اور غلطی رہ گئی۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس سلسلے میں میری توجہ دلائی ہے۔ انشاء اللہ نہ صرف آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی بلکہ آئندہ بھی اس کا خیال رکھا جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لیہ سے محمد عرفات اشرف دانش لکھتے ہیں۔ "اسرائیل کے موضوع پر آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ صالحہ کو آپ نے ناولوں سے غائب کر دیا ہے اور جس ناول میں وہ آتی ہے اس میں بھی وہ شوق سے کام نہیں کرتی دکھائی دیتی۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ اسرائیل کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں اور صالحہ سے بھی بھرپور انداز میں کام لیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم محمد عرفات اشرف دانش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں انشاء اللہ آپ کی فرمائش جلد از جلد پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شور کوٹ شہر سے مظہر فرید نعمان فریدی لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ جس ناول میں بھی عمران اور کرنل فریدی کو اکٹھا لاتے ہیں اس میں وہ دونوں متحارب فریقوں کے انداز میں کام کرتے ہیں جبکہ دونوں ہی مسلمان ہیں اور ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے بھی واقف ہیں اس

لئے انہیں مل کر اور اکٹھے کام کرنا چاہئے۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم مظہر فرید خان فریدی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو تجویز پیش کی ہے میں کوشش کروں گا کہ اس تجویز پر عمل درآمد کر سکوں لیکن شرط یہی ہے کہ کوئی ایسا مشن سامنے آجائے جس میں یہ دونوں عظیم کردار مشترکہ انٹرسٹ رکھتے ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اجازت لینے سے پہلے میں ان تمام قارئین کا بے حد مشکور ہوں جو میرے جواں مرگ بیٹے فیصل جان کی وفات پر ابھی تک تعزیت کے خطوط ارسال کر رہے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
SIBGHA MSJIDAR ROAD DHAKKA BAZAR
RAWALPINDI PH.5553332
PROP: ALI KHAN

ایک بڑی لیکن جدید ماڈل کی جیپ تیزی سے پہاڑی راستے پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ یہ علاقہ ناپال سے ملحقہ کافرستان کے صوبہ بہار کا سرحدی علاقہ تھا۔ کاشان پہاڑ کافرستانی صوبہ بہار کی ناپالی سرحد سے قریب تھا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ناپالی تھا جو کافرستان کا ہی باشندہ تھا۔ اس کا نام ساگری تھا۔ سائیڈ سیٹ پر عمران جبکہ عقبی سیٹ پر جولیا، صالحہ، ٹائیگر اور جوزف موجود تھے عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ہوائی جہاز کے ذریعے ناپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو اور پھر وہاں سے سرحدی علاقے جنگپور پہنچا تھا جنگپور گو ناپال اور کافرستان کی سرحد پر واقع تھا لیکن یہ ناپال کا ایک بڑا اور اہم شہر تھا اور ناپال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ بھاگل نے چیف کے حکم پر تمام انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی کھٹمنڈو پہنچنے کے کچھ دیر بعد ہی ایک

نجی ہوائی سروس کے جہاز کے ذریعے جنکپور پہنچ گئے تھے جہاں ان کی رہائش کو پہلے سے انتظام کیا گیا تھا۔ بھاگل بھی کھٹمنڈو سے ان کے ساتھ جنکپور پہنچا تھا اور پھر اس جیپ اور اس کے ناپالی ڈرائیور ساگری کا بندوبست بھاگل نے ہی کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ بھاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نئے میک اپ کے مطابق ایسے سیاحتی کاغذات بھی تیار کرا دیئے تھے جنہیں اگر چیک کیا جاتا تو وہ درست ثابت ہوتے۔ یہ کاغذات بھی ناپال اور کافرستان کی سرحد کراس کرنے کے لئے بنائے گئے تھے کیونکہ جیپ کی وجہ سے انہیں معروف راستے سے ہی گزرنا تھا اور وہ ان کاغذات کی وجہ سے بغیر کسی رکاوٹ کے کافرستان میں داخل ہو چکے تھے۔ کاشان پہاڑ جس علاقے میں واقع تھا اس علاقے کو سرسار کہا جاتا تھا۔ یہ تمام علاقہ پہاڑی تھا اور تقریباً تمام پہاڑیاں انتہائی گھنے جنگلات سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ البتہ یہ تمام جنگلات تعمیراتی لکڑی کے تھے اس لئے یہاں درندے موجود نہیں تھے۔ ان کی منزل وہاں کاشان نامی شہر تھا جو اس پورے علاقے کا مرکزی شہر تھا اور چونکہ یہاں تعمیراتی لکڑی سٹور کی جاتی تھی اور یہاں تعمیراتی لکڑی کے بڑے بڑے ڈیلرز بھی موجود تھے اس لئے پوری دنیا سے لوگ اس لکڑی کی خرید و فروخت کے سلسلے میں یہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ بھی یہاں آتے رہتے تھے جو ان جنگلات کی سیر کرنے یا یہاں ہائکنگ کرنے کے لئے آتے تھے اس لئے کاشان شہر میں ہوٹل بھی

تھے اور کلب بھی اور جوئے خانے بھی۔ کاشان شہر سے کاشان پہاڑ جنوب کی طرف تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر تھا اور اس پہاڑ کو مقدس پہاڑ سمجھا جاتا تھا کیونکہ کہا جاتا تھا کہ کافرستانی دھرم کا کرشن مہاراج کئی سالوں تک اس پہاڑ کی ایک غار میں رہا تھا اس لئے پورے پہاڑ کو مقدس قرار دے دیا گیا تھا اور اس پہاڑ کو عام لوگوں کے داخلے سے بچانے کے لئے اس کے گرد حکومت کافرستان نے باقاعدہ اونچی فصیل بنوائی تھی۔ چونکہ پہاڑ کا گھیراؤ زیادہ وسیع نہ تھا اس لئے فصیل بنانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس کے باوجود یہ فصیل دیوار چین کی طرح پہاڑ پر اوپر نیچے جاتی دور سے دکھائی دیتی تھی۔ اس پوری فصیل میں داخلے کے لئے صرف ایک راستہ تھا اور اس راستے پر ایک مقامی مذہبی تنظیم مہاپرش کے افراد باقاعدہ سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیتے تھے اور سوائے جوگیوں اور سادھوؤں کے اور کسی کو پہاڑ پر جانے کی اجازت نہ تھی اور یہ اجازت نامہ اس بڑے معبد سے حاصل کیا جاتا تھا جس کا بڑا گرو شری چرم تھا اور چونکہ شری چرم اب خود اس مقدس پہاڑ میں موجود تھا اس لئے اس کے خاص چیلوں کے علاوہ کاشان پہاڑ پر ہر قسم کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ ساگری ناپالی تھا لیکن وہ کاشان آتا جاتا رہتا تھا کیونکہ ناپال کے راستے لکڑی کے بیوپاری زیادہ تعداد میں کاشان پہنچتے تھے ورنہ دوسری صورت میں انہیں پورا کافرستان کراس کر کے کاشان پہنچنا پڑتا تھا اس لئے ساگری کاشان سے بخوبی واقف تھا

ساگری ناپالی مذہب کا پیروکار تھا جو بدھ مت سے ملتا جلتا تھا۔

"عمران صاحب ۔ کیا ہمیں وہاں باقاعدہ جادو کی لڑائی لڑنا پڑے گی" ۔ اچانک صالحہ نے کہا۔

"جادو کی لڑائی ۔ کیا مطلب" ۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ سب لوگ جادوگر ہیں اور ہمیں تو جادو وغیرہ نہیں آتا" ۔ صالحہ نے کہا۔

"تم ایک بار سفلی دنیا والے کیس میں جا چکی ہو ۔ اس کے باوجود تم یہ بات پوچھ رہی ہو" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاں تو حکیم صاحب کی بیگم نے مجھے جو بتایا وہ میں نے کر دیا اور بس ۔ لیکن یہاں تو وہ حکیم صاحب کی بیگم نہیں ہوں گی" ۔ صالحہ نے کہا۔

"یہاں ان سے بڑی بی حکیمن تمہارے ساتھ موجود ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"یہ تم مجھے کس لئے بی حکیمن کہہ رہے ہو" جولیا نے چونک کر کہا۔

"حکمت دانائی کو کہتے ہیں ۔ کیا تم دانائی میں کم ہو ۔ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو ۔ سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر دانش منزل کہلاتا ہے" ۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY

"ویسے صالحہ نے بات ٹھیک کی ہے اور میں بھی اب تک یہی سوچتی چلی آ رہی ہوں کہ ہم آخر کیا کریں گے ۔ یہ لوگ تو کالے جادو کے ماہر ہیں اور ہمیں جادو وغیرہ آتا نہیں" ۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کبھی بل فائٹنگ دیکھی ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ سپین کا قومی کھیل ہے ۔ مگر کیوں" ۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس میں ایک آدمی بل سے لڑتا ہے ۔ دو بل آپس میں نہیں لڑتے ۔ یہاں بھی ایسا ہی ہو گا ۔ جادوگر سے ہمیں لڑنا ہو گا ۔ بالکل اسی طرح جس طرح بل سے لڑا جاتا ہے" ۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے بہت خوبصورت مثال دی ہے ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ ہم پر جادو کریں گے اور ہم نے ان کے جادو کا توڑ کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے" ۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جادو کا توڑ کیسے ہو گا" ۔ صالحہ نے کہا۔

"جوزف ہمارے ساتھ ہے ۔ اس کی موجودگی ہی جادو کا توڑ ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ تم فکر مت کرو ۔ یہ کافرستانی جادو تو سرے سے جادو ہی نہیں ہوتا ۔ اصل جادو تو افریقہ کا جادو ہے" ۔ خاموش بیٹھے ہوئے جوزف نے یکلخت چہک کر کہا۔

"آخر کوئی طریقہ تو ہو گا اس کے توڑ کا"۔ جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باوضو رہنا ہو گا اور میں نے تم سب کی جیبوں میں روشن کلام کی آخری دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے لکھ کر رکھ دی ہیں۔ ان کی موجودگی میں کوئی جادو تمہارے قریب بھی نہیں آ سکتا۔ البتہ ایک بات کا تمہیں خود خیال رکھنا ہو گا کہ تمہارے خیالات میں کوئی کمزوری نہ آئے"۔ عمران نے کہا۔

"کمزوری۔ کیا مطلب"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ایسے خیالات جن سے تم انہیں طاقتور سمجھنے لگ جاؤ اور ان چیزوں کے بارے میں شک و شبہ کا شکار ہو جاؤ جو ابھی میں نے بتائی ہیں۔ پختہ یقین یعنی یقین محکم تمہارے دل و دماغ میں موجود ہونا چاہئے۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ یہ سب شیطان کے پھندے ہیں اور یہ پھندے صرف اس وقت ہمیں گھیر سکتے ہیں جب ہمارے ایمان میں کوئی کمزوری واقع ہو جائے۔ راسخ الایمان مسلمان کے تو شیطان خود قریب نہیں آتا۔ شیطانی ذریات کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ کیا مس جولیا اور مس صالحہ کو ساتھ لے آنا ضروری تھا"...... اچانک ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تاکہ گلوں میں رنگ بھی نکھرا رہے اور بادِ نوبہار بھی چلتی رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ عام مشن نہیں ہے کہ ہم یہاں اپنے مخصوص انداز میں کام کر کے مشن مکمل کر لیں گے۔ ہمیں اس سلسلے میں مکمل بریفنگ چاہئے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بریفنگ تو شادی کے بعد ہی سامنے آتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر یکلخت اس کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

"تم بکواس سے باز نہیں آؤ گے"۔ جولیا نے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب تھا عمران صاحب کا"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"یہ بچوں کو بریفنگ کہہ رہا ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ہی عمران صاحب کی گہری باتیں سمجھ سکتی ہو"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مرد بے چاروں کو تو بیگم کے سامنے معقول بہانہ بھی نہیں سوجھتا اور جب بھی بیگم ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے پوچھتی ہے کہاں سے آئے ہو تو اس وقت تو وہ بے چارہ بوکھلا کر بہانہ بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب کوئی بہانہ نہیں بنتا تو بس آئندہ وقت پر آنے کا وعدہ کر کے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ

میری باتیں گہری ہوتی ہیں "...... عمران نے کہا تو اس بار صالحہ کے ساتھ ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ باتیں اس انداز میں کرتے ہیں جیسے آپ نے ایک نہیں چار شادیاں کر رکھی ہوں۔ جب آپ کی بیوی ہی نہیں ہے تو پھر آپ کو یہ تجربات کیسے حاصل ہو گئے ہیں "...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حکیم لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے دانش و حکمت کہاں سے سیکھی تو انہوں نے جواب دیا کہ احمقوں سے۔ جو کچھ احمق کیا کرتے ہیں میں اس کے الٹ کرتا ہوں اور کہتا ہوں۔ اس طرح میں نے بھی دانش شادی شدہ افراد سے سیکھی ہے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ آپ کو ٹارگٹ بنائے ہوئے ہوں گے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اکیلا اس مشن کو مکمل کر دیتا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر انہوں نے کوئی ہنٹروالی بھیج دی تو پھر "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہنٹروالی۔ کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کسی بھی سرکس میں چلے جاؤ۔ ٹائیگر صاحب ہنٹر والی کے اشاروں پر ناچتے نظر آئیں گے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر شیطانی طاقتیں ہمارے قریب نہ آسکیں گی تو پھر اس شری پدم کا خاتمہ بے حد آسان ہو گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ تمہارے قریب اس صورت میں نہ آسکیں گی جب تک تم محتاط رہے ورنہ یہ شیطانی طاقتیں بہت کچھ کر گزرتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ شیطانی طاقتیں انسانی روپ میں آئیں تو پھر ہم انہیں کیسے پہچان سکیں گی"۔ صالحہ نے کہا۔

"ایک صاحب نے بتایا ہے کہ یہ شیطانی طاقتیں جب انسانی روپ میں آتی ہیں تو ان کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک انگلی غائب ہوتی ہے اور اگر جنات میں سے یہ طاقتیں ہوں تو ان کا انگوٹھا نہیں ہوتا"۔ عمران نے شیخ آفتاب احمد کی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلط ہے باس"۔ اچانک جوزف نے بڑے حتمی لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"وہ کیسے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ شیطانی طاقتیں جب اپنے اصل روپ میں ہوں تو ان کی انگلی یا انگوٹھا نہیں ہوتا لیکن جب انسانی روپ میں ہوتی ہیں تو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتی ہیں"۔ جوزف نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کا اصل روپ کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو وچ ڈاکٹر شابانی نے یہ بات بتائی تھی وچ ڈاکٹر شابانی جو جادو کا سب سے بڑا عامل تھا"۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں کچھ عرض کر سکتا ہوں"۔ اچانک ساگری نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تم پاکیشیائی زبان جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ بہت اچھی طرح"۔۔ ساگری نے پاکیشیائی زبان میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او اچھا۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کاشان پہاڑ پر شری پدم کے خلاف کام کرنے جا رہے ہیں"۔۔۔۔۔ ساگری نے کہا۔

"ہاں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے بارے میں پورا ناپال اور یہاں والے جانتے ہیں کہ وہ انتہائی مہان گرو ہے اور اس کے پاس سینکڑوں خطرناک ترین طاقتیں ہیں اور آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ اس کے مقابلے میں صرف روشن کلام کے زور پر اس سے ٹکرانے جا رہے ہیں۔ مجھے تسلیم ہے کہ مسلمانوں کا روشن کلام بھگوان کا کلام ہے اور اس میں بے پناہ شکتی ہے لیکن شری پدم کی شکتیاں بے حد چالاک اور عیار ہیں۔ وہ کسی بھی روپ میں آپ سے ٹکرا کر آسانی سے آپ کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ مثلاً میں بھی شری پدم کی شکتی ہو سکتا

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F:390/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5565532
PROP ALI KHAN

ہوں اور میں یہ جیپ کسی بھی گہری کھائی میں گرا کر آپ سب کو ہلاک کر سکتا ہوں"۔ ساگری نے جواب دیا تو صالحہ اور جولیا دونوں بے اختیار چونک کر ساگری کو دیکھنے لگیں۔

"اگر تم شکتی ہوتے تو اب تک کسی آگ کے الاؤ میں پڑے جل رہے ہوتے۔ جوزف شیطانی طاقتوں کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا ہے بہرحال تم نے خوبصورت مثال دی ہے اس لئے اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاشان میں ایک گرو رہتا ہے۔ وہ بھی بہت بڑا گرو ہے۔ بے شمار لوگ اسے گرو مانتے ہیں اور سنا ہے کہ وہ شری پدم کے مقابلے کا گرو ہے۔ اگر آپ اس کی خدمات حاصل کر لیں تو وہ آپ کے گرد حصار قائم کر دے گا"۔۔۔۔ ساگری نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ سے بڑا تو نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"جی۔ جی۔ بھگوان سے بڑا تو کوئی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ ساگری نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے بے فکر رہو۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت ساتھ ہو تو شیطان اور شیطانی ذریات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور پھر ہم مسلمان ہیں اس لئے کسی گرو وغیرہ کو نہیں مانتے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری سر"۔ ساگری نے قدرے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ساگری نے اس کی

بات کا برا سایا ہے لیکن اب ظاہر ہے عمران ساگری کی خوشنودی کے لئے کوئی غلط بات تو نہ کر سکتا تھا اور پھر تقریباً آٹھ گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک بڑے پہاڑی شہر میں داخل ہو گئے۔

"کاشان ہے جناب۔ آپ کے کمرے ہوٹل بالہ بار میں بک ہیں"..... ساگری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ اس پر ہوٹل بالہ بار کا بڑا سا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوسری منزل پر موجود اپنے کمروں میں پہنچ گئے تو عمران نے ساگری کو خاصا بڑا انعام دے کر جیپ سمیت واپس بھجوا دیا۔ سب کے علیحدہ علیحدہ کمرے بک کرائے گئے تھے لیکن وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران نے کافی منگوا لی تھی۔

"عمران صاحب یہاں خوراک کا کیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"سبزیاں اور دالیں کھانا ہوں گی" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی اور وہ سب کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے"..... جولیا نے کہا۔

"آج رات ہم آرام کریں گے۔ کل کاشان پہاڑ کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس کے بعد جو پوزیشن سامنے آئے گی اس کے مطابق پلان بنا لیا جائے گا"..... عمران نے کہا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI

"ہماری آمد کا علم تو انہیں ہو گیا ہو گا"..... صالحہ نے کہا۔

"ہوتا رہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"..... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں اور جوزف جا کر وہاں کا معائنہ نہ کر آئیں۔ اس طرح وقت بچ جائے گا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ان سے ٹکرانے کے لئے بے چین ہو رہے ہو۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تمہیں اکیلا نہیں بھیجنا چاہتا۔ ہمارے خلاف کسی بھی لمحے کسی بھی قسم کا محاذ کھل سکتا ہے اس لئے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہنا چاہئے"..... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

"یس کم ان"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر پورا مقامی لباس تھا۔

"مداخلت کی معافی چاہتی ہوں۔ میرا نام شکنتلا ہے اور میں اس ہوٹل کی گیسٹ ویلفیئر انچارج ہوں یہاں جو اجنبی لوگ آ کر رہتے ہیں میرا فرض ہے کہ ان سے مل کر ان کے مسائل کو حل کروں تاکہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو"..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ ویسے ہمارے پاس مسائل حل کرنے والی دو خواتین پہلے سے موجود ہیں اور ویسے بھی ہمارے کوئی مسائل نہیں

ہیں ۔ ہم تو یہاں صرف جنگلات کی سیاحت کرنے آئے ہیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ شاید پہلی بار یہاں آئے ہیں" شگنتلا نے کہا۔

"ہاں ۔ مگر کیوں" ۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو آپ کو کم از کم یہ بتانا ہو گا کہ یہاں جنگلات میں جگہ جگہ سادھو، رشی، مہاراج پہاڑی غاروں میں پراتھنا کرتے ہوئے آپ کو نظر آئیں گے ۔ آپ نے ان کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرنی ۔ دوسری بات یہ کہ یہاں اجنبیوں کو لوٹنے والے قزاق بھی موجود ہیں اس لئے آپ کو ان سے بھی ہوشیار رہنا ہو گا" ۔ شگنتلا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ شکریہ" ۔ عمران نے کہا۔

"آپ اگر چاہیں تو ہم آپ کے لئے گائیڈ کا بھی بندوبست کر سکتے ہیں جو آپ کی حفاظت بھی کرے گا اور ساتھ ہی آپ کو اس قسم کے لوگوں سے بچائے گا" شگنتلا نے کہا۔

"نہیں ۔ شکریہ ۔ ہم خود ہی سیاحت کر لیں گے" ۔ عمران نے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ ۔ بہرحال کسی بھی وقت آپ کو کسی قسم کی ضرورت ہو تو آپ مینجر سے بات کر لیں ۔ میں اسی وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گی ۔ اب اجازت دیجئے ۔ گڈ بائی" ۔ شگنتلا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی

"جوزف ۔ تم نے چیک کیا ہے اسے" عمران نے شگنتلا کے باہر جانے کے بعد جوزف سے پوچھا۔

"یہ عام لڑکی ہے باس" ۔ جوزف نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ نیچے ہال میں کھانا کھا کر باہر نکلیں اور جنگل پھر کر ماحول کو چیک کر لیں" عمران نے کہا۔

"میں اور صالحہ تو یہاں بیٹھ کر باتیں کریں گی ۔ تم لوگ چلے جاؤ" جولیا نے کہا تو صالحہ نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر تم اپنے لئے کھانا یہیں منگوا لو" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران، ٹائیگر اور جوزف کے ہمراہ نیچے ڈائننگ ہال میں آ کر بیٹھ گیا ۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ایسا کھانا منگوایا جسے وہ بغیر کسی شک و شبہ کے کھا سکیں ۔

"باس ۔ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں" کھانے کے بعد جب عمران نے چائے منگوائی تو جوزف نے کہا۔

"کہیں نہیں ۔ بس ویسے ہی ارد گرد کے ماحول کو چیک کرنا ہے" ۔ عمران نے جواب دیا۔

"باس ۔ یہ لڑکی شگنتلا مجھے مشکوک دکھائی دے رہی ہے" ۔ اچانک ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"وہ کیسے" عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو کوئی بات نہیں لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے" ۔ ٹائیگر نے کہا ۔ اسی لمحے ویٹر خالی

دھکیلتا ہوا ان کے قریب آیا اور اس نے ٹرالی میں سے برتن اٹھا کر میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔

"یہاں اجنبیوں اور سیاحوں کے لئے ایک خاتون مس شگفتہ ہوتی ہیں"۔ عمران نے ویٹر سے کہا۔

"یس سر۔ وہ اپنے آفس میں ہیں۔ کوئی مسئلہ ہے"...... ویٹر نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ کب سے ہیں وہ یہاں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہی پانچ چھ سالوں سے ہیں۔ ان سے پہلے ایک اور مس تھیں۔ وہ واپس چلی گئی ہیں"۔ ویٹر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے یا ابھی بھی تمہاری چھٹی حس الارم دے رہی ہے"۔ عمران نے ویٹر کے جانے کے بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں"۔ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر چائے پینے کے بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ تینوں اٹھ کر ہوٹل سے باہر آ گئے۔ ہوٹل شہر کی ایک سائیڈ پر تھا اس لئے وہ اس طرف جنگل میں آگے بڑھتے چلے گئے عمران بڑے غور سے درختوں اور چٹانوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا کسی خاص چیز کی تلاش ہے آپ کو باس"۔ ٹائیگر نے

کہا۔

"ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ جنگل میں ٹائیگر بھی ہوتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ آپ کو جس بیل کی تلاش ہے وہ یہاں موجود نہیں ہے ورنہ اس کی خوشبو مجھے دور سے ہی آ جاتی"۔ اچانک جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کس بیل کی بات کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو ناجاش بیل کی تلاش ہے جو درختوں اور جھاڑیوں پر پھیلی ہوتی ہے اور جس درخت پر یہ بیل ہو وہ درخت سوکھ جاتا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب امر بیل سے ہے۔ زرد رنگ کی بیل۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مجھے اس بیل کی تلاش ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس سے باس کہ اس ناجاش بیل کے بارے میں وچ ڈاکٹر شابانی نے مجھے بتایا تھا کہ جس کی گردن میں یہ بیل موجود ہوتی ہے اس پر جادو اثر نہیں کرتا"۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں تو اس لئے درختوں اور چٹانوں کو دیکھ رہا تھا کہ میں ان پہاڑیوں کی طبعی ساخت معلوم کرنا چاہتا تھا کیونکہ

پہاڑوں کی قدرتی طور پر طبعی ساختیں ہوتی ہیں اور ان طبعی ساختوں کے لحاظ سے ان میں غاریں نمودار ہوتی ہیں ۔ کسی پہاڑ میں چونے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے کسی میں ریت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ۔ چونکہ کاشان پہاڑ اسی سلسلے میں آتا ہے اور ہمارا اصل مشن کسی مقدس غار میں ہے جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ غار انتہائی پیچ دار ہے اس لئے میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ مقدس غار کس ساخت کی ہو سکتی ہے ۔" عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور جوزف دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک ادھر ادھر گھومنے کے بعد وہ واپس ہوٹل پہنچ گئے عمران اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوزف اور ٹائیگر اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران کے ساتھ والے دو کمرے جولیا اور صالحہ کے نام بک تھے جبکہ ان کے بعد کے دو کمرے جوزف اور ٹائیگر کے نام بک تھے ۔ عمران اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے ۔ وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کا بیگ موجود تھا اور جس میں اسلحہ اور ٹرانسمیٹر وغیرہ موجود تھا اور پھر اس بیگ کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ باقاعدہ تلاشی لی گئی ہے ۔

"کون ہو سکتا ہے ۔" عمران نے بیگ کھول کر اسے چیک کرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ بیگ میں سے کوئی سامان نہیں

[..]پایا گیا تھا ۔ عمران نے بیگ بند کر کے اسے واپس الماری میں رکھا اور فون کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے ہی لگا تھا کہ پھر اس نے رسیور واپس رکھ دیا ۔ وہ پہلے اس شگفتہ کو فون کر کے اطلاع دینا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح شگفتہ مستقل ان کے گلے پڑ سکتی تھی اور وہ کسی مقامی آدمی یا عورت کو اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا ۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا ۔ اسے خیال آیا تھا کہ کہیں جولیا نے یہ چیکنگ نہ کی ہو کیونکہ وہ دو بار پہلے بھی اس بارے میں عمران سے پوچھ چکی تھی کہ عمران اس بیگ میں کیا لے جا رہا ہے ۔ کوئی اسلحہ ہے یا کوئی خاص چیز لیکن عمران نے اسے ٹال دیا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ خواتین کا تجسس انکار کی صورت میں بڑھتا ہی رہتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا تجسس دور کرنے کے لئے بیگ کو کھول کر چیک کیا ہو ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا ۔ اب یہ انٹرکام بن چکا تھا ۔ اس نے جولیا کے کمرے کا نمبر پریس کر دیا لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے صالحہ کے کمرے کا نمبر پریس کر دیا لیکن یہاں بھی فون کی گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے ساتھ والے جولیا کے دروازے پر دستک دی

لیکن جب کوئی جواب نہ آیا تو اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خالی تھا۔ اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا اور پھر باہر آ کر اس نے صالحہ کے کمرے کے دروازے پر دستک دی لیکن جب اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول کر داخل ہو گیا لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہ باہر آیا تو اسی لمحے ٹائیگر اور جوزف بھی اپنے کمروں سے باہر آ گئے۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ یقیناً دستک کی آواز سن کر باہر آئے تھے۔

"جولیا اور صالحہ غائب ہیں اور میرے کمرے کی تلاشی لی گئی ہے"..... عمران نے مڑ کر کہا اور اپنے کمرے میں آ گیا تو ٹائیگر اور جوزف بھی اس کے پیچھے کمرے میں آ گئے۔

"باس۔ یہاں کوئی بے ہوش کر دینے والی گیس بھی موجود نہیں ہے۔ پھر ان دونوں کو کیسے اغوا کیا گیا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو۔ لیکن پھر میرے بیگ کی تلاشی کس نے لی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ میں ابھی آ رہا ہوں"۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"عجیب سلسلہ ہے۔ ہو سکتا ہے باس کہ یہ دونوں نیچے ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے گئی ہوں۔ لیکن پھر تلاشی والا سلسلہ"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جولیا نے دو بار مجھ سے بیگ میں موجود چیزوں کے بارے میں پوچھا ضرور تھا۔ میں نے بھی پہلے یہی سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ عورت ہونے کے ناطے وہ اپنے تجسس پر کنٹرول نہ کر سکی ہو لیکن اس طرح ان دونوں کی گمشدگی کا کیا مطلب ہوا۔ اگر انہیں بے ہوش کر کے اغوا کیا جاتا تو لامحالہ یہاں گیس کی بو موجود ہوتی اور اپنے آپ جانے کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ویسے ہی ٹہلنے باہر نکل گئی ہوں"..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوزف واپس آ گیا۔

"باس ان دونوں کو اغوا کیا گیا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"اغوا۔ کیسے معلوم ہوا"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ آپ کے کمرے کا ایگزاسٹ چلایا گیا ہے۔ میں یہی چیک کرنے کے لئے چھت پر گیا تھا کیونکہ ایگزاسٹ کے عقبی طرف موجود پتھروں پر ہوا کے مخصوص نشانات موجود تھے۔ میرا مطلب ہے ایسے نشانات جیسے کافی عرصہ بعد ایگزاسٹ چلایا جائے تو نشانات بن جاتے ہیں لیکن انہیں چیک قریب سے ہی کیا جا سکتا ہے اور میں نے چھت پر جا کر انہیں چیک کیا تو پتہ چلا کہ ایگزاسٹ کافی عرصہ بعد چلایا گیا صاف نظر آ گیا اور ایسا یقیناً اس لئے کیا گیا ہے کہ کمرے میں گیس کی بو باقی نہ رہے"..... جوزف نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"حیرت ہے۔ تم تو ہم سے بھی دو ہاتھ آگے کی جاسوسی کرنے لگ گئے ہو"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ جس انگوٹی پر میں کھڑا تھا مجھے یہ نشانات نظر آ گئے تھے
آپ کو اور ٹائیگر کو نظر نہیں آ سکے کیونکہ آپ ہٹ کر کھڑے تھے"
جوزف نے جواب دیا۔
"کون انہیں اغوا کر سکتا ہے اور کیوں" عمران نے کہا۔
"میرا خیال ہے باس کہ اس سلسلے میں شگفتہ کو چیک کیا جانا چاہئے
مجھے پہلے ہی گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا" ٹائیگر نے کہا تو عمران
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس
کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کر دیئے۔
"گیسٹ سروس" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"مس شگفتہ سے بات کرائیں۔ میں روم نمبر دو سو دس سے بول
رہا ہوں" عمران نے کہا۔
"مس شگفتہ تو ڈیوٹی آف کر کے جا چکی ہیں جناب۔ اب ان کی
جگہ میں موجود ہوں کارما۔ فرمائیے۔ کوئی خدمت"..... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"کب گئی ہے وہ" عمران نے پوچھا۔
"جی نصف گھنٹہ ہو گیا ہے" کارما نے جواب دیا۔
"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ وہاں کا فون نمبر دے دیں۔ میں
نے ذاتی طور پر ان سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔
"جی بھوشان کالونی کے مکان نمبر بارہ میں وہ رہتی ہیں۔ فون نمبر
نوٹ کریں"۔ کارما نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

فون نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا
اور پھر فون آنے پر اس نے کارما کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا
دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"میں ہوٹل بالہ بار سے بول رہا ہوں۔ مس شگفتہ سے بات
کرنی ہے" عمران نے کہا۔
"وہ تو ابھی واپس نہیں آئیں۔ وہیں ہوٹل میں ہی ہوں گی"۔
دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا انداز
بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ادھیڑ عمر ملازمہ ہے۔
"اچھا۔ شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"معاملات واقعی گڑبڑ ہیں۔ ہمیں اب اس کے گھر جانا ہوگا"۔
عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F 890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:5556532
PROP ALI KHAN

عمران ٹائیگر اور جوزف کے ساتھ باہر چلا گیا تھا جبکہ کمرے میں اب صرف جولیا اور صالحہ موجود تھیں۔

"تم نے خاص طور پر یہاں رکنے کی بات کیوں کی۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"..... عمران کے باہر جاتے ہی صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں تم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتی تھی۔ تم میرے کمرے میں آجاؤ" جولیا نے کہا تو صالحہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں بتاؤ۔ کیا بات ہے۔ مجھے تو تشویش ہونے لگی ہے"۔ صالحہ نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن پہلے مجھے عمران کے بیگ کی تلاشی لینا ہوگی"..... جولیا نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیگ کی تلاشی۔ مگر کیوں" صالحہ نے چونک کر اور انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ عمران اس مشن کے لئے کیا تیاری کر کے آیا ہے"..... جولیا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے الماری کھولی۔ جولیا نے الماری میں موجود عمران کا بیگ اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر چیک کرنے لگی۔

"کوئی خاص چیز تو نہیں ہے۔ عام سا اسلحہ اور ٹرانسمیٹر ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ بند کر کے واپس الماری میں رکھ دیا۔

"تمہیں کس چیز کی تلاش تھی"..... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال تھا کہ عمران کسی خاص مشن پر آیا ہے۔ میں یہ بات مان ہی نہیں سکتی کہ بغیر کسی مشن کے عمران اس طرح ہمیں ساتھ لئے یہاں آجائے"..... جولیا نے الماری بند کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران ہم سے اصل بات چھپا رہا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی عادت ہے۔ وہ فطری طور پر دوسروں کو سسپنس میں رکھنے کا عادی ہے"..... جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھیں کہ اچانک ایک نامانوس سی بو ان دونوں کی ناک سے ٹکرائی۔

"یہ۔ یہ بو۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا ذہن۔ اوہ"..... صالحہ کی آواز سنائی دی۔ جولیا کو بھی یہی محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی

طرح اچانک گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح جولیا کے ذہن میں بھی بار بار روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کا شعور جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی ہوئی محسوس ہوتی رہی لیکن پھر اس کا ذہن صاف ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو یہ دیکھ کر ایک زور دار جھٹکا لگا کہ وہ ایک کمرے کے فرش پر پڑی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے پاؤں بندھے ہوئے نہیں تھے جبکہ کمرہ خالی تھا اور چھت پر ایک بلب جل رہا تھا۔

"میں کہاں پہنچ گئی اور صالحہ کہاں ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا اور اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ سب کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ دونوں کے سر منڈے ہوئے تھے۔ البتہ دونوں کے سروں پر بالوں کی لٹ سائیڈ پر نیچے تک لٹکی ہوئی تھی اور انہوں نے سرخ رنگ کی کمانڈو ٹائپ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ ان دونوں

کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ دونوں سر سے ننگے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا"۔ ان میں سے ایک نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام جولیا ہے۔ تم لوگ کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیائی تو نہیں لگتی۔ کہاں کی ہو"...... اس آدمی نے کہا۔

"میرا تعلق سوئٹزر لینڈ سے ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"سوئٹزر لینڈ۔ لیکن تم پاکیشیائیوں کے ساتھ کیوں ہو"۔ اس آدمی نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور میری ساتھی لڑکی کہاں ہے۔ تم ہمیں یہاں کیوں لائے ہو جبکہ ہم تو سیاح ہیں"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کی مدد سے اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو ٹٹولنا شروع کر دیا تھا لیکن صرف اس کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں۔

"تم مہاگرو شری پدم کے خلاف کام کرنے آئی ہو اور مہاگرو نے تمہیں موت کی سزا سنا دی ہے۔ تمہاری ساتھی لڑکی کو گولی مار دی گئی ہے اور اب تمہاری باری ہے"...... اس آدمی نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو جولیا کے ذہن کو جھٹکا سا لگا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... جولیا کے لہجے میں یکلخت غصے کی جھلک نمایاں ہو گئی تھی۔

"مجھے غلط بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ مقامی لڑکی تھی اس لئے پہلے اس کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ تم غیر ملکی تھی اس لئے تمہارے بارے میں باقاعدہ اطلاع دی گئی اور اب مہاگرو نے تمہیں بھی ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس لئے اب تمہاری باری ہے"۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے مشین گن جولیا کی طرف سیدھی کر دی۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ پہلے میری بات سن لو"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی انگلیاں اب زیادہ تیزی سے کام کرنے لگی تھیں لیکن گانٹھ کسی ایسے انداز میں باندھی گئی تھی کہ وہ کسی طرح اس کی گرفت میں ہی نہ آ رہی تھی۔

"کیا کہنا چاہتی ہو تم"۔ اس آدمی نے کہا۔

"میں غیر ملکی ہوں اس لئے مجھے تم سے یا تمہارے کسی گروہ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔ میں تو سیاح ہوں اور یہاں صرف سیر کرنے آئی ہوں۔ یہ لوگ مجھے ناپال میں ملے تھے۔ میں اکیلی تھی اس لئے ان کے ساتھ چل پڑی۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہاری خدمت کروں گی۔ میں تمہارا ہر حکم مانوں گی"..... جولیا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بات تو ٹھیک کر رہی ہو۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو لیکن اب شری پدم تمہاری موت کا فیصلہ کر چکے ہیں اس لئے اب ان کے حکم کی تعمیل ہر صورت میں ہو گی۔ البتہ

ایک صورت ہو سکتی ہے۔ تمہاری درخواست دوبارہ شری پدم کے سامنے پیش کی جائے۔ اگر وہ تمہیں معاف کر دیں تو پھر معافی مل سکتی ہے۔ راٹھور تم جا کر بات کرو۔ شاید اس کو معافی مل جائے تو یہ ہمارے لئے بہت اچھا تحفہ ہو گی"..... اس آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر بات کرتا ہوں۔ امید تو نہیں کہ شری پدم اپنا فیصلہ تبدیل کریں لیکن بہرحال درخواست تو کی جا سکتی ہے"..... دوسرے آدمی نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہم ہیں کہاں"..... جولیا نے کہا۔ اس کی انگلیاں گانٹھ کی رسی کا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔

"تم ہمارے ایک اڈے پر ہو"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"..... جولیا نے پوچھا۔

"میرا نام رام سوائے ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔ گو اس نے مشین گن کا رخ نیچے کر لیا تھا لیکن وہ بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہا تھا۔ اس کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے درندہ اپنے شکار پر نظریں گاڑ لیتا ہے۔ وہ اس کی ہر حرکت کا جائزہ لیتا جا رہا تھا لیکن جولیا کی صرف انگلیاں اس کی پشت پر حرکت کر رہی تھیں اور وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ البتہ رسی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"..... جولیا نے پوچھا۔

"ہماری تنظیم کا نام مہاپرش ہے۔ ہمارے ذمے تمام مقدس مقامات کی سکیورٹی ہوتی ہے اور ہمیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے"..... رام سوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہوٹل سے کیسے اغوا کیا گیا تھا"..... جولیا نے پوچھا۔

"وہاں ہماری تنظیم کی ایک لڑکی شکنتلا کام کرتی ہے۔ اس نے تمہارے بارے میں رپورٹ دی تو پھر فیصلہ کیا گیا کہ پہلے تم دونوں عورتوں کو وہاں سے اغوا کر کے یہاں لایا جائے اور تمہارا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر مردوں پر ہاتھ ڈالا جائے"..... رام سوائے نے کہا۔

"کیوں۔ اس فیصلے کی وجہ۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پہلے مردوں کو مارا جائے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو رام سوائے بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے مذہب میں عورتیں زیادہ خطرناک سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے چتر ایسے ہوتے ہیں کہ اچھے بھلے سمجھ دار آدمی بے وقوف بن جاتے ہیں"..... رام سوائے نے جواب دیا۔

"تمہارا آدمی کتنی دیر میں واپس آئے گا"..... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے کچھ دیر تو لگے گی۔ اگر تم تھک گئی ہو تو بیٹھ جاؤ"..... رام سوائے نے جواب دیا۔ جب سے جولیا نے اس کی خدمت کی بات کی تھی رام سوائے کی آنکھوں میں نہ صرف ہوس کی

چمک ابھر آئی تھی بلکہ اس کا رویہ بھی پہلے سے کافی بدل گیا تھا۔

"شکریہ۔ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ البتہ میں تو بندھی ہوئی ہوں پھر تمہیں مجھ سے کیا خطرہ ہے۔ تم اس طرح کھڑے کھڑے تھک جاؤ گے"..... جولیا نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو رام سوائے کی آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی۔

"نہیں۔ میں اس حالت میں کئی گھنٹے کھڑے رہنے کا عادی ہوں"..... رام سوائے نے کہا۔ البتہ اس نے اپنی مشین گن کو کاندھے سے لٹکا لیا اور پھر اس کا ہاتھ جیسے ہی نیچے ہوا یکلخت جولیا کسی پرندے کی طرح اڑی اور دوسرے لمحے رام سوائے کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ جولیا نے انتہائی تیزی اور پھرتی سے اس کے سینے پر زوردار فلائنگ کک ماری تھی اور پھر قلابازی کھا کر وہ کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک بار پھر فضا میں اٹھا اور نیچے گر کر اٹھتے ہوئے رام سوائے کے سینے پر اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے پڑے اوز رام سوائے کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کا جسم تیزی سے لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ جولیا نے ایک بار پھر اچھل کر اس کے سینے پر پیر مارے تو رام سوائے کا مسخ شدہ چہرہ مزید مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور جھک کر اس کی تلاشی لینے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکال چکی تھی۔ اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال کر

آگے بڑھی اور فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر اس نے کاندھے سے لٹکائی اور پھر وہ دروازے کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی ۔ اسے دوسرے آدمی کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اسے نال کی طرف سے پکڑ لیا۔ وہ یہاں فائرنگ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس عمارت کی پوزیشن کیا ہے ۔چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور رام سوائے کا دوسرا ساتھی تیزی سے اندر داخل ہوا ۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جولیا نے اپنی ایک لات آگے بڑھائی اور وہ آنے والا چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر کی عقبی طرف پوری قوت سے مار دیا اور اس آدمی کا اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے دوبارہ نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا نے دوسرا وار کر دیا اور اس آدمی کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا ۔ جولیا ایک طویل سانس لے کر سیدھی ہوئی ۔ پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا ۔ اسے معلوم ہو گیا کہ یہ آدمی گہری بے ہوشی میں ہے تو وہ سیدھی ہوئی اور مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے کھلے دروازے سے باہر آ گئی ۔ یہ ایک زرعی فارم نما احاطہ تھا جس میں ایک تہہ خانہ تھا جہاں وہ موجود تھی اور اوپر دو کمرے تھے اور ان کے سامنے برآمدہ اور باہر خاصا وسیع صحن تھا

وہاں ایک جیپ بھی موجود تھی ۔کمرے میں وائرلیس فون موجود تھا البتہ وہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔اس مکان کے چاروں طرف گھنا جنگل تھا ۔ جولیا یہ سب دیکھ کر واپس تہہ خانے کی طرف بڑھ گئی ۔اب وہ دل میں دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ رام سوائے کے حلق سے نکلنے والی چیخیں دوسرے آدمی کے کانوں تک نہیں پہنچیں ورنہ وہ چوکنا ہو جاتا اور اس صورت میں اس سے نمٹنا آسان نہ تھا ۔اس کی وجہ بھی اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ جولیا اور رام سوائے تہہ خانے میں تھے جس کا دروازہ بند تھا جبکہ دوسرا آدمی اوپر آخری کونے والے کمرے میں ہو گا جہاں فون موجود تھا ۔ جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی واپس تہہ خانے میں آئی تو وہ دونوں ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ جولیا نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی اٹھائی جس سے اس کو باندھا گیا تھا اور پھر اس نے رام سوائے کو پلٹ کر اوندھا کیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے اس انداز میں باندھ دیئے کہ وہ کسی صورت بھی اپنے ہاتھ آزاد نہ کر سکتا تھا ۔اس کے ہاتھ باندھنے کے بعد اس نے کرسی سیدھی کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے پاؤں سے پکڑا اور گھسیٹتی ہوئی دیوار کے قریب لے آئی اور پھر اس نے اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دیا ۔البتہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اسے سنبھالا ہوا تھا ۔جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کا جسم دیوار کے ساتھ ٹک گیا ہے تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا ۔

چند لمحوں بعد رام سوائے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا کر اس کے جسم کو تھام لیا اور پھر جیسے ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اس کی نال رام سوائے کے سینے پر رکھ کر اسے دبا دیا ۔ رام سوائے نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے مشین گن کا دباؤ ڈال کر اسے اٹھنے سے روک دیا ۔

" میری ساتھی لڑکی کہاں ہے ۔ بولو " جولیا نے غراتے ہوئے کہا ۔

" تم ۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا ۔ تم تو عورت ہو " ...... رام سوائے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تمہارے مذہب میں عورت کو زیادہ خطرناک سمجھا جاتا ہے ۔ جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گی " ... جولیا نے غراتے ہوئے کہا ۔

" وہ ۔ وہ ۔ اسے کالے جنگل میں لے جایا گیا ہے ۔ بندی خانہ میں تاکہ اسے سوم رس پلوا کر شری پدم کے محل میں پہنچایا جا سکے ۔ وہ مقامی لڑکی تھی اس لئے اسے شری پدم کی داسی بنایا جائے گا ۔ تم غیر ملکی تھی اس لئے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اسی لئے تمہیں یہاں بھجوایا گیا تھا " ..... رام سوائے نے رک رک کر کہا ۔

" یہ بندی خانہ کہاں ہے " ...... جولیا نے پوچھا اور پھر اس نے مسلسل سوالات کر کے یہاں سے اس کالے جنگل تک کا راستہ معلوم کر لیا ۔

" تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے " ...... جولیا نے پوچھا ۔

" ہیڈ کوارٹر مقدس پہاڑ کاشان میں ہے ۔ یہاں تو چوکی ہے تاکہ یہاں سے کاشان پہاڑ پر جانے والوں کو روکا جا سکے " ۔ رام سوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہم دونوں کو کیوں اغوا کیا گیا تھا ۔ بولو ۔ درست جواب دو " ۔ جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ہمارے چیف مہاشا کا حکم تھا ۔ جب شکنتلا نے اسے رپورٹ دی اور بتایا کہ آنے والوں میں دو خوبصورت عورتیں بھی ہیں جن میں ایک غیر ملکی ہے اور دوسری مقامی تو مہاشے نے تم دونوں کو اغوا کرنے اور مقامی لڑکی کو بندی خانہ اور تمہیں یہاں بھجوانے کا حکم دے دیا ۔ تم سے ہم نے تفصیل سے معلومات حاصل کرنا تھیں کہ تمہارے ساتھی مردوں کا منصوبہ کیا ہے " رام سوائے نے رک رک کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح رام سوائے کے سینے میں اترتی چلی گئیں ۔ جولیا نے مشین گن ہٹائی اور پھر مڑ کر وہ فرش پر پڑے ہوئے دوسرے آدمی کی طرف بڑھی جو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ اس نے اسے بھی رام سوائے کی طرح گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ پشت لگا

کر بٹھایا اور پھر جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی پہلو کے بل دائیں طرف گر گیا لیکن چند لمحوں بعد ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے اس کے سینے پر مشین گن کا دباؤ ڈال دیا۔ اس کی ٹانگیں تیزی سے پھیلیں لیکن جولیا چونکہ سائیڈ میں تھی اس لئے وہ اس کی ٹانگوں کی زد میں نہ تھی البتہ وہ آدمی ٹانگیں قوس کی صورت میں گھما کر جولیا پر حملہ کر سکتا تھا لیکن جولیا نے مشین گن کی نال اس کے سینے پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

"ایسے ہی پڑے رہو ورنہ" ... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ وہ۔ وہ رام سوائے۔ تم۔ تم تو بندھی ہوئی تھی"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ بولو"۔ ... جولیا نے مشین گن کی نال کو دباتے ہوئے کہا۔

"راٹھور۔ میرا نام راٹھور ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نے میرے بارے میں کسے فون کیا تھا"۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"چیف مہاشے کو۔ اس نے گرو مہاراج سے رابطہ کیا اور پھر جواب دیا کہ شری پدم نے اپنا فیصلہ بدلنے سے انکار کر دیا ہے اس

لئے تمہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ راٹھور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے تڑپا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے مشین گن کی نال پکڑ کر ایک جھٹکے سے جولیا کو گرانے اور خود اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں میں راٹھور کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی دب گئی۔ راٹھور اب فرش پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اور مشین گن سے نکلنے والی گولیاں اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کرتی جا رہی تھیں۔ جولیا کے چہرے پر شدید نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی راٹھور بے حس و حرکت ہو گیا تو جولیا نے ٹریگر پر دباؤ ختم کر دیا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر پہنچی اور سیدھی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں فون موجود تھا۔ یہ وائرلیس فون تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ جولیا نے انکوائری کے نمبر پریس کئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی نہ دی تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا وہ سمجھ گئی تھی کہ یہاں اس شہر میں انکوائری کا نمبر بین الاقوامی نمبروں پر نہیں رکھا گیا تھا اور چونکہ اسے ہوٹل ہالہ بار کا فون نمبر بھی معلوم نہ تھا اس لئے اب اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ جیپ لے کر یہاں سے نکلے اور ہوٹل چلی جائے ورنہ پہلے اس کا خیال تھا کہ اگر عمران یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اپنے

کمرے میں ہو تو وہ اسے یہاں کال کر لے ۔ وہ باہر آئی اور پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ اس نے پھاٹک کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں فون موجود تھا ۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کال کس کی ہے ۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی ۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"یس" جولیا نے منہ سے مردانہ آواز نکالتے ہوئے کہا ۔

"کون بول رہا ہے اور یہ کیا کہہ رہے ہو" دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی ۔

"تم کون ہو" اس بار جولیا نے اپنے اصل لہجے میں کہا ۔ ظاہر ہے وہ اب مردانہ آواز اور لہجے میں تو بات نہ کر سکتی تھی ۔

"کیا ۔ کیا ۔ تم کون بول رہی ہو ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ رام سوائے اور راٹھور کہاں ہیں" ۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

"وہ تہہ خانے میں شراب پی رہے ہیں" ...... جولیا نے جواب دیا ۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ انہوں نے تمہیں ہلاک نہیں کیا ۔ کیوں" ۔ دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

"تم مہاشے بول رہے ہو" ...... جولیا نے کہا ۔

"ہاں ۔ ہاں" ...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے

میں کہا گیا ۔

"تو پھر سن لو کہ تمہارے آدمی گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے ہیں اور تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا بھی یہی حشر ہوگا ۔ سمجھے ۔ تم نے مجھے آسان شکار سمجھ لیا تھا ۔ نانسنس" ...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور واپس مڑ کر دوبارہ پھاٹک کی طرف بڑھ گئی لیکن پھاٹک کے قریب پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک گئی کیونکہ اسے کسی گاڑی کے انجن کی آواز دور سے سنائی دے رہی تھی ۔ یہ جیپ کے انجن کی آواز تھی اور تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی ۔ جولیا تیزی سے مڑی اور برآمدے میں آ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو کر کھڑی ہو گئی ۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی چند لمحوں بعد انجن کی آواز گیٹ کے سامنے آ کر بند ہو گئی ۔

"یہاں تو خاموشی ہے" ۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز عمران کی تھی ۔

"عمران ۔ عمران ۔ میں جولیا ہوں" ...... جولیا نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی ۔ عمران کی آواز سن کر اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ لق و دق صحرا سے اچانک کسی نخلستان میں پہنچ گئی ہو ۔

بھوشان کالونی جہاں شکنتلا کی رہائش گاہ بتائی گئی تھی کاشان شہر کے ایک کونے میں تھی۔ اس کے بعد گھنا جنگل دور دور تک نظر آ رہا تھا۔ عمران، ٹائیگر اور جوزف تیزی سے ہوٹل سے نکل کر پیدل ہی یہاں پہنچے تھے جس کوٹھی میں شکنتلا کی رہائش بتائی گئی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ یہ اوسط درجے کی کوٹھی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مس شکنتلا سے ملنا ہے۔ ہم ہوٹل ہالہ بار سے آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو ابھی تک ہوٹل سے نہیں آئیں"..... اس آدمی نے

جواب دیا۔

"وہاں سے تو انہیں روانہ ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔ بہرحال ہم ان کا انتظار کر لیتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ ہوٹل جائیں۔ جب میڈم آ جائیں گی تو وہ آپ کو فون کر لیں گی"۔ اس نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے یکلخت ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے وہ نوجوان سینے پر تھپڑ کھا کر چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل پیچھے جا گرا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے اٹھتے ہوئے نوجوان کی کنپٹی پر لات جڑ دی اور وہ نوجوان ایک بار پھر چیخ مار کر واپس گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کو بازو سے پکڑا اور ایک طرف اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا تو جوزف اور ٹائیگر بھی اندر آ گئے۔

"کون ہے رام دیو"..... اسی لمحے اندر سے کسی عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ اسی ملازمہ کی آواز ہے جس نے اس کی فون کال اٹنڈ کی تھی۔

"اندر جاؤ اور جو بھی موجود ہو اسے بے ہوش کر دو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوزف تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ عمران وہیں کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس برآمدے میں نظر آیا۔

"ایک عورت تھی اسے بے ہوش کر دیا گیا ہے اور کوئی نہیں ہے یہاں"..... ٹائیگر نے برآمدے سے اتر کر عمران کی طرف آتے

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/880 A NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532

ہوئے کہا۔

"اسے اٹھاؤ اور اندر لے چلو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے اس نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھتے گئے۔ اسی لمحے جوزف بھی برآمدے میں آ گیا۔

"ہاں۔ یہاں مس جولیا اور مس صالحہ موجود نہیں ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"اب شکنتلا آئے گی تو پتہ چلے گا کہ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ابھی برآمدے میں ہی پہنچے تھے کہ یکلخت اچھل پڑے کیونکہ پھاٹک کے سامنے کسی جیپ کے رکنے کی آواز سنائی دی تھی۔

"اسے اندر لے جاؤ۔ شاید شکنتلا آ گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور خود وہ تیزی سے برآمدے سے ہوتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کو انہوں نے اندر سے بند کر دیا تھا۔ دوسرے لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے پھاٹک کھولا اور خود اس کے پٹ کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیپ اندر داخل ہوئی اور عمران نے دیکھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر شکنتلا تھی اور وہ جیپ میں اکیلی تھی۔ عمران نے پھاٹک بند کر دیا۔ اسی لمحے شکنتلا نے جیپ روکی اور اچھل کر نیچے آ گئی۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ شکنتلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم آپ سے ملنے آئے ہیں مس شکنتلا۔ آپ کے ملازموں نے ہمیں ٹالنے کی کوشش کی تھی اس لئے مجبوراً ہمیں انہیں بے ہوش کرنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر بڑے دوستانہ اور نرم لہجے میں کہا۔

"بے۔ بے۔ بے ہوش۔ اوہ۔ مگر"۔۔۔۔ شکنتلا نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر نیچے جا گری۔ عمران جو اسی دوران اس کے قریب پہنچ چکا تھا اس نے بازو گھما کر اس کی کنپٹی پر ضرب لگا دی تھی۔ شکنتلا نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات گھومی اور شکنتلا چیخ مار کر دوبارہ گری اور ساکت ہو گئی۔ اسی لمحے ٹائیگر اور جوزف بھی برآمدے سے ہوتے ہوئے عمران کی طرف بڑھے۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو اور کوئی رسی تلاش کرو۔ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جھک کر شکنتلا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر ایک کمرے میں لا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ جوزف چند لمحوں بعد رسی کا ایک بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر ٹائیگر اور جوزف نے مل کر بے ہوش شکنتلا کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے دونوں ہاتھوں سے شکنتلا کی ناک اور منہ بند کر دیا۔

"جوزف۔ تم باہر جاؤ اور اس کے ملازموں کا بھی خیال رکھو اور

باہر کا بھی "...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد شکنتلا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"کہاں ہیں میری ساتھی لڑکیاں" عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکالتے ہوئے غرا کر کہا۔

"تک ۔ تک ۔ کون ساتھی ۔ کن کی بات کر رہے ہو" ۔ شکنتلا نے چونک کر کہا ۔ اس کا لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ شکنتلا عام عورت نہیں ہے بلکہ تربیت یافتہ ہے ورنہ اس انداز میں کبھی نہ سنبھل کر بات کرتی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ پہلے ایک آنکھ نکالوں گا پھر دوسری ۔ اس کے بعد ناک، کان بھی کاٹ دوں گا ۔ پھر دیکھوں گا کہ تم پر کوئی تھوکنا بھی پسند کرتا ہے یا نہیں" ۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"م ۔ م ۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے ۔ تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو" ۔ شکنتلا نے کہا تو عمران کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ شکنتلا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا ۔ عمران نے خنجر کی مدد سے اس کی گردن پر کٹ ڈال دیا تھا۔

"اس بار آنکھ نکال دوں گا ۔ بولو اور سنو ۔ سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں چھوڑ دوں گا ۔ بولو" ...... عمران نے انتہائی سرد

لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ کاشری اڈے پر لے جائی گئی ہیں ۔ کاشری اڈے پر ۔ میں انہیں وہاں چھوڑ کر ابھی واپس آئی ہوں" ...... شکنتلا نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو شکنتلا نے بتایا کہ وہ مہاپرش تنظیم کی رکن ہے ۔ مہاپرش تنظیم مقدس مقامات کی سیکورٹی کے لئے قائم کی گئی ہے اور انہیں باقاعدہ طویل اور سخت فوجی تربیت دی جاتی ہے ۔ مہاشے ان کا چیف ہے اور ان کا ہیڈ کوارٹر کاشان پہاڑ میں ہے ۔ شکنتلا ہوٹل ہالہ بار میں ملازم ہے اور اس کی ڈیوٹی ہوٹل میں آنے والی سیاح لڑکیوں میں سے ایسی لڑکیاں چننا ہوتی ہے جو جسمانی طور پر مضبوط اور خوبصورت ہوں ۔ وہ ان کی اطلاع مہاشے کو دیتی ہے اور مہاشے انہیں اغوا کر کے کاشری اڈے پر پہنچانے کا حکم دے دیتا ہے ۔ اس کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے ۔ تم لوگوں کے ہالہ بار ہوٹل میں آنے سے پہلے مہاشے نے فون کر کے بتایا کہ مہاگرو شری پدم کے خلاف کام کرنے والے پاکیشیائی یہاں پہنچ رہے ہیں ۔ میں ان کا خیال رکھوں اور اسے رپورٹ دوں ۔ پھر تم لوگ آگئے اور میں تم سے ملی ۔ تمہارے ساتھ دو عورتیں تھیں جو مہاشے کے معیار پر پوری اترتی تھیں لیکن ان میں سے ایک غیر ملکی تھی ۔ میں نے مہاشے کو رپورٹ دی تو مہاشے نے دونوں عورتوں کو اغوا کر کے کاشری اڈے پر پہنچانے کا حکم دیا ۔ اغوا کرنے والوں کا ایک گروپ ہے ۔ میں نے اس گروپ کو کال کر

لیا اور پھر مجھے پتہ چلا کہ تم اور تمہارے ساتھی ہوٹل سے باہر جا چکے ہیں اور دونوں عورتیں کمرے میں موجود ہیں تو گروپ نے کمرے میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور ان دونوں کو اغوا کر کے ہوٹل کی عقبی طرف موجود ایک کمرے میں پہنچا دیا۔ میں نے انہیں وہاں سے اپنی جیپ میں ڈالا اور کاشری اڈے پر پہنچا کر اب واپس آئی ہوں"۔ شکنتلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جس کمرے میں انہیں بے ہوش کیا تھا کیا اس کمرے کا ایگزاسٹ چلایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ اس گروپ کا کام ہے اور انہوں نے اغوا کیا ہے"...... شکنتلا نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کاشری اڈا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کاشان شہر سے بیس میل مشرق میں گھنے جنگل کے اندر بنا ہوا ہے"...... شکنتلا نے جواب دیا۔

"وہاں فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وائرلیس فون ہے لیکن اس کا رابطہ صرف چیف مہاشے سے ہے"...... شکنتلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری ساتھی عورتوں کو وہاں کس لئے بھجوایا گیا ہے جبکہ ہم پر حملہ نہیں کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"چیف مہاشے جانتے ہوں گے۔ میں تو جو حکم ملے اس کی تعمیل کرتی ہوں اور بس"۔ شکنتلا نے کہا۔ اب وہ اس طرح جواب

دے رہی تھی جیسے معمول کسی عامل کے سوالوں کے جواب دینے پر مجبور ہوتا ہے۔

"کون ہے وہاں انچارج"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف مہاشے کا نائب رام سوائے ہے"...... شکنتلا نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"رام سوائے سمیت چھ افراد وہاں مستقل طور پر ہوتے ہیں"۔ شکنتلا نے کہا۔

"وہاں سے ہماری ساتھی عورتوں کو کہاں لے جایا جائے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"اگر چیف مہاشے نے ان کی ہلاکت کا حکم دے دیا تو انہیں وہیں گولی مار کر گہرائی میں پھینک دیا جائے گا اور اگر چیف نے انہیں زندہ رکھا تو پھر وہ انہیں اپنے پاس بلوا سکتا ہے اور ماشری بھی بھجوا سکتا ہے شری پدم کے محل میں یا اپنی رہائش گاہ پر بھی۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے"...... شکنتلا نے جواب دیا تو عمران نے خنجر کو اس کے لباس سے صاف کر کے واپس اپنی جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"تم ہماری ساتھی عورتوں کے اغوا کی سازش کی کڑی ہو اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ مجھے معاف کر دو۔ میں مجبور ہوں"...... شکنتلا نے روتے

ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بارش کی طرح شکنتلا کے جسم پر پڑیں اور ایک ہلکی سی چیخ مار کر شکنتلا کا جسم ساکت اور آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں ۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا ۔

"اس کے ملازموں کا بھی خاتمہ کر دو اور چلو ۔ اب ہمیں اس کاشری اڈے پر پہنچنا ہے ۔ اس کی جیپ باہر موجود ہے" ۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس کوٹھی سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر اور عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا ۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ جیپ کا فیول ٹینک بھرا ہوا تھا اس لئے وہ بے فکری سے جیپ چلا رہا تھا ۔ چونکہ اس نے شکنتلا سے اس کاشری اڈے تک جانے کا راستہ تفصیل سے معلوم کر لیا تھا اس لئے وہ کہیں رکے بغیر اور کسی سے پوچھے بغیر مسلسل آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ کاشان شہر کی حدود سے نکل کر گھنے جنگل میں داخل ہو گئے لیکن عمران یہاں بھی اس انداز میں جیپ چلا رہا تھا جیسے وہ ساری عمر اس جنگل میں جیپ چلاتا رہا ہو اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے دور سے جنگل کے اندر ایک عمارت نظر آنے لگی جس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا ۔

"ہوشیار ہو جاؤ ۔ چھ افراد اندر ہوں گے" ...... عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا ۔

"پھر تو ہمیں یہاں فل ریڈ کرنا ہو گا" ...... ٹائیگر نے کہا ۔

"ہاں ۔ جیپ کی آواز یقیناً ان تک پہنچ گئی ہو گی ۔ جنگل کی خاموشی میں یہ دور سے سنائی دے جاتی ہے اس لئے ادھر ادھر بھاگنے کی ضرورت نہیں ۔ ہمیں براہ راست اندر جانا ہو گا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ بند پھاٹک کے سامنے روک دی اور جیپ جیسے ہی رکی عمران، ٹائیگر اور جوزف بھی بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتر آئے ۔

"یہاں تو خاموشی ہے" ۔ عمران نے کہا ۔

"عمران ۔ عمران ۔ میں جولیا ہوں" ...... اچانک اندر سے جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران سمیت اس کے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے ۔

"جہاں جولیا پہنچ جائے وہاں بھلا کون سلامت رہ سکتا ہے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ جولیا کی آواز سن کر اس کا ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا تھا ۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا تو سامنے جولیا موجود تھی اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی ۔

"یہاں تو کافی آدمی تھے ۔ کیا سب کا خاتمہ ہو گیا ہے" ۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

"دو آدمی تھے ۔ میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے ۔ البتہ صالحہ یہاں موجود نہیں ہے" ۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔

"اوہ ۔ کہاں ہے وہ ۔ یہاں تم دونوں اکٹھی لائی گئی تھیں" ۔

عمران نے چونک کر کہا تو جولیا نے ہوش میں آنے سے لے کر عمران کے یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتادی۔

"ویری بیڈ۔ کہاں ہے وہ بندی خانہ۔ تم نے معلوم کیا ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ کالے جنگل میں ہے اور اس کا راستہ بھی میں نے سمجھ لیا ہے۔ اگر تم نہ آتے تو میں جیپ پر خود وہاں پہنچ جاتی"...... جولیا نے کہا۔

"چلو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے"... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بار پھر جنگل میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کا چہرہ ستا ہوا تھا کیونکہ صالحہ کی طرف سے اسے جولیا کی بات سن کر بے حد فکر لاحق ہو گئی تھی۔ اسے جولیا کی صلاحیتوں کا تو علم تھا لیکن صالحہ کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ وہ جولیا جیسی کارروائی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس لئے اب یہ سن کر کہ اسے کہیں اور لے جایا گیا ہے اور وہاں وہ اکیلی ہے تو اسے صالحہ کے بارے میں واقعی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

صالحہ کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ کو احساس ہوا کہ وہ کسی ایسی چیز میں موجود ہے جو مسلسل حرکت کر رہی ہے اور پھر پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی وہ سمجھ گئی کہ وہ اونچی نیچی جگہوں پر دوڑتی ہوئی ایک جیپ میں موجود ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھے گئے تھے اور وہ جیپ کے عقبی حصے میں نیچے گٹھڑی بنی پڑی ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ اسے چند ہی لمحوں میں محسوس ہو گیا تھا۔ اس نے ٹانگیں پھیلائیں تو اسے محسوس ہوا کہ اس کی دونوں ٹانگیں بھی بندھی ہوئی ہیں۔ اس نے آہستہ سے کروٹ بدلی تاکہ ماحول کا جائزہ لے سکے۔ جیپ میں چار افراد سوار تھے۔ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر دو آدمی موجود تھے اور ان دونوں آدمیوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ صالحہ

کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے جولیا کا خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ جولیا جیپ میں موجود نہیں تھی۔

"وہ غیر ملکی لڑکی اس لڑکی سے زیادہ خوبصورت اور جاندار تھی"۔ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔ لہجہ اوباشانہ تھا۔

"ہاں۔ اب تک تو وہ ہلاک ہو چکی ہو گی۔ اصل میں غیر ملکی لڑکی کو آشرم یا کسی مہاگرو کے محل میں نہیں رکھا جا سکتا۔ بعض اوقات بڑے مسائل سامنے آجاتے ہیں اس لئے مقامی لڑکی کو بندی خانے میں پہنچانے کا حکم دیا گیا اور اس غیر ملکی لڑکی کو ہلاک کر دینے کا فیصلہ کیا گیا"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے جواب دیا تو صالحہ سمجھ گئی کہ جولیا کو ہلاک کرنے کی غرض سے پیچھے کہیں چھوڑ دیا گیا ہے جبکہ اسے کہیں اور لے جایا جا رہا ہے۔ گو ایک لمحے کے لئے اسے جولیا کے بارے میں سن کر جھٹکا سا لگا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو پرسکون کر لیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر جولیا کو بے ہوشی کے دوران ہلاک کر دیا گیا تو اس کی قسمت ورنہ ہوش میں آنے کے بعد جولیا ان سے مار کھانے والی نہیں تھی کیونکہ اسے جولیا کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا۔ البتہ اب وہ اپنے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح رسی کھول کر جیپ سے نیچے کود جائے لیکن دوسرے لمحے اسے اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا کیونکہ جس جگہ وہ موجود تھی وہاں

سائیڈوں پر صرف بند کھڑکیاں تھیں۔ یقیناً جیپ کا عقبی دروازہ باہر کھلتا ہو گا لیکن ظاہر ہے اسے باہر سے ہی کھولا جا سکتا تھا اور آگے کی طرف چار آدمی موجود تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو مارے جاتے تب بھی وہ قابو میں آ سکتی تھی اس لئے اس نے فوراً فیصلہ کر لیا کہ جہاں اسے لے جایا جا رہا ہے وہاں سے فرار ہونا زیادہ آسان ہو گا اس لئے وہ اطمینان سے وہیں پڑی رہی۔ جیپ تقریباً ایک گھنٹے تک چلنے کے بعد آہستہ ہونا شروع ہو گئی اور پھر ایک جگہ رک گئی۔

"یہاں سے جیپ آگے نہیں جا سکتی۔ ہمیں پیدل جانا ہو گا۔ شورو۔ تم اس لڑکی کو اٹھالو"۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا اور پھر جیپ کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر گئے۔ صالحہ نے آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد جیپ کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک لمبے تڑنگے آدمی نے صالحہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف گھسیٹا اور پھر ایک جھٹکے سے کھینچ کر اپنے کاندھوں پر ڈال لیا اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ وہ تنگ سی گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جنگل یہاں بے حد گھنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی غار کے دہانے پر پہنچ گئے لیکن اس دہانے کے باہر سرخ رنگ کی بڑی سی چٹان نظر آ رہی تھی۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ چٹان ایک طرف ہٹ گئی۔ اب غار کا بڑا سا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ وہ چاروں اس دہانے میں داخل ہوئے اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک سرنگ نما

راستے سے گزرتے ہوئے پہاڑ کے اندر بنے ہوئے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں لوہے کے بنے ہوئے بڑے بڑے پنجرے موجود تھے لیکن یہ پنجرے خالی تھے۔

"اسے ایک پنجرے میں ڈال دو۔ ہم نے رپورٹ دے کر واپس بھی جانا ہے"۔۔۔۔ ایک آدمی نے کہا تو صالحہ کو ایک پنجرے کے اندر ڈال دیا گیا۔ پنجرے کا دروازہ بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی گئی اور پھر وہ چاروں ایک سائیڈ پر جاتے ہوئے سرنگ نما راستے میں جا کر صالحہ کی نظروں سے غائب ہو گئے تو صالحہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو انگلیوں کی مدد سے چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور ہاتھ کھلتے ہی اس نے تیزی سے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کو کھولا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اب اس نے پنجرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ پنجرہ لوہے کے بھاری اور موٹے راڈز کو موڑ کر بنایا گیا تھا لیکن ان کے درمیان انتہائی مضبوط اور باریک فولادی جالی لگی ہوئی تھی جس میں سے ایک انگلی بھی باہر نہ نکالی جا سکتی تھی۔ ابھی وہ پنجرے کا جائزہ لے رہی تھی کہ اچانک سامنے جاتی ہوئی سرنگ میں قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے پنجرے کے فرش پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح عقب میں کر لئے جیسے اس کے ہاتھ ابھی تک عقب میں بندھے ہوئے ہوں۔ اسی لمحے اس سرنگ سے دو قوی ہیکل آدمی اس

کمرے میں داخل ہوئے۔ ان دونوں کے جسموں پر سرخ رنگ کی کمانڈوز ٹائپ یونیفارم تھی اور وہ قوی ہیکل اور ورزشی جسم کے مالک تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کوڑا تھا جبکہ دوسرا خالی ہاتھ تھا۔ ان کے پیچھے وہی چار آدمی بھی اندر آ گئے جو اسے یہاں لائے تھے۔

"اوہ۔ اسے ہوش آ گیا ہے"۔۔۔ ایک آدمی نے کہا۔

"ہوش آنا ہی تھا کیونکہ کافی دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ کوڑا بردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اسے ٹرینڈ کر کے شری پدم کے محل میں بھجوانا آپ کا کام ہے مہا دیو"۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے نئے آنے والے خالی ہاتھ والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ایسی لڑکیوں کو بھیڑ بنانا ہمارا کام ہے"۔ اس آدمی نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے کہا تو وہ چاروں سر ہلاتے ہوئے اس راستے کی طرف بڑھ گئے جس راستے سے وہ ہال کمرے میں داخل ہوئے تھے جبکہ نئے آنے والے دونوں قدم بڑھاتے پنجرے کے قریب آ کر رک گئے۔ وہ اب اس طرح غور سے صالحہ کو دیکھ رہے تھے جیسے چڑیا گھر میں بچے انتہائی شوق سے جانوروں کو دیکھتے ہیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔ خالی ہاتھ والے نے گونجدار لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام صالحہ ہے۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ میں تو ہوٹل میں تھی۔ یہاں کیسے پہنچ گئی" صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مہادیو ہے۔ اسے خوب اچھی طرح یاد کر لو۔ اب تم بندی خانے میں ہو اور یہاں آ کر بڑی خوفناک شیرنیاں بھی بھیڑ بن جاتی ہیں۔ تم تو ایک معصوم سی لڑکی ہو اور سنو۔ اگر تم نے کوئی مزاحمت کی تو اس گارو کو دیکھ رہی ہو۔ یہ لڑکیوں کے خوبصورت جسم پر انتہائی بے دردی سے کوڑے برسانے میں دور دور تک مشہور ہے"...... مہادیو نے کہا۔

"بندی خانہ۔ کیا مطلب۔ یہ بندی خانہ کیا ہوتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"بندی خانہ قید خانے کو کہا جاتا ہے اور چونکہ تمہیں شری پدم نے اپنی داسی کے طور پر منتخب کر لیا ہے اس لئے اب تمہاری باقی عمر مہاراج شری پدم کی خدمت کرتے گزرے گی اور اگر تم مجھے وچن دو کہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو گی تو ہم تمہیں طویل عرصے تک یہاں رکھ سکتے ہیں لیکن تمہیں میری عورت بن کر رہنا ہوگا"۔ مہادیو نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ہوس کی چنگاریاں سی ناچتی نظر آنے لگی تھیں۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہاری منت کرتی ہوں"۔ صالحہ نے کہا تو مہادیو نے یکلخت زوردار قہقہہ لگایا۔

"یہاں آنے کے بعد باہر جانے کا کوئی راستہ کہیں سے نہیں ملے گا۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ بولو۔ کیا تم میری عورت بننے کے لئے تیار ہو یا نہیں"...... مہادیو نے کہا۔

"مم۔ مم۔ منظور ہے۔ لیکن"...... صالحہ نے رک رک کر کہا تو مہادیو بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا"...... مہادیو نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے اپنے پاس مستقل رکھو گے"...... صالحہ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہیں مستقل طور پر نہیں رکھ سکتے۔ تمہیں شری پدم کی خدمت میں جانا ہوگا۔ البتہ میں تمہیں کچھ عرصہ تک رکھ سکتا ہوں۔ تم مجھے پسند آ گئی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے خوبصورت جسم کی بوٹیاں اڑا دوں"...... مہادیو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ مجھے مت مارو"...... صالحہ نے کہا۔

"اسے پنجرے سے نکالو گارو اور بڑے کمرے میں لے چلو۔ ہم پہلے اس کا ناچ دیکھیں گے اور پھر اسے خدمت کا موقع دیں گے"۔ مہادیو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ عورت تربیت یافتہ بتائی گئی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... گارو نے کہا۔

"ہونہہ ۔ اس جیسی سادہ اور معصوم عورت کیسے سیکرٹ سروس کی ممبر ہو سکتی ہے ۔ مجھے صرف چہرہ دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ عورت کس ٹائپ کی ہے ۔ نکالو اسے باہر اور لے چلو بڑے کمرے میں" ... مہا دیو نے کہا تو گارو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا ۔ اس نے پنجرے کی کنڈی ہٹا کر اس کا دروازہ کھول دیا ۔

"آ جاؤ باہر" گارو نے کہا تو صالحہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر آ گئی ۔ گارو دروازہ بند کر کے کنڈی لگانے میں مصروف ہو گیا کہ یکلخت صالحہ اس پر جھپٹی اور دوسرے لمحے وہ اس کے ہاتھ سے کوڑے کو جھپٹ کر پیچھے ہٹتی چلی گئی ۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا ۔ کیا مطلب" ... گارو نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور مہا دیو کا ہاتھ بھی تیزی سے اپنی یونیفارم کی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ شائیں کی آواز کے ساتھ ہی گارو چیختا ہوا اچھل کر پنجرے سے جا ٹکرایا ۔ اس کے ساتھ ہی شائیں شائیں کی تیز آواز کے ساتھ مہا دیو چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹ گیا لیکن صالحہ کا بازو تو کسی مشین سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں تھا ۔ گارو اور مہا دیو دونوں نے کوڑے کو پکڑنے اور اس سے بچنے اور صالحہ پر حملہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن صالحہ نے انہیں ایک لمحے کا موقع نہ دیا اور پھر تو کمرہ گارو اور مہا دیو دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ ان کی یونیفارم ادھڑ گئی تھیں اور جسموں اور چہروں پر لمبے لمبے زخم پڑ گئے تھے اور پھر پہلے گارو نیچے گر کر ساکت ہو گیا اور پھر

یہی حشر مہا دیو کا ہوا ۔ صالحہ اب بری طرح ہانپ رہی تھی لیکن ان دونوں کے بے ہوش ہو جانے کے باوجود صالحہ مسلسل اس طرح ان دونوں پر کوڑے برسا رہی تھی جیسے اس کے اندر کوئی جناتی روح داخل ہو گئی ہو لیکن پھر یکلخت وہ اچھل کر پیچھے ہٹی اور تیزی سے سرنگ نما راستے کی سائیڈ دیوار سے لگ گئی ۔ وہ اونچی آوازیں ہانپ رہی تھی لیکن اس نے جلدی سے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ اسے دوسری طرف سے دوڑ کر کسی کے آنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور دیو ہیکل آدمی تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا صالحہ کا ہاتھ گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے جا گرا ۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن نکل کر ایک طرف جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا صالحہ نے چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ مشین گن اٹھائے ایک طرف ہٹتی چلی گئی ۔ وہ آدمی ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ صالحہ نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی گولیاں بارش کی طرح اس آدمی کے جسم سے ٹکرائیں اور وہ چیختا ہوا نیچے گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو صالحہ نے مشین گن کا رخ موڑا اور پھر مہا دیو اور گارو دونوں ہی گولیوں کی بوچھاڑ کی زد میں آ گئے ۔

"تم کمینوں کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا" ... صالحہ نے ہانپتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مشین گن اٹھائے تیزی سے اس

راستے کی طرف بڑھ گئی ۔ یہ سرنگ نما راستہ آگے جا کر مڑ جاتا تھا ۔ سرنگ کا موڑ مڑتے ہی صالحہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی ۔ سرنگ کے آخر میں لوہے کا ایک دروازہ تھا جو بند تھا ۔ صالحہ دبے پاؤں آگے بڑھی اور پھر دروازے سے لگ کر کھڑی ہو گئی لیکن دوسری طرف خاموشی تھی ۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ، اور اس کے ساتھ ہی صالحہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ یہ ایک نما سا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں دری بچھی ہوئی تھی ۔ وہاں آٹھ آدمی اس دری کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دری پر دو لڑکیاں اس طرح ناچ رہی تھیں جیسے انہیں زبردستی ناچنے پر مجبور کیا جا رہا ہو ۔ آٹھوں مرد ہاتھ میں شراب کی بوتلیں پکڑے شراب پینے اور ان لڑکیوں پر انتہائی فحش فقرے کسنے میں مصروف تھے ۔ صالحہ کی آنکھیں یکلخت جل اٹھیں اور اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گئی ۔

" ارے ۔ یہ ۔ یہ " ان مردوں نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کی چیخیں سنائی دیں ۔ ایک لڑکی نے چیختے ہوئے بھاگنے کی کوشش کی لیکن اس طرح بھاگنے سے وہ بھی فائرنگ کی زد میں آ کر چیختی ہوئی نیچے گری جبکہ دوسری لڑکی وہیں گر گئی تھی اس لئے وہ فائرنگ کی زد میں آنے سے بچ گئی تھی لیکن فرش پر پڑا ہوا اس کا جسم نمایاں طور پر کانپ رہا تھا ۔ چند لمحوں کے بعد وہ آٹھوں افراد ختم ہو چکے تھے ۔

" انھو ۔ میں تمہیں مارنے نہیں آئی " .... صالحہ نے آگے بڑھ کر کہا تو لڑکی لرزتے ہوئے جسم سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ رکھے تھے اور اس کے چہرے پر خوف پوری شدت سے موجود تھا ۔

" گھبراؤ نہیں ۔ کیا نام ہے تمہارا " .... صالحہ نے پوچھا ۔

" میرا نام پورن ہے ۔ پورن " .... اس لڑکی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" یہاں اور کتنے افراد موجود ہیں " .... صالحہ نے پوچھا ۔

" ان آٹھ کے علاوہ تین آدمی اور ہیں ۔ یہ سب بہت ظالم لوگ ہیں ۔ درندے ہیں " .... پورن نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ان تینوں میں مہا دیو اور گارو بھی ہیں یا ان کے علاوہ تین ہیں " صالحہ نے پوچھا ۔

" وہی ۔ وہی مہا دیو اور گارو دونوں انتہائی ظالم ہیں " .... پورن نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ان دونوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے بے فکر ہو جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ یہاں کتنی عورتیں ہیں " .... صالحہ نے کہا ۔

" دو روز پہلے تو دس تھیں لیکن پھر ہم دونوں کو یہاں رکھ لیا گیا اور باقی آٹھ عورتوں کو یہاں سے کہیں بھیج دیا گیا ۔ اب یہ شوری مر گئی ہے اس لئے میں اکیلی ہوں ۔ کیا تم وہی عورت ہو جو ابھی یہاں

لائی گئی تھی" پورن نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ بہرحال اب ہم نے واپس جانا ہے ۔ تم کہاں کی رہنے والی ہو اور کب سے یہاں ہو" ۔ صالحہ نے پوچھا۔

"میں یہاں کے ایک شہر گیانی کی رہنے والی ہوں ۔ میرے باپ نے ایک مہاجن سے قرضہ لیا تھا اور پھر وہ اسے اتار نہ سکا اور مہاجن نے قرضے کے بدلے میں مجھے اپنے پاس رکھا اور پھر اس نے مجھے فروخت کر دیا ۔ میں ایک دن گھر میں اکیلی تھی کہ چار آدمی گھر میں گھسے اور مجھے زبردستی اٹھا کر یہاں لے آئے ۔ میں یہاں دو ماہ سے ہوں ۔ ہم دونوں کو مہادیو نے اپنے اور اپنے آدمیوں کے لئے منتخب کر لیا تھا ۔ باقی عورتوں کو باقاعدہ تربیت دے کر بھجوا دیا گیا ہے ۔ ہم ان گیارہ مردوں کی عورتیں تھیں" پورن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ سب درندے ختم ہو گئے ہیں ۔ چلو اب ہم نے باہر جانا ہے" ۔ صالحہ نے کہا تو پورن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آئیں جہاں مہادیو، گارو اور تیسرے آدمی کی گولیوں سے چھلنی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ۔

"تم ۔ تم نے انہیں ہلاک کیا ہے ۔ تمہیں تو پنجرے میں بند کیا گیا ہو گا" ...... پورن نے کہا۔

"میں نے انہیں چکر دیا اور یہ میرے چکر میں آ گئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لاشوں میں تبدیل ہو گئے" ...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دونوں

اس غار کے دہانے تک پہنچ گئیں جہاں دہانہ چٹان سے بند تھا ۔ صالحہ نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک دیوار میں بڑا سا ہینڈل نصب اسے نظر آ گیا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر ہینڈل کھینچا اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی چٹان دہانے سے ہٹ گئی اور وہ دونوں باہر آ گئیں لیکن باہر آتے ہی صالحہ کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ وہاں کھائیاں اور گہرائیاں تھیں اور درخت تھے ۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر طرف جنگل ہی جنگل ہو ۔

"تمہیں راستہ معلوم ہے" ..... صالحہ نے پورن سے پوچھا۔

"نہیں ۔ مجھے تو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا تھا اور جب سے میں یہاں آئی ہوں آج پہلی بار باہر نکلی ہوں" ...... پورن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آؤ ۔ کہیں نہ کہیں راستہ مل ہی جائے گا" ۔ صالحہ نے کہا اور آگے بڑھ گئی ۔ پورن اس کے پیچھے تھی اور پھر کھائیوں سے گزرتی ہوئیں وہ دونوں ایک سپاٹ جگہ پر پہنچ گئیں اور اس جگہ پہنچتے ہی صالحہ سمجھ گئی کہ یہاں تک جیپ لائی گئی تھی کیونکہ یہاں جھاڑیاں اس انداز میں روندھی ہوئی نظر آ رہی تھیں جیسے ان پر سے کوئی بھاری چیز گزری ہو ۔

"اب کیا کیا جائے ۔ کس طرف جائیں" ..... صالحہ نے کہا۔

"میں کیا بتا سکتی ہوں ۔ مجھے تو معلوم نہیں" ..... پورن نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گی"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ پورن اس کے پیچھے چل رہی تھی گھنے جنگل میں وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئی تھیں کہ اچانک صالحہ کو اپنے عقب میں پورن کی چیخ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے کوئی سایہ سا جھپٹا اور وہ بھی اچھل کر نیچے جھاڑیوں میں جا گری۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر دھماکہ سا ہوا اور صالحہ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا ذہن کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا۔ اس کے بعد جب اس کے ذہن میں روشنی نمودار ہوئی اور اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس نے آنکھیں کھولتے ہی جو منظر دیکھا تھا اس نے اس کے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کے سامنے زمین پر پورن پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید بے ہوش ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود دو قوی ہیکل آدمی جنہوں نے سیاہ رنگ کے لبادے پہنے ہوئے تھے اسے اس بری طرح مار رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی بے جان چیز ہو دوسرے لمحے پورن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ تڑپ کر اٹھی ہی تھی کہ ایک آدمی نے لپک کر اسے بالوں سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر سائیڈ دیوار پر دے مارا۔ پورن دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔

"کافی سزا مل گئی ہے اسے۔ اب بلم مار دو"...... ایک آدمی نے

کہا تو دوسرے آدمی نے دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے بڑے بڑے بلموں میں سے ایک بلم اٹھایا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے بلم کے ایک ہی وار سے پورن کی گردن اس طرح کاٹ دی جیسے تار سے صابن کٹتا ہے۔

"ہونہہ۔ بھاگی جا رہی تھی"۔ ایک آدمی نے گالی دیتے ہوئے کہا۔

"اب اس دوسری کو ہوش میں لے آؤ"...... ایک آدمی نے کہا اور پھر وہ دونوں صالحہ کی طرف بڑھے۔ صالحہ کے ہاتھ رسی کی مدد سے اس کے عقب میں باندھے گئے تھے۔

"رک جاؤ۔ میری بات سنو"...... صالحہ نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے صالحہ کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ ایک قوی ہیکل آدمی نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں لات جڑ دی تھی اور بندھی ہوئی صالحہ چیخ کر ایک طرف لڑھکتی چلی گئی کہ دوسرے آدمی نے اچھل کر اس پر لات چلائی اور صالحہ کا جسم ضرب کھا کر بے اختیار پلٹ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی صالحہ نے یکلخت قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا لیکن وہ قلابازی کھا کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"کہاں جائے گی تو"...... ایک آدمی نے صالحہ کو غلیظ گالی دیتے

ہوئے کہا تو صالحہ کے ذہن میں جیسے غصے کا لاوا سا جل اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اس پر مزید حملہ کرتے صالحہ نے یکلخت اچھل کر کسی لڑاکے مینڈھے کے انداز میں پوری قوت سے ایک آدمی کے سینے پر ٹکر ماری اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اچھل کر فضا میں قوس کی طرح گھوما اور دوسرا آدمی اس کے جڑے ہوئے پیروں کی زوردار ضرب سینے پر کھا کر چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا جبکہ پہلا آدمی ٹکر کھا کر پہلے ہی نیچے گر گیا تھا۔ صالحہ قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور اس نے یکلخت اچھل کر پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ایک آدمی کے سینے پر دوبارہ جمپ لگایا اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے دوبارہ اچھل کر ایک بار پھر اس کے سینے پر پیر جوڑ کر پوری قوت سے مارے اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر ایک طرف جا کھڑی ہوئی۔ اس کا سانس تیز تیز چل رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ سر کی زوردار ٹکر کھا کر جو آدمی گرا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر وہ ساکت ہو گیا تھا۔ اس کے منہ کے دونوں کناروں اور ناک کے دونوں نتھنوں سے خون رسنے لگا تھا جبکہ دوسرے آدمی کے سینے پر بار بار جمپ لگا کر صالحہ نے اسے بھی گہری بے ہوشی کی وادی میں دھکیل دیا تھا۔ چند لمحے کھڑے رہ کر اس نے تیز تیز سانس لئے اور پھر اس نے یکلخت اچھل کر عقب میں موجود ہاتھوں کو ٹانگوں سے نکال کر سامنے کی طرف کر لیا۔ گو اس کے بازو بری طرح مڑے گئے تھے لیکن اب وہ گانٹھ اس کے سامنے

تھی اور پھر چند ہی لمحوں میں اس نے انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کی رسی پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھول لیا۔ جیسے ہی اس کے ہاتھ کھلے وہ تیزی سے ایک طرف پڑی ہوئی اس بلم کی طرف بڑھی جس پر پورن کا خون موجود تھا۔ اس نے بلم اٹھائی اور پھر اس آدمی کی طرف بڑھی جس کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ اس آدمی نے بلم مار کر پورن کی گردن کاٹی تھی۔ چنانچہ پورن کا بدلہ لینے کے لئے اس نے یہی سزا اس آدمی کو دینے کا فیصلہ کر لیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے بلم پکڑ کر اس نے اسے پوری قوت سے زمین پر پڑے ہوئے اس آدمی کی گردن پر مارا تو اس قوی ہیکل آدمی کی گردن بھی بالکل اسی طرح کٹ گئی جیسے پورن کی گردن کٹی تھی اور اس آدمی کے کٹے ہوئے دھڑ سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ صالحہ تیزی سے پیچھے ہٹی۔ اس نے بلم ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے دوسرے بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو جھک کر ٹانگ سے پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی سائیڈ پر لے گئی۔ اس نے رسی اٹھائی اور اس آدمی کو پلٹ کر اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں رسی باندھ کر گانٹھ لگا دی رسی کسی بیل کی بنی ہوئی تھی اور انتہائی مضبوط تھی۔ اب صالحہ نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ ایک کشادہ غار میں ہے۔ یہاں ایک کونے میں دو بستر زمین پر بچھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی ایک بڑا سا جستی ٹرنک بھی موجود تھا۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ صالحہ اس دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھا تو

ہر طرف گھنا جنگل تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ دونوں آدمی یہاں اس بندی خانے سے بھاگنے والوں کو پکڑنے اور انہیں سزا دینے کے لئے رکھے گئے ہوں گے۔ وہ واپس مڑی اور اس نے جستی ٹرنک کو کھولا تو اس میں کپڑوں کے جوڑے اور دو سیاہ رنگ کی شالیں پڑی ہوئی تھیں اور کچھ نہ تھا۔ صالحہ نے ٹرنک بند کیا اور پھر مڑ کر وہ اس آدمی کی طرف بڑھ گئی جو ابھی تک اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ صالحہ نے اسے الٹ کر پشت کے بل لٹایا اور پھر جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس قوی ہیکل آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹائے اور بلم اٹھا کر وہ اس آدمی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ پیچھے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر لڑکھڑا کر رہ گیا لیکن پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور اس بار وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔ صالحہ نے بلم کا پھل اس کے سر پر زور سے مارتے ہوئے کہا تو وہ آدمی چیخ مار کر ایک بار پھر پشت کے بل نیچے جا گرا۔

"بتاؤ۔ کیا نام ہے تمہارا"...... صالحہ نے یکلخت اس کی پنڈلی کی ہڈی پر بلم مارتے ہوئے چیخ کر کہا تو کمرہ اس آدمی کے حلق سے نکلنے

والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ بلم کی ضرب سے اس کی پنڈلی کی ہڈی کڑک کی آواز سے ٹوٹ گئی تھی۔

"بولو۔ کیا نام ہے"...... صالحہ نے دوسری ٹانگ پر بم کا وار کرتے ہوئے کہا۔

"بلدیو۔ بلدیو"...... اس آدمی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے زمین پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ اب وہ اٹھ کر نہیں بیٹھ سکتا تھا کیونکہ اس کی دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ صالحہ نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے زمین پر گھسیٹتی ہوئی ایک دیوار کے پاس لے آئی اور پھر اس نے بلم ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں سے اس کے دونوں بازو پکڑ کر اس نے اسے گھسیٹ کر پشت کے بل دیوار سے لگا کر بٹھا دیا۔ اس کی دونوں ٹوٹی ہوئی ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ اس انداز میں کراہ رہا تھا جیسے ہر کراہ کے ساتھ اس کی روح نکل رہی ہو۔

"تم نے پورن پر جس انداز میں ظلم کیا ہے اس کے بعد تم میری نظروں میں انسان نہیں رہے۔ البتہ جو میں پوچھوں وہ اگر تم سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی ورنہ اپنے ساتھی کی کٹی ہوئی گردن دیکھ لو۔ بالکل پورن کی طرح میں نے بلم مار کر اس کی گردن کاٹی ہے۔ اسی طرح تمہاری گردن بھی کٹ جائے گی"۔ صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ ہم دونوں مہاپرش تنظیم کے رکن ہیں اور یہاں جنگل میں رہتے ہیں تاکہ اگر کوئی عورت بندی خانہ سے فرار ہو جائے تو ہم اسے سزا دے سکیں یا اسے پکڑ کر واپس لے جائیں۔ ہم نے تم دونوں کو چیک کیا تو تمہارا رخ دیکھ کر ہی ہم سمجھ گئے کہ تم دونوں بندی خانہ سے فرار ہو کر ادھر جا رہی ہو کیونکہ اس سے پہلے ایک جیپ میں ایک عورت کو مہاپرش والوں نے بندی خانے میں پہنچایا تھا اور واپسی پر وہ ہم سے ملے تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ وہ جس عورت کو یہاں بندی خانے میں پہنچا کر آرہے ہیں اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ بہرحال تم دونوں کو دیکھتے ہی ہم نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر پہلے تمہارے پیچھے جاتی ہوئی پورن پر حملہ کیا گیا اور پھر تم پر۔ تم دونوں کو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور پھر تمہیں باندھ کر ایک طرف ڈال دیا گیا اور ہم نے پورن کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ تم نے بندی خانے میں تمام مردوں اور عورتوں کو ہلاک کر دیا ہے اور پورن نے تمہاری مدد کی ہے تو ہم نے پورن کو اور تمہیں عبرتناک موت مارنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر پورن کو ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا۔ تم عورت تھی اور بندھی ہوئی بھی اس لئے ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تم بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ہمارا اس طرح حشر کر دو گی"...... بلدیو نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"تمہارا بندی خانہ سے رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ہم یہاں جنگل میں رہتے ہیں اور ہفتے میں صرف ایک دن ہم میں سے ایک کاشان شہر جاتا ہے اور کھانے پینے کی چیزیں، شراب اور دوسری اشیا لے آتا ہے۔ البتہ ہمارا رابطہ چیف سے رہتا ہے۔ وہی ہمیں ہدایات دیتا ہے"...... بلدیو نے جواب دیا۔

"کس طرح رابطہ کرتے ہو"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پر"...... بلدیو نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ادھر ٹرنک کے نیچے رکھا ہوا ہے تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے"۔ بلدیو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صالحہ مڑ کر ٹرنک کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ٹرنک ہٹایا تو نیچے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے گڑھے میں واقعی ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ صالحہ نے ٹرانسمیٹر اٹھایا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ ٹرانسمیٹر فکسڈ فریکوئنسی کا تھا۔

"یہاں سے کاشان شہر جانے کا راستہ بتاؤ"...... صالحہ نے کہا تو بلدیو نے راستہ بتا دیا۔

"تم انسان نہیں درندے ہو اس لئے مجھے تمہاری موت پر کوئی افسوس نہیں ہو گا"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے بام پکڑ کر اسے پوری قوت سے گھما کر بلدیو کی

گردن پر مار دیا۔ بلم کی تیز چھری جیسے کنارے نے بلدیو کی گردن بھی بالکل اسی طرح کاٹ دی جیسے پورن کی گردن کٹی تھی۔ صالحہ نے بلم ایک طرف پھینکا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی لیکن پھر وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اسے اپنی مشین گن کا خیال آیا تھا۔ جب وہ بے ہوش ہوئی تھی تو مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی لیکن اب غار میں مشین گن نظر نہ آ رہی تھی اور صالحہ کو اس بلدیو سے اس بارے میں پوچھنے کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ وہ مڑی اور اس نے ایک طرف پڑا ہوا بلم اٹھایا ہی تھا کہ اچانک اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اس نے بلم کو واپس رکھا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مہاشے کالنگ۔ اوور"..... ایک تیز اور چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں چیخ رہے ہو بندر کی طرح۔ اوور"۔ صالحہ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون۔ کون۔ کون ہو تم۔ تم کوئی عورت بول رہی ہو۔ بلدیو کہاں ہے۔ اوور" دوسری طرف سے اس بار انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"دونوں کی لاشیں آ کر دیکھ لو۔ ان کی گردنیں میں نے کاٹ ڈالی ہیں۔ یہ انسان نہیں درندے تھے اور تمہارا حشر بھی یہی ہو

گا۔ سن لو میری بات۔ اوور اینڈ آل"..... صالحہ نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کا دل چاہا کہ وہ ٹرانسمیٹر کو غار کی دیوار سے مار کر توڑ دے لیکن دوسرے لمحے اس نے ارادہ بدل دیا اور ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں ڈالا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"اب یہ گالیاں سنے گا تو اسے چین آئے گا"..... صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ عمران کی آواز سن کر اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے صحرا میں اچانک بارش شروع ہو گئی ہو۔

"پرنس۔ پرنس۔ میں صالحہ بول رہی ہوں۔ اوور"..... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں ہو صالحہ۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں کسی بندی خانے میں تھی۔ وہاں سے نکل کر واپس جنگل میں پہنچی۔ میرے ساتھ بندی خانے کی ایک عورت تھی کہ اچانک ہم پر حملہ کیا گیا اور پھر ہمیں بے ہوش کر کے غار میں لایا گیا۔ اس عورت کو غیر انسانی انداز میں تشدد کر کے ہلاک کر دیا گیا لیکن میں نے جدوجہد کی اور ان دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ اب میں اس

غار میں ہوں ۔ اوور"۔۔ صالحہ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"بندی خانے کے کس طرف یہ غار ہے ۔ میں بندی خانے سے بول رہا ہوں ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے بدیو سے معلوم ہونے والی ساری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا۔ تم اس غار سے نکل کر کسی درخت پر چھپ جاؤ ۔ ہم جیپ پر آ رہے ہیں ۔ اوور"۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا نمبر بھی بتا دیا۔

"آپ بندی خانے کیسے پہنچ گئے اور مس جولیا کا کیا ہوا۔ اوور"۔ صالحہ نے بے چین ہو کر کہا۔

"وہ ہمارے ساتھ ہے اور صحیح سلامت ہے ۔ تفصیلی بات چیت بالمشافہ ہو گی ۔ اوور اینڈ آل"۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے بلم اٹھایا اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-8904 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH.5556532
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-8904 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH.5556532
PROP ALI KHAN

ایک لمبے قد اور سانڈ کی طرح پھیلے ہوئے مضبوط جسم کا آدمی جس نے سرخ رنگ کی کمانڈو ٹائپ یونیفارم پہنی ہوئی تھی ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات نمایاں تھے ۔ یہ مہاپرش نامی تنظیم کا چیف مہاشے تھا۔ سامنے میز پر ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھی اور فون سیٹ بھی لیکن اس کی نظریں فون پر تی ہوئی تھیں ۔

"یہ عورت کون ہو سکتی ہے اور کس طرح اس نے بدیو اور کانمو رام کو ہلاک کیا"۔ مہاشے نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مہاشے بول رہا ہوں"۔۔۔ مہاشے نے غراتے ہوئے اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باشور بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے ایک سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ تم نے بہت دیر کر دی رپورٹ دینے میں"۔ مہاشے نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں پہلے بلدیو کی غار میں گیا۔ وہاں بلدیو اور کانھو رام دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ بلم سے ان دونوں کی گردنیں کاٹی گئی تھیں۔ بلدیو کی دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں بھی توڑی گئیں اور وہاں بندی خانے کی ایک عورت کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی۔ اس کی گردن بھی بلم سے کاٹی گئی تھی اور اب وہاں کوئی مرد اور عورت موجود نہیں۔ وہاں سے ٹرانسمیٹر بھی غائب تھا۔ پھر میں یہاں سے بندی خانے گیا تو وہاں بھی قتل عام کیا گیا ہے۔ مہادیو اور اس کے باقی سب ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک عورت بھی گولیوں سے چھلنی پڑی ہوئی ہے۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور یہاں پر کوئی مرد یا عورت زندہ موجود نہیں ہے۔ میں اب بندی خانے سے ہی کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام کام اس عورت نے کیا ہے جسے بندی خانے پہنچایا گیا تھا۔ اب اسے تلاش کرنا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ"...... مہاشے نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو مہاشے نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گوڈے رام بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مہاشے بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے"...... مہاشے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... گوڈے رام نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جن دو عورتوں کو تم نے ہوٹل سے اغوا کیا تھا انہیں کہاں پہنچایا گیا تھا"...... مہاشے نے پوچھا۔

"مس شکنتلا کے حکم پر ان دونوں کو کاشری اڈے پر پہنچایا گیا تھا"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم گاڑی لے کر وہاں جاؤ۔ وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا مجھے وہاں کی پوزیشن بتاؤ۔ فوراً"۔ مہاشے نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مہاشے نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو مہاشے کے چہرے پر حیرت اور تشویش کے ملے جلے تاثرات نمایاں

ہو گئے ۔ اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"گوپال بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"مہاشے بول رہا ہوں" ..... مہاشے نے کہا ۔

"اوہ آپ ۔ حکم فرمائیں" گوپال نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"شکنتلا جو ہوٹل بالہ بار میں ہے اس کی رہائش گاہ تمہارے ہوٹل کے قریب ہے ۔ وہ فون انٹنڈ نہیں کر رہی ۔ تم کسی آدمی کو فوراً وہاں بھیجو اور اسے میرا فون نمبر دے کر کہو کہ وہ مجھے یہیں سے کال کرے" مہاشے نے کہا ۔

"اوکے ۔ ابھی آپ کو رپورٹ مل جائے گی" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مہاشے نے رسیور رکھ دیا ۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے ۔ بندی خانے میں قتل عام ہو گیا ۔ جنگل میں بندیو اور کالو رام کو ہلاک کر دیا گیا ۔ اب کاشری اڈے پر کال انٹنڈ نہیں کی جا رہی اور نہ ہی شکنتلا کے گھر سے کوئی جواب مل رہا ہے ۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے" مہاشے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"مہاشے بول رہا ہوں" مہاشے نے کہا ۔

"گوڈے رام بول رہا ہوں چیف ۔ کاشری اڈے سے" ۔ دوسری طرف سے گوڈے رام کی متوحش سی آواز سنائی دی تو مہاشے چونک پڑا ۔

"کیا رپورٹ ہے ۔ کیوں کال انٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی" ۔ مہاشے نے کہا ۔

"یہاں قتل عام کیا گیا ہے چیف ۔ سب لوگ ہلاک ہو چکے ہیں" ..... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ایک غیر ملکی لڑکی کو وہاں ہلاک کیا گیا ہو گا ۔ اس کی لاش موجود ہے" ..... مہاشے نے کہا ۔

"نہیں چیف ۔ یہاں کسی عورت کی لاش موجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی زندہ موجود ہے" ..... گوڈے رام نے جواب دیا ۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے" ..... مہاشے نے کہا ۔ اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا ۔

"مہاشے بول رہا ہوں" ..... مہاشے نے کہا ۔

"گوپال کا نائب روڈو بول رہا ہوں جناب ۔ مس شکنتلا اور اس کے ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ ان کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں" روڈو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے" ..... مہاشے نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اس طرح کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور اس کریڈل کا ہو ۔ اس کا چہرہ اب متوحش سا ہو رہا تھا ۔

"یہ۔ یہ بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ اگر ان دو عورتوں کی وجہ سے یہ سارا چکر چلا ہے تو پھر مرد کیا کریں گے اور وہ یقیناً یہاں حملہ کریں گے لیکن مجھے اس سے پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہو گا"...... مہاشے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گوپال بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مہاشے بول رہا ہوں"...... مہاشے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں گوپال"...... مہاشے نے کہا۔

"اس وقت دس ہیں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ کاشان شہر میں تین مرد اور دو عورتیں جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے مہا گرو شری پدم کے خلاف کام کرنے پہنچے ہیں۔ وہ ہوٹل بالہ بار میں ٹھہرے ہیں۔ میں نے ان میں سے دو عورتوں کو اس لئے اٹھوا لیا کہ وہ دونوں عورتوں کو بندی خانے پہنچا کر انہیں شری پدم کے محل میں بطور داسیوں کے بھجوا دیں گے۔ چنانچہ گوڈے رام نے شکنتلا کے کہنے پر دونوں عورتوں کو اغوا کیا اور کاشری اڈے پر

پہنچا دیا۔ وہاں سے مجھے اطلاع مل گئی کہ ایک عورت تو پاکیشیائی ہے جبکہ دوسری عورت غیر ملکی ہے۔ چنانچہ میں نے حکم دے دیا کہ اس پاکیشیائی عورت کو بندی خانے پہنچا دیا جائے جبکہ اس غیر ملکی عورت کو ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد مجھے بندی خانے سے اطلاع ملی کہ ایک پاکیشیائی عورت کو وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اچانک غیر متوقع اطلاعات ملنے لگیں۔ بندی خانے سے وہ عورت غائب ہو گئی اور وہاں سب کو ہلاک کر دیا گیا۔ کاشری اڈے پر بھی قتل عام کیا گیا ہے اور سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ شکنتلا کو بھی اس کے ملازموں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں عورتیں اور یہ مرد انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے۔ تم اپنے آدمیوں کو لے کر سوناری جنگل میں مورچے لگا دو۔ اب یہ لازماً ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے اور انہیں معلوم نہیں ہو گا کہ سوناری جنگل میں تم موجود ہو۔ تم جنگل میں شکار کھیلنے کے ماہر ہو اس لئے ان سب کا خاتمہ کر دو۔ فوری۔ اور سنو۔ اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہیں مہاپرش میں ترقی دے دی جائے گی اور تم میرے نائب بن جاؤ گے"...... مہاشے نے کہا۔

"آپ کی دیا ہے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم موت بن کر ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہ چاہے کتنے ہی تربیت یافتہ کیوں نہ ہوں لیکن سوناری جنگل میں ان کا شکار ہمارے لئے بے حد آسان ہو گا۔

گوپال نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں کاشان شہر میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے لامحالہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہے اور اس کے لئے انہیں لازماً سوناری جنگل سے گزر کر آنا ہوگا۔ تم وہیں چیکنگ کرو گے اور پھر جیسے ہی یہ ہلاک ہوں تم نے مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینی ہے۔ مجھے تمہاری کال کا انتظار رہے گا"..... مہاشے نے کہا۔

"یس چیف" گوپال نے جواب دیا تو مہاشے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سوناری جنگل بے حد گھنا جنگل ہے اور گوپال اور اس کے آدمی گھنے جنگل میں دشمنوں کا شکار کھیلنے کے ماہر ہیں اس لئے یہ لوگ لازماً ان کے ہاتھوں موت کا شکار ہو جائیں گے۔

عمران نے جیپ کاشان شہر کے کنارے پر لے جا کر روک دی۔

"ٹائیگر۔ تم نے ہوٹل جا کر سامان لانا ہے لیکن خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں مہاشے کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں"۔ عمران نے جیپ روک کر ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور جیپ سے اتر کر پیدل آگے بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ تو نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ یہ ماورائی قسم کا مشن ہو گا لیکن یہاں تو باقاعدہ تربیت یافتہ افراد موجود ہیں"..... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ مہاپرش تنظیم باقاعدہ تربیت یافتہ ہے اور اب ہم نے ان کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہے۔ کاشان پہاڑ پر ورنہ اس محدود ایریا میں یہ ہمیں چلنے ہی نہ دیں گے۔ ٹائیگر کو بھی میں نے اسی لئے بھیجا

ہے کہ ٹائیگر زیرِ زمین دنیا میں کام کرتا رہتا ہے اس لئے وہ آسانی سے
ان کے ہاتھ نہ آئے گا"...... عمران نے کہا۔
"باس ۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اکیلا جا کر اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ
کر دوں"...... جوزف نے کہا۔
"نہیں ۔ یہ کام تمہارے اکیلے کے بس کا نہیں ہے اور اب تم
خاموش رہو ۔ میں ذرا نقشے کا مطالعہ کر لوں تاکہ ٹائیگر کے آنے تک
کاشان پہاڑ کا کوئی بہتر راستہ تلاش کر سکوں"...... عمران نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو اس قتل و غارت کے بارے
میں اب تک اطلاع مل چکی ہو گی اس لئے لامحالہ انہوں نے ہمارے
خاتمے کے لئے کوئی نہ کوئی پلاننگ کر لی ہو گی"...... خاموش بیٹھی
ہوئی جولیا نے کہا۔
"ہاں یقیناً ۔ اسی لئے تو میں نقشے کو دیکھنا چاہتا ہوں ورنہ عام
راستے سے تو ہم آسانی سے کاشان پہاڑ تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران
نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی
جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سائیڈ سیٹ پر پھیلا دیا۔
جولیا کھسک کر جیپ کے دروازے کے ساتھ لگ گئی۔
"باس ۔ میں باہر جا کر نگرانی کرتا ہوں کہیں کوئی اچانک ہم پر
حملہ نہ کر دے"...... جوزف نے کہا۔
"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف عقبی
دروازہ کھول کر جیپ سے باہر چلا گیا۔ عمران نقشے پر جھک گیا اور

کافی دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے طویل سانس لیا۔
"چار راستے ہیں ۔ لیکن ہر راستہ سوناری جنگل پر جا کر ختم ہو جاتا
ہے ۔ سوناری جنگل کراس کرنا ضروری ہے اور نقشے کے مطابق یہ
انتہائی گھنا جنگل ہے اور یہاں گھنے پن کا خصوصی نشان دیا گیا ہے"۔
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف پلاننگ اس سوناری جنگل
میں ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں ۔ اگر وہ یہاں پلاننگ کر لیں تو ہم آسانی سے ان کا شکار ہو
سکتے ہیں اور تربیت یافتہ آدمی لازماً یہی بات سوچے گا"...... عمران
نے جواب دیا۔
"تو اس کا کیا حل ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہمارے ساتھ جوزف موجود ہے جنگل کا شہزادہ اور دو جنگلی
کو تیز بھی اس لئے وہ کیا محاورہ ہے کہ سیاں بنے کوتوال اب ڈر
کاہے کا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔
"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم نے کیا کہا ہے"...... جولیا نے حیران
ہو کر کہا کیونکہ اس نے یہ محاورہ پہلی بار سنا تھا۔
"سیاں محبوب کو کہتے ہیں اور کوتوال کا مطلب آج کل کا گورنر
سمجھ لو اس لئے اس کا مطلب ہے کہ جب ہمارا محبوب گورنر بن گیا
ہے تو اب ہم کھل کر کھیل سکتے ہیں ۔ اب کسی کا ہمیں کیا ڈر"۔
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار مسکرا

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI

دی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم اب گورنر بن گئے ہو"۔۔ چند لمحوں بعد جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو اس صورت میں بن سکتا ہوں کہ مجھے کسی کاسیاں بننے کا اعزاز حاصل ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ اس کا چہرہ گلنار ہو گیا تھا۔ عمران کی وضاحت کے بعد اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس نے جو بات کی ہے اس کا کیا مطلب نکلتا ہے۔

"عمران صاحب۔ اس گھنے جنگل میں جیپ تو نہ چل سکے گی اس لئے یقیناً ہمیں پیدل جانا ہو گا اور یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ یہ جنگل کتنا بڑا ہے اور اس کی پوزیشن کیا ہے"...... صالحہ نے جو عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی بات کرتے ہوئے کہا۔

"خاصا بڑا جنگل ہے اور دوسری بات یہ کہ وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا کہ اس کی پوزیشن کیا ہے۔ کیا اس میں جیپ چل سکتی ہے یا نہیں"...... عمران نے نقشہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیوں نہ ہم اس جنگل کی بجائے کسی اور راستے سے گزر کر وہاں پہنچیں۔ اب یہ جنگل کاشان پہاڑ کے چاروں طرف تو نہیں ہو سکتا"...... صالحہ نے کہا۔

"اس جنگل کی پوزیشن ایسی ہے کہ ہمیں لامحالہ اس کے کسی نہ کسی پورشن سے گزرنا ہو گا۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت

نہیں ہے۔ اب جبکہ ہم ذہنی طور پر ہوشیار ہو گئے ہیں تو اب پریشانی کی کوئی بات نہیں"...... عمران نے نقشہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور وہاں ان کا خاتمہ کرنے کے لئے ہمیں بھاری اسلحے کی ضرورت پڑے گی۔ اس کا کیا ہو گا" صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں صرف آدمی ہوں گے اور آدمی عام اسلحے سے بھی مارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ تینوں جیپ سے باہر آ گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ٹائیگر کو واپس آنے میں ابھی کافی دیر لگے گی۔

"عمران صاحب۔ سوناری جنگل میں ہمارے خلاف ایکشن میں کتنے آدمی ہو سکتے ہیں"۔۔ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جنگل میں تو ایک آدمی بھی کافی ہو سکتا ہے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ دس بارہ افراد ہو سکتے ہیں" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی ہمارے لئے شدید خطرات ہوں گے"۔ صالحہ نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دھوم تو پوری دنیا میں ہے۔ یہ لوگ لاکھ تربیت یافتہ سہی لیکن پھر بھی اسرائیل اور ایکریمیا سے کم تربیت یافتہ ہوں گے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ جو کچھ ہم سوچ رہے

ہیں وہی کچھ وہ بھی سوچیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور پھر دو گھنٹے بعد ٹائیگر واپس آگیا تو اس کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے بیگ تھے جبکہ ایک بیگ اس نے اپنی پشت پر باندھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہاں کوئی آدمی چیکنگ کے لئے موجود نہیں تھا۔ میں اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد کمروں میں گیا اور بیگ میں نے ایک کمرے میں اکٹھے کئے اور ایک ایک کر کے انہیں فائر ڈور سے باہر لے آیا۔ میں نے پارکنگ سے ایک جیپ اڑائی اور بیگ جیپ میں رکھے اور پھر یہاں سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر میں نے جیپ کو گھنے جنگل میں چھوڑا اور بیگ اٹھا کر پیدل یہاں تک پہنچا ہوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان بیگوں سے اسلحہ نکال کر جیبوں میں ڈال لو اور باقی بیگ یہاں کسی جھاڑی کے نیچے چھپا دو۔ واپسی پر لے لیں گے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بیگ کھولے اور پھر عمران سمیت سب نے مشین پسٹلز نکال کر جیبوں میں ڈالے اور مشین گنیں جو بیگوں میں پارٹس کی صورت میں تھیں انہیں جوڑ کر انہوں نے انہیں کاندھوں سے لٹکا لیا۔ جوزف نے تینوں بیگ ایک اونچی اور گھنی جھاڑی کے نیچے چھپا کر رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر جیپ میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر

عمران تھا۔ چونکہ عمران نقشے کو بغور دیکھ چکا تھا اس لئے اب اس کے لئے سوناری جنگل پہنچنے اور پھر وہاں سے کاشان پہاڑ پر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔

"جوزف"۔۔۔ عمران نے اچانک جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ جوزف نے جو عقبی سیٹ پر بیٹھا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش ہو۔ کیا جنگل پسند نہیں آیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اسے جنگل مت کہیں۔ یہ تو ویران علاقہ ہے۔ یہاں نہ دھاڑتے ہوئے شیر ہیں نہ غراتے ہوئے چیتے اور نہ ہی تباہی مچاتے ہوئے مست ہاتھی۔ یہاں تو مجھے خرگوش بھی نظر نہیں آیا اور آپ اسے جنگل کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جنگل وہ ہوتا ہے جس میں درندے ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ درندوں کے بغیر جنگل لاش جیسا ہوتا ہے"۔ جوزف نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ درندے صرف جانور ہی ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید عمران کی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"کیا انسان درندے نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ باس ۔آپ درست کہتے ہیں ۔انسان جب درندگی پر آجائے تو وہ ان درندوں سے بھی بڑا درندہ بن جاتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم جلد ہی ایک گھنے جنگل میں پہنچ جائیں گے ۔وہاں ہو سکتا ہے کہ دس بارہ انسانی درندے موجود ہوں ۔ پھر کیا تمہیں سوناری جنگل واقعی جنگل لگنے لگ جائے گا یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اگر وہ درندے ہوئے تو باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس بات کا فیصلہ کیسے ہوگا کہ وہ درندے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"باس ۔ جانور درندے جنگل میں کھلے عام پھرتے ہیں جبکہ انسان درندے چھپ کر وار کرتے ہیں"..... جوزف نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"اب ظاہر ہے وہ وہاں جنگل میں پریڈ تو نہیں کر رہے ہوں گے ہمارے شکار کے لئے انہیں چھپنا تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ان کی بو آجائے گی باس اور مجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ انسان ہیں یا درندے"...... جوزف نے کہا تو اس بار عمران چونک

پڑا۔

"تمہیں کیسے پتہ چل جائے گا۔کیا انسانوں سے خوشبو آتی ہے اور انسانی درندوں سے بدبو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس ۔ انسانوں کی اپنی بو ہوتی ہے لیکن جب کوئی انسان چھپ کر کسی پر وار کرتا ہے تو اس کی بو میں فرق آجاتا ہے ۔ اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کیسی بو ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ پھر تیار ہو جاؤ ۔ہم اصل جنگل میں پہنچنے والے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"باس ۔ مجھے تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔جنگل میں داخل ہوتے ہی میں خود بخود تیار ہو جاؤں گا"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ان لوگوں کو ہماری آمد کا علم کسی ماورائی طاقتوں کے ذریعے ہوا ہے یا انہوں نے باقاعدہ مخبری کرائی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دونوں کام ہو سکتے ہیں ۔ویسے اگر ماورائی قوتوں کا مسئلہ ہوتا تو یقیناً وہ انہیں بتا دیتیں کہ ہم میں سے اصل خطرہ انہیں تم سے اور صالحہ سے ہو سکتا ہے ۔ باقی تو بے چارے مرنجان مرنج قسم کے لوگ ہیں اور پھر وہ تم پر ہاتھ ڈالنے کی حماقت کر کے اپنے اتنے آدمی ضائع نہ کراتے"...... عمران نے کہا۔

"مرد تو واقعی مرنجان مرنج ہوتے ہیں۔ بظاہر بھیگے ہوئے چوہے بنے رہتے ہیں لیکن اصلیت ان کی درندوں کے روپ میں سامنے آتی ہے" جولیا نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"محبت کی بارش میں بھیگے ہوئے ہو" عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"باس۔ باس۔ جیپ روکو" اچانک جوزف نے چیخ کر کہا تو عمران نے بے اختیار جیپ روک دی۔ دوسرے لمحے جوزف جیپ کا عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر کر غائب ہو گیا۔

"ابھی تو میرے خیال کے مطابق سوناری جنگل کافی فاصلے پر ہے پھر اسے کیا ہوا ہے"... عمران نے کہا اور جیپ کا دروازہ کھول کر وہ بھی نیچے اتر آیا۔ باقی ساتھی بھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔ جنگل میں ہر طرف خاموشی طاری تھی۔

"جوزف کو لازماً کچھ نہ کچھ محسوس ہوا ہو گا" ٹائیگر نے کہا۔

"جبکہ جنگل کے اصل باسی تم ہو کیونکہ تم ٹائیگر ہو۔ احساس تو تمہیں ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا شاگرد جو بن گیا ہوں"... ٹائیگر نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے سامنے جھاڑیوں سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر ادھر ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ جوزف جھاڑیوں سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس

کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ اس نے اس آدمی کو عمران کے سامنے زمین پر ڈال دیا۔

"اس کے پاس یہ ٹرانسمیٹر بھی ہے باس"۔ جوزف نے کہا اور جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کہاں موجود تھا" عمران نے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ قریب ہی ایک درخت پر موجود تھا باس۔ مجھے اچانک اس کی بو آ گئی اور پھر میں جھاڑیوں کی اوٹ لے کر اس کی طرف بڑھا۔ میں نے ایک پتھر اس کو مارا تو یہ مری ہوئی چھپکلی کی طرح نیچے جھاڑیوں میں آ گرا اور میں نے اسے بے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے اسلحہ کے لئے اس کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے یہ ٹرانسمیٹر اور ایک مشین پسٹل برآمد ہوا"...... جوزف نے کہا۔

"اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا جائزہ لینا شروع کر دیا جبکہ جوزف نے ایک طرف جھاڑیوں پر پھیلی ہوئی بیل اتار کر اسے مخصوص انداز میں توڑ کر اس کے دونوں سرے آپس میں ملا کر اس نے انہیں رسی کی طرح بل دے کر آخر میں گانٹھ لگا دی۔ پھر وہ واپس آیا اور اس نے اس آدمی کو اٹھا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے انہیں اس بیل سے بنی ہوئی رسی سے باندھ دیا۔ اس کام میں ٹائیگر نے بھی اس کی مدد کی۔ ہاتھ باندھنے کے بعد جوزف نے

اسے پلٹ کر دوبارہ پشت کے بل لٹا دیا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار ابھرے تو جوزف نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی نے چند لمحوں بعد کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران کے اشارے پر جوزف نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو بیراگی ہوں۔ جنگل میں رہتا ہوں۔ مم۔ مم۔ میرا نام سہائے رام ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ جوزف نے اسے ابھی تک بازو سے پکڑا ہوا تھا تاکہ وہ لڑکھڑا کر دوبارہ نیچے نہ گر پڑے۔

"بیراگیوں کے پاس ٹرانسمیٹر نہیں ہوتے۔ اپنا اصل نام بتاؤ ورنہ ابھی ایک ایک ہڈی علیحدہ کرا دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ماحول اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے

انتہائی بے دردی سے انگلی اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔

"اب بولو۔ کیا نام ہے تمہارا۔ یہ سوچ لو کہ ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو یا سچ۔ اگر اس بار جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی ختم ہو جائے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام پرشاد ہے۔ پرشاد۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ اس آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ اب بے پناہ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہارا تعلق مہاپرش سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... پرشاد نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف میرے سوالوں کے جواب دو اور سنو۔ ایک لفظ بھی جھوٹ نہ بولنا ورنہ۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اور جس طرح چھوٹی مچھلیوں کو ماہی گیر واپس سمندر میں پھینک دیتے ہیں اس طرح میں بھی تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر تمہارا انجام عبرتناک ہو گا"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مجھے مت مارو۔ میں سچ بولوں گا"...... پرشاد نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کیوں موجود ہو اور تم نے ٹرانسمیٹر پر کس کو کیا رپورٹ دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا تعلق مہاپرش کے ایک سیکشن جسے مہابلی سیکشن کہا جاتا

ہے سے ہے اور ہم کاشان شہر میں رہتے ہیں اور ہمارے باس کا نام گوپال ہے ۔ ہم بیس آدمی ہیں ۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر ماشیری میں ہے ۔ ہمارا کام وہاں ایسے مسلمانوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہوتا ہے جو ہمارے مذہب کے خلاف کام کر رہے ہوتے ہیں ۔ ہمارا چیف مہاشے ہے ۔ پھر ماشری کے سب سے بڑے گرو شری پدم پراتھنا کرنے کاشان پہاڑ پر آگئے تو چیف مہاشے اپنے آدمیوں سمیت ان کی حفاظت کے لئے وہاں چلے گئے جبکہ ہمارے آدھے سیکشن کو یہاں کاشان میں آنے کا حکم دیا گیا ۔ ہمیں بتایا گیا کہ مہاراج شری پدم کے خلاف کام کرنے پاکیشیا سے مسلمان آرہے ہیں اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن پھر چیف مہاشے نے باس گوپال کو فون پر کہا کہ دشمن ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے اور اس کے لئے وہ لازماً سوناری جنگل سے گزریں گے اس لئے ہم جنگل میں ان کا خاتمہ کر دیں ۔ ہمیں جنگل میں دشمن کا خاتمہ کرنے کی باقاعدہ فوجی تربیت حاصل ہے ۔ چنانچہ باس گوپال ہم سب سمیت سوناری جنگل میں چلا گیا ۔ مجھے انہوں نے یہاں روک دیا اور کہا کہ اگر دشمن یہاں سے گزریں تو میں باس کو اطلاع دوں ۔ انہوں نے مجھے خاص طور پر منع کیا تھا کہ میں ان کی نظروں میں نہ آؤں اس لئے میں ایک درخت پر چھپ کر بیٹھ گیا اور پھر میں نے تمہاری جیپ دیکھ لی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر باس کو اطلاع دے دی اور جیپ کے بارے میں ساری تفصیل بھی بتا دی ۔ پھر اچانک میرے سینے پر ضرب لگی اور میں بے اختیار

نیچے گر گیا ۔ پھر کوئی سایہ مجھ پر جھپٹا اور میں بے ہوش ہو گیا "۔ پرشاد نے از خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" کتنے آدمی ہیں سوناری جنگل میں "..... عمران نے پوچھا ۔

" باس گوپال سمیت نو آدمی ہیں اور دسواں میں یہاں ہوں "۔ پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ان کے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے "... عمران نے پوچھا ۔

" دوربین لگی ہوئی مشین گنیں ، مشین پسٹل اور میزائل گنیں ہیں "...... پرشاد نے جواب دیا ۔

" کیا فریکونسی ہے گوپال کی "...... عمران نے پوچھا تو پرشاد نے فریکونسی بتا دی ۔

" اب اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو گوپال کو کال کر کے کہو کہ ہماری جیپ خراب ہو گئی ہے اور ہم یہاں موجود ہیں اور تم آسانی سے ہمیں گولیوں کا نشانہ بنا سکتے ہو " عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر پرشاد کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کو آن کیا اور ٹرانسمیٹر پرشاد کے ہاتھ میں دے دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ پرشاد کالنگ ۔ اوور " پرشاد نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا ۔

" یس ۔ گوپال اٹنڈنگ یو ۔ اوور " چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ تحکمانہ تھا ۔

" باس ۔ میں کالے پوائنٹ سے بول رہا ہوں ۔ وہ جیپ خراب

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/393/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:5556532
PROP: [illegible]

ہو گئی ہے۔اس میں تین مرد اور دو عورتیں باہر نکلی ہیں۔ایک آدمی جیپ کو ٹھیک کرنے میں مصروف ہے۔آپ حکم دیں تو میں اپنے مشین پسٹل سے آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔اوور"۔ پرشاد نے کہا۔

"نہیں۔تم نے سامنے نہیں آنا۔وہ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔تم مارے جاؤ گے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ہم یہاں سوناری جنگل میں موجود ہیں جبکہ انہیں اس بات کا علم نہیں ہے اس لئے وہ یہاں آتے ہی کراس ٹریپ میں پھنس کر یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے۔اوور"۔ گوپال نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔اوور"۔۔ پرشاد نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا اور پرشاد نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"اسے آف کر دو جوزف"۔۔ عمران نے کہا تو دوسرے لمحے جوزف اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور جنگل پرشاد کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔جوزف نے یکلخت دونوں ہاتھوں سے اس طرح پرشاد کو فضا میں اچھال کر نیچے پھینک دیا تھا کہ نیچے گرتے ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم چند لمحے جھٹکے کھاتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اسے گھسیٹ کر کسی جھاڑی میں پھینک دو"۔۔ عمران نے

کہا تو جوزف نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جنگل میں مشین گنوں کی آٹو میٹک فائرنگ کے ٹریپ بنائے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔تم نے درست سمجھا ہے اور اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جنگل میں ایکشن کرنے کے باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں۔اب ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔آپ مجھے اجازت دیں۔میں جنگل میں جا کر ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں"۔۔ جوزف نے کہا۔

"نہیں۔تم کراس فائر ٹریپ کا شکار ہو جاؤ گے۔ہمیں اب ایسا راستہ اختیار کرنا ہو گا کہ ہم ان کے عقب میں پہنچ جائیں"۔عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ہمیں ان کی پوزیشنوں کا تو علم نہیں ہے"۔جولیا نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ہیلو۔مہاشے کالنگ۔اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے چیف مہاشے کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ صالحہ نے جب غار میں سے بلدیو سے ملنے والے ٹنسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی تو یہ بندی خانے میں موجود ٹرانسمیٹر پر بھی سنی گئی تھی اور چونکہ دوسری طرف سے مہاشے نے بات کی تھی اس لئے مہاشے کی آواز اور لہجہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔

"یس چیف ۔ گوپال انڈنگ یو ۔ اوور" ... گوپال کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے تمہاری ۔ اوور" ... عمران نے پوچھا۔

"چیف ۔ ہمیں اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیائی دشمن ایک جیپ میں کالے جنگل کی طرف سے سوناری جنگل کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔ ان کی تعداد پانچ ہے ۔ تین مرد اور دو عورتیں اور ہم ان کا شکار کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں ۔ اوور" گوپال نے کہا۔

"کیسے پتہ چلا ۔ اوور" ... عمران نے کہا تو گوپال نے اسے پرشاد کی دونوں کالوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تم نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں ۔ اوور" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ یہ لوگ سوچارو سائیڈ سے آئیں گے اس لئے میں نے وہاں سے کاشان پہاڑ تک جگہ جگہ کراس فائرنگ ٹریپ لگا دیئے تھے اور میرے آدمی بھی چاروں طرف موجود تھے لیکن اب ٹرانسمیٹر پر جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق یہ لوگ جیپ میں نارچانی سائیڈ سے آ رہے ہیں اس لئے میں نے فوری کراس فائرنگ ٹریپس اس طرف لگانے کا حکم دیا ہے اور یہ تو اچھا ہوا کہ ان کی جیپ خراب ہو گئی ہے اس لئے ہمیں موقع مل گیا ہے ۔ اب جیسے ہی یہ لوگ اس سائیڈ سے داخل ہوں گے ان پر ہر طرف سے فائرنگ شروع ہو جائے گی ۔ کراس فائرنگ بھی اور میرے آدمیوں کی فائرنگ بھی ۔ اوور" ۔

گوپال نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں ۔ اوور اینڈ آل" ..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال دیا اور پھر اندرونی جیب سے اس نے نقشہ نکالا اور اسے زمین پر رکھ کر وہ اکڑوں بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہونہہ ۔ ہمیں تھوڑا سا چکر کاٹنا ہو گا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نقشہ اٹھا کر اس نے اسے بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر جیپ کی طرف مڑ گیا۔

"تو آپ نے اب سوچارو سائیڈ سے اندر جانے کا پروگرام بنایا ہے" ۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ جیپ کی خرابی ہمارے لئے خوشخبری ہے ۔ اب ان کی تمام تر توجہ اس طرف رہے گی جبکہ ہم اندر داخل ہو کر ان کا آسانی سے شکار کر لیں گے" ...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا اس طرف ان کا مخبر موجود نہیں ہو گا جیسے ادھر موجود تھا" ... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ارے ہاں ۔ واقعی ادھر بھی ان کا آدمی موجود ہو گا اور ضروری نہیں کہ جوزف اسے چیک کر سکے" ...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس ۔ اس کے آدمی تو ادھر ہوں گے ۔ وہاں پہنچنے میں تو انہیں وقت لگے گا" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں جیپ چھوڑنی پڑے گی ورنہ جنگل میں

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
?890/4 NISPTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH: 552505-2

"جیپ کی آواز دور سے ہی سنائی دے گی"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ آپ اس طرف سے اندر چلیں ۔ ہم ان کی کراس فائرنگ سے بھی نمٹ لیں گے اور ان سے بھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ چکر کاٹ کر جانے میں ہمیں فائدہ ہوگا"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ جنگل کا مسئلہ ہے اس لئے جو فیصلہ جوزف کرے گا وہی درست ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ جنگل کا ہر درخت اور ہر جھاڑی شکاری ہو سکتی ہے اس لئے آپ سرحد پر رک جائیں ۔ میں اکیلا اندر جاؤں گا اور میں ان کی پوری مخبری کر کے واپس آؤں گا ۔ اس کے بعد آپ باس ہیں جیسے آپ حملے کا منصوبہ بنائیں گے وہ بہتر ہوگا"...... جوزف نے کہا۔

"ان کو اب جیپ کا علم ہو چکا ہے اس لئے لامحالہ وہ کراس فائرنگ کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی استعمال کریں گے اور اگر ایک بھی میزائل جیپ پر پڑ گیا تو پھر ہم سب ختم ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم سوچارو سائیڈ سے ہی جائیں گے ۔ اس طرف خطرات بہرحال کم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھا دیا اور پھر کچھ آگے جانے کے بعد اس نے جیپ کو موڑا اور سائیڈ پر آگے بڑھتا چلا گیا ۔ جیپ میں موجود سب افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک

جیپ نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا انجن بند ہو گیا۔

"کیا ہوا"...... سائیڈ پر موجود جولیا نے کہا۔

"اب واقعی جیپ خراب ہو گئی ہے ۔ اب یہاں سے ہمیں پیدل آگے جانا ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچانک اسے کیا ہوا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے ۔ فیول ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔ اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے ۔

"کیا تمہیں پہلے پتہ نہیں چلا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوئی شاید خراب تھی ۔ ایک جگہ پر رکی ہوئی تھی ۔ میں سمجھا کہ اتنا فیول بہرحال ہے کہ ہم کشان پہاڑ تک پہنچ جائیں گے لیکن پھر اچانک سوئی نے حرکت کی اور خالی کے نشان پر پہنچ گئی ۔ اس کے ساتھ ہی انجن بند ہو گیا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جوزف ۔ اب تم نے یہیں سے سوچارو سائیڈ پیدل جا کر سوناری جنگل میں داخل ہونا ہے جبکہ ہم تمہارے پیچھے وہاں پہنچیں گے ۔ تم نے کراس فائرنگ زون سے بچ کر کسی ایک آدمی کو بے ہوش کر کے لے آنا ہے تاکہ اس سے ہم وہاں کی پوزیشن معلوم کر کے آگے بڑھیں ورنہ ہم میں سے کوئی بھی کسی وقت بھی فائرنگ کی

زد میں آسکتا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"یس باس" ..... جوزف نے جواب دیا۔

"سیدھے چلے جاؤ اور پھر جہاں سے سیاہ رنگ کے پتوں والے گھنے درخت تمہیں نظر آنا شروع ہو جائیں گے وہیں سے سوناری جنگل کا آغاز ہو گا اور ان درختوں سے کچھ پہلے تم رک جاؤ گے۔ تم نے وہیں واپس آنا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں" ..... جوزف نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"آؤ چلیں۔ لیکن صالحہ اور ٹائیگر علیحدہ جبکہ میں اور جولیا علیحدہ گروپس کی صورت میں آگے بڑھیں گے تاکہ ایک دوسرے کا خیال بھی رکھا جاسکے" ..... عمران نے کہا۔

"آیئے مس صالحہ" ..... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا جبکہ صالحہ بھی اس کے پیچھے آگے بڑھ گئی۔ جب وہ دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو جولیا نے عمران کی طرف دیکھا جو خاموش کھڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ اب ہمیں بھی آگے بڑھنا چاہئے" ..... جولیا نے اسے خاموش کھڑے دیکھ کر کہا۔

"گھنا جنگل۔ سائیں سائیں کی رومان پرور آوازیں اور تنہائی۔ واہ کیا ماحول ہے" ..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق۔ تم میں تو سرے سے انسانی

جذبات ہی نہیں۔ چلو آگے بڑھو ورنہ میں جا رہی ہوں" ..... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنا تو رہا تھا کہ جنگل میں جا کر خواتین کھٹور ہو جاتی ہیں لیکن تجربہ آج ہوا ہے اس لئے تو قدیم دور کا آدمی خاتون کی باہوں میں باہیں ڈال کر چلنے کی بجائے اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے جاتا دکھایا جاتا ہے" ..... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"مردوں کی انا کی تسکین ایسے ہی مناظر سے ہوتی ہے۔ مرد چاہے کتنا ہی تعلیم یافتہ اور مہذب ہو اس کے ذہن میں بہرحال عورت پر جبر کر کے اسے تسخیر کرنے کی خواہش موجود رہتی ہے" ..... جولیا نے کہا۔

"خواہش نہیں۔ حسرت کہو۔ بہرحال اب چلو۔ اب جوزف کافی آگے نکل گیا ہو گا" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"تو تم اس لئے یہ باتیں کر رہے تھے کہ جوزف اور تمہارے درمیان فاصلہ بڑھ جائے" ..... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ مجھے مردوں کی نفسیات پر پر مغز لیکچر سننے کا موقع مل گیا" ..... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے" ..... جولیا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F.890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI

گوپال ایک جھاڑی کی اوٹ میں موجود تھا اور اس کی آنکھوں سے انتہائی طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی جبکہ ایک مشین گن اور ایک میزائل گن اس کے قریب زمین پر پڑی ہوئی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکائی اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مہاشے کالنگ۔ اوور" چیف مہاشے کی آواز سنائی دی تو گوپال بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ابھی پانچ منٹ پہلے تو چیف نے اسے کال کیا تھا اور تفصیل سے بات ہوئی تھی۔ پھر اب اتنی جلدی دوبارہ کال کرنے پر وہ چونک پڑا۔

"یس چیف۔ گوپال اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... گوپال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں۔ اوور"۔۔ چیف نے کہا تو گوپال کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ابھی آپ سے تفصیلی بات ہوئی ہے چیف۔ ابھی پانچ منٹ پہلے۔ اوور"۔ گوپال نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ میں تو ایک گھنٹے سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا ہوں اور اب بھی میں نے ہی کال کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ پانچ منٹ پہلے آپ نے کال کی اور پاکیشیائیوں کے بارے میں معلوم کیا تو میں نے آپ کو تفصیل بتائی کہ میرے آدمی نے انہیں جیپ پر چیک کر لیا ہے اور پھر آپ کے پوچھنے پر میں نے اپنی پکٹنگ کے بارے میں بھی آپ کو تفصیل بتائی۔ اوور"۔ گوپال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں نے تو نہ تمہیں کال کیا ہے اور نہ ہی تم سے میری بات ہوئی ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوور"۔ چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ کی آواز میں نہ پہچانوں گا تو اور کون پہچانے گا۔ اوور"..... گوپال نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ کھیل کھیلا جا رہا ہے یہ لازماً ان پاکیشیائیوں کی حرکت ہوگی۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو شری

"پدم کی طرح جادو جانتے ہیں۔ اوور"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اگر یہ کال پاکیشیائیوں کی طرف سے تھی تو پھر وہ واقعی جادوگر ہی ہو سکتے ہیں۔ اوور" گوپال نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جو کچھ بھی ہیں بہرحال ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ جو پلاننگ بھی تم نے کر رکھی ہے اسے فوری طور پر تبدیل کر دو اور اب اگر ان کی کال آئے تو تم نے سپیشل کوڈ کے بغیر بات نہیں کرنی۔ اوور"... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اب تو ایسے ہی کرنا ہو گا۔ اوور"... گوپال نے جواب دیا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم نے انہیں اپنے بارے میں کیا بتایا ہے۔ اوور" چیف نے پوچھا تو گوپال نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اب لازماً وہ سوچارو سائیڈ سے اٹیک کریں گے کیونکہ اس کال کی وجہ سے تم نے وہاں پکٹنگ ختم کر دی ہے۔ تم ایسا کرو کہ ایک آدمی کو وہاں بھیج دو تاکہ یہ لوگ جب وہاں پہنچیں تو وہ آدمی تمہیں اطلاع دے سکے اور تم چکر کاٹ کر ان کے عقب میں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دینا کیونکہ ان کا ٹارگٹ ہیڈ کوارٹر ہے۔ ان کی کوشش ہو گی کہ وہ تم سے ٹکرائے بغیر ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں۔ اوور" چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... گوپال نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ چیف کی اس بات سے مطمئن نہیں ہے کہ پہلے جو کال کی گئی تھی وہ پاکیشیائیوں کی طرف سے تھی۔ یہ بات کسی طرح بھی اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی لیکن چیف نے جو پلاننگ کی تھی وہ بہرحال بہتر تھی اس لئے اس نے اس پر فوری عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر واقعی چیف کی بات درست ہے کہ کال پاکیشیائیوں کی طرف سے تھی تو پھر لازماً وہ لوگ سوچارو سائیڈ سے اب سوناری جنگل میں داخل ہو کر سیدھے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں جبکہ وہ یہاں پکٹنگ کئے بیٹھا رہ جائے گا اس لئے چیف کی یہ پلاننگ واقعی بہترین تھی کہ وہ خود یہیں رہے جبکہ اپنا ایک آدمی سوچارو بھجوا دے۔ پہلی کال آنے سے پہلے اس کا آدمی کرشن وہاں سوناری جنگل سے کچھ فاصلے پر موجود تھا لیکن پھر اس نے اسے واپس بلا لیا تھا۔ اس کے تمام آدمیوں کے پاس فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر موجود تھے جبکہ اس کے پاس جو ٹرانسمیٹر تھا اس کے ذریعے وہ ہر آدمی کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے انہیں کال کر سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گوپال کالنگ۔ اوور"...... گوپال نے کہا۔

"کرشن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی

"کرشن ۔ تم فوراً سوچارد جنگل والی سائیڈ پر چلے جاؤ ۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے سوناری جنگل میں داخل ہوں ۔ تم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور اگر یہ لوگ ادھر سے جنگل میں داخل ہوں تو تم نے فوری مجھے کال کرنا ہے اور خیال رکھنا ہے کہ تم نے ان کے سامنے نہیں آنا ۔ اوور“..... گوپال نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل“...... گوپال نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے نیچے رکھا اور ایک بار پھر دوربین اس نے اپنی آنکھوں سے لگا لی ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک دور سے فائرنگ کی تیز آواز سنائی دی تو گوپال بے اختیار اچھل پڑا ۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور اس سے ہی وہ سمجھ گیا کہ کراس فائرنگ ٹریپ اوپن ہو گیا ہے ۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو گوپال نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کو آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ بکرما کالنگ ۔ اوور“..... ایک تیز اور متوحش سی آواز سنائی دی ۔

"یس ۔ گوپال اٹنڈنگ یو ۔ کیا ہوا ہے ۔ اوور“ گوپال نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ کراس فائرنگ ٹریپ اچانک خود بخود اوپن ہو گیا ہے جبکہ کوئی آدمی وہاں موجود نہیں تھا ۔ اوور“..... بکرما نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اوور“..... گوپال نے چیخ کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس ۔ میں درخت پر موجود تمام ایریا دیکھ رہا ہوں ۔ کوئی آدمی یا جانور موجود نہیں ہے ۔ لیکن کراس فائرنگ اوپن ہو گیا ۔ اوور“ بکرما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تم محتاط رہو ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی سواری پر موجود ہوں ۔ اوور اینڈ آل“.. گوپال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے ۔ جب تک کراس فائرنگ ٹریپ کی رسی نہ کھینچی جائے وہ کسی صورت اوپن ہو ہی نہیں سکتا“...... گوپال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ بڑبڑا ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر تیز اور مسلسل فائرنگ کی آواز آنا شروع ہو گئی ۔ یہ آواز شمال کی طرف سے آ رہی تھی اور گوپال کا چہرہ ایک بار پھر بگڑ گیا ۔ پھر فائرنگ ختم ہو گئی تو اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہو گئی تو گوپال نے کال اٹنڈ کی ۔

"سیٹھو بول رہا ہوں باس ۔ کراس فائرنگ ٹریپ خود بخود اوپن ہو گیا ہے لیکن یہاں کوئی آدمی نہیں ہے ۔ اوور“...... ایک متوحش سی آواز سنائی دی ۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے ۔ پہلے بکرما کا ٹریپ خود بخود اوپن ہو گیا اور اب تمہارے والا اوپن ہو گیا ہے ۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے ۔ اوور“...... گوپال نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس ۔ یہاں تو کوئی آدمی موجود نہیں ہے

اور نہ ہی میں نے اسے اوپن کیا ہے ۔ یہ خود بخود اوپن ہو گیا ہے ۔ اوور"...... سیٹھو نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ محتاط رہو ۔ اوور اینڈ آل"...... گوپال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ سب پاگل کر دینے والا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ۔ دو کراس فائر ٹریپ تھے اور دونوں ہی ضائع ہو گئے" گوپال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر خوف کے ہلکے سے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ پہلے چیف کی کال اور اب اچانک دونوں کراس فائر ٹریپس کے خود بخود اوپن ہو کر ضائع ہو جانے پر اس کے دل پر خوف سا چھا گیا تھا ۔ ویسے بھی یہ لوگ توہم پرست واقع ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ تو پراسرار انداز میں ہو رہا تھا اس کی وجہ سے اس کے ذہن اور دل میں خوف اتر آیا تھا ۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک اسے اپنی بائیں طرف سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر اس طرف کو مڑا ہی تھا کہ اچانک کوئی سایہ اس پر جھپٹا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کے ذہن میں دھماکے سے ہوئے اور ساتھ ہی تاریکی نے اس کے ذہن پر غلبہ پا لیا اور اس کے تمام حواس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے ۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/8904 NISHTAR ROAD DHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH.5566632
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY A...
F/8904 NISHTAR ROAD ...
RAWALPINDI PH ...
PROP ALI KHAN

"بہت دیر ہو گئی ہے جوزف کو گئے ہوئے" ۔ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ وہ اور جولیا ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے ۔

"ہاں ۔ اتنی دیر لگنی تو نہیں چاہئے جبکہ ہمیں بھی یہاں تک پہنچنے میں کافی دیر لگی ہے اور اب یہاں پہنچے ہوئے بھی نصف گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے فائرنگ کی آواز سنائی دی ۔ یہ فائرنگ مسلسل ہو رہی تھی ۔

"کراس فائرنگ ٹریپ اوپن ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کہیں جوزف اس کی زد میں نہ آ گیا ہو"...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جوزف جنگل کا کیڑا ہے۔ وہ ایسے ٹریپس میں نہیں پھنس سکتا۔ یہ کوئی اور چکر ہے"..... عمران نے کہا۔

"کہیں ٹائیگر اور صالحہ تو اپنے طور پر آگے نہیں بڑھ گئے۔ صالحہ جذباتی ہے اور کچھ کر دکھانے کے چکر میں رہتی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ہے اس لئے ایسا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ کی خاموشی کے بعد مختلف سمت سے ایک بار پھر فائرنگ کی تیز آواز ابھری۔ یہ فائرنگ بھی مسلسل ہو رہی تھی۔

"دوسرا کراس فائرنگ ٹریپ اوپن ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص کام ہو رہا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیسا خاص کام"..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جوزف کوئی خاص کام دکھانے میں مصروف ہے"..... عمران نے کہا تو جولیا نے جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا اور ہر طرف خاموشی رہی تو اچانک عمران بے اختیار چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اس طرح کھڑے ہونے پر جولیا بھی جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا ہے"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف واپس آ رہا ہے۔ مجھے اس کے چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی ہے"..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے ایک چوڑے درخت

کی اوٹ سے جوزف نمودار ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔ جوزف کسی چیتے کے سے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اور چند لمحوں بعد اس نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو عمران کے سامنے زمین پر ڈال دیا۔

"باس۔ یہ ان کا باس ہے۔ جنگل میں دس آدمی ہیں جن میں سے ایک کو میں نے ہلاک کر دیا ہے اور اسے میں اٹھا لایا ہوں"۔ جوزف نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کراس فائرنگ ٹریپس تم نے اوپن کئے تھے"..... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے چیک کیا تو وہ صرف دو تھے اور میں نے اس لئے دونوں کو اوپن کر دیا کہ ان کو ختم کئے بغیر ہم آگے بڑھ ہی نہ سکتے تھے"..... جوزف نے جواب دیا۔

"جو آدمی تم نے ہلاک کیا ہے وہ کہاں ہے"..... عمران نے کہا۔

"وہ ایک درخت سے اترا اور جھاڑیوں میں سے آگے جنوب کی طرف بڑھ رہا تھا کہ میں نے اسے چھاپ لیا اور پھر اس نے مجھے اپنا نام کرشن بتایا۔ اس نے بتایا کہ دو ٹریپ کہاں نصب ہیں اور کتنے آدمی یہاں موجود ہیں اور اس نے ہی مجھے اس آدمی کے بارے میں بتایا۔ وہ اسے باس گوپال کہہ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے کرشن کو ہلاک کر دیا اور پھر دونوں کراس فائرنگ ٹریپس اوپن کر کے میں نے ایک لمبا چکر کاٹا اور اس آدمی کے سر پر پہنچ گیا۔ یہ ایک جھاڑی کی اوٹ

میں بیٹھا ہوا تھا اور دور بین سے چیک کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایک مشین گن، ایک میزائل گن اور ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا"۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیل کی رسی بناؤ اور اس کے ہاتھ باندھ کر اسے درخت سے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو تھوڑی دیر بعد جوزف نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اب ادھر بائیں ہاتھ پر جا کر ٹائیگر اور صالحہ کو بلا لاؤ"۔ عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور چند لمحوں بعد ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ تم۔ تم۔ میں کہاں ہوں"۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اپنے آپ کو چھڑانے کی جدوجہد کرتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ گوپال ہے کیونکہ مہاشے کی آواز میں وہ اس سے بات کر چکا تھا۔

"تمہارا نام گوپال ہے اور تم نے ہمارے خلاف کراس فائرنگ ٹریپس لگا رکھے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"..... گوپال کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ میں گوپال ہوں۔ کیا تم جادوگر ہو"...... گوپال نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جادوگر۔ یہ بات تمہارے ذہن میں کیسے آ گئی"..... عمران نے چونک کر کہا تو جواب میں جب گوپال نے چیف مہاشے کی جادوئی کال اور اپنے آپ کراس فائرنگ ٹریپس چل جانے کی بات کی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہم جادوگروں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ جادوگری کا دعویٰ تو تمہارے شری پدم اور گرو وغیرہ کرتے ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہارے آدمی کہاں کہاں موجود ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو انہیں پھیل کر چیکنگ کرنے اور تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں"..... گوپال نے کہا۔

"تمہارا ان سے رابطہ کیسے ہوتا ہے۔ کیا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"۔ گوپال نے کہا تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا ہی تھا کہ اچانک دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو گروپس آپس میں لڑ رہے ہوں۔ عمران اور

جولیا فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی بے اختیار چونک پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئیں ۔ عمران اور جولیا دونوں کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جدھر جوزف گیا تھا ۔ اچانک درخت سے بیلوں کی رسی کی مدد سے بندھا ہوا گوپال یکلخت اچھل کر جولیا پر حملہ آور ہوا اور اس نے جولیا کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر اپنے سامنے کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر زمین پر ایک دھماکے سے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی نیچے گر کر اٹھتا ہوا گوپال ہلکی سی چیخ مار کر واپس گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ یہ فائرنگ بھی جولیا نے ہی کی تھی جبکہ عمران کو حرکت میں آنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی ۔

"اس بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ وہ کسی شیرنی کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اس نے ہاتھ اور جسم کو کیسے کھول لیا" ۔۔۔۔ جولیا نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

"یہ جنگل کے سلسلہ میں تربیت یافتہ تھا اور یقیناً اس کے ساتھی بھی ہوں گے ۔ نجانے یہ فائرنگ کس سلسلے میں ہوئی ہے" ۔ عمران نے کہا ۔

"اوہ ہاں ۔ ابھی تک کوئی واپس ہی نہیں آیا" ۔۔۔۔ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

"آؤ ۔ ہمیں خود معلوم کرنا ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ

آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ دور سے جوزف آتا دکھائی دیا ۔ اس نے کسی کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اس کے ساتھ آرہی تھی ۔

"ٹائیگر زخمی ہوا ہے شاید" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد جوزف قریب آگیا ۔ اس کے کاندھے پر واقعی ٹائیگر تھا ۔

"کیا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

"باس ۔ یہ زخمی ہو گیا ہے" ۔ جوزف نے کہا اور اسے کاندھے سے اتار کر زمین پر لٹا دیا ۔ ٹائیگر بے ہوش تھا اور اس کے پہلو سے خون بہہ رہا تھا ۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ٹائیگر کے قریب بیٹھ کر اس کے زخم کو انگلیوں سے ٹٹولنا شروع کر دیا ۔

"جوزف ۔ اس کا لباس اتارو ۔ جلدی کرو ورنہ زہر پھیل جائے گا اسے دو گولیاں لگی ہیں" ۔ عمران نے کہا تو جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ۔ عمران نے انگلیوں کی مدد سے اس کے زخموں کو مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ایک چھوٹی سی گولی جو خون میں تھڑی ہوئی تھی باہر آگری ۔ اسی طرح اس نے دوسرے زخم سے بھی گولی نکال دی ۔

"شکر ہے کہ پسلیوں میں دونوں گولیاں اٹک گئی تھیں ۔ ان کی قوت بے حد کم تھی شاید رینج سے زیادہ فاصلے سے فائر کیا گیا تھا ۔ تمہارے پاس لائٹر ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف

نے جیب سے لائٹر نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے اپنی جیب سے رومال نکالا اور اسے لائٹر کی مدد سے آگ لگائی اور جب وہ جل کر راکھ ہو گیا تو اس نے گرم راکھ کو اپنی مٹھی میں رکھ کر اسے ہوا میں دو چار بار ہلایا اور پھر اس نے یہ راکھ ٹائیگر کے زخموں پر ڈال کر ہاتھ سے اسے اچھی طرح مل دیا۔

"اس کی شرٹ کی پٹیاں بنا کر باندھ دو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جوزف اس کے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا ہوا ہے"... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑی تھی۔

"ہم دونوں ایک جھاڑی کے پیچھے چھپے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی ٹائیگر کو نظر آیا جو بڑے ماہرانہ انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا ہماری طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے اسے چھاپنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کا پلان بنایا اور پھر آگے بڑھ کر اس پر حملہ کر دیا لیکن اسی لمحے دو اطراف سے فائرنگ شروع ہو گئی اور ٹائیگر ہٹ ہو گیا تو مجھے فائر کھولنا پڑا۔ ٹائیگر نے جس پر حملہ کیا تھا وہ ہلاک ہو گیا تو میں آگے بڑھی اور پھر میں نے مختلف سپاٹس پر تین آدمیوں کو جو درختوں پر چھپے ہوئے تھے فائر کر کے نیچے گرا دیا۔ وہ کافی فاصلے پر تھے لیکن میں نے انہیں مختلف سپاٹس سے فائر کر کے ختم کر دیا۔ اتنے میں جوزف بھی پہنچ گیا اور پھر جوزف اور میں نے مل کر دو اور آدمیوں کو جو جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے فائرنگ کر کے ختم کر دیا

پھر ہم نے ٹائیگر کو دیکھا تو اس کی حالت خراب تھی اس لئے جوزف نے اسے اٹھایا اور ہم یہاں آگئے"۔ صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی ہوش میں آگیا۔ جوزف نے اسے سنبھالا اور پھر پھٹی ہوئی شرٹ پہنا کر اس پر کوٹ پہنا دیا۔

"تم نے غلط کام کیا ہے ٹائیگر۔ تمہیں خیال رکھنا چاہئے تھا کہ جو آدمی آ رہا ہے اس کی نگرانی بھی کی جا رہی ہو گی۔ انہوں نے تمہیں چیک کر لیا ہو گا۔ اگر صالحہ وہاں نہ ہوتی تو تم ختم ہو چکے ہوتے"...... عمران نے سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ مجھے واقعی اس بات کا خیال نہ آیا تھا"۔ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آئندہ خیال رکھنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ تمہیں سوری کرنے کا موقع مل رہا ہے ورنہ ایسے حالات میں ایسا کہنے کا موقع ہی نہیں ملا کرتا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس گوپال سمیت دس آدمی تھے جن میں سے سات ختم ہو گئے لیکن تین ابھی تک موجود ہیں اور اب ہم نے ان تینوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ پھر ہم آگے بڑھ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹائیگر تیز حرکت نہیں کر سکتا اس لئے جولیا تمہارے ساتھ جائے گی۔ میں یہاں رکتا ہوں کیونکہ ٹائیگر کی حالت

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
NISHTAR ROAD KHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH.

کسی بھی وقت خراب ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اور جوزف تیزی سے واپس مڑ گئے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں نظروں سے غائب ہو گئے۔

"تم بیٹھ جاؤ ٹائیگر اور صالحہ۔ تمہارے بیگ میں پانی کی بوتل ہو گی۔ ٹائیگر کو اب پانی پلا دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اپنی پشت پر موجود بیگ سے پانی کی بوتل نکالی اور اسے کھول کر ٹائیگر کے ہاتھ میں دے دیا۔ ٹائیگر نے تھوڑا سا پانی پیا اور بوتل واپس صالحہ کی طرف بڑھا دی۔ پانی پینے کے بعد ٹائیگر کے چہرے پر بشاشت کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر کچھ دیر بعد انہیں دور سے ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد جوزف اور جولیا واپس آتے دکھائی دیئے۔

"باس۔ تین آدمی تھے۔ تینوں ختم ہو گئے ہیں"۔۔۔ جوزف نے قریب آ کر کہا۔

"کیا تینوں اکٹھے تھے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ وہ جھاڑیوں کی آڑ لے کر ادھر بڑھ رہے تھے کہ مس جولیا نے انہیں چیک کر لیا اور پھر میں نے آگے بڑھ کر فائرنگ کر کے انہیں ختم کر دیا"۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹائیگر اب بہت بہتر ہے۔ آؤ اب ہیڈ کوارٹر کو دیکھتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے

اچانک عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جو جوزف نے گوپال سے حاصل کیا تھا۔ عمران نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مہاشے کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے مہاشے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ گوپال اٹنڈنگ یو چیف۔ اوور"۔۔۔ عمران نے گوپال کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل کوڈ یہی ہے چیف۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کون ہو تم۔ تم گوپال نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ اوور"۔۔۔ یکلخت دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"چیخنے کی ضرورت نہیں ہے مہاشے۔ تمہارے تمام آدمی گوپال سمیت ختم ہو چکے ہیں اور ہم اس وقت تمہارے ہیڈ کوارٹر کے سامنے موجود ہیں۔ اپنے اس شری سیدرام کو کاشان پہاڑ سے نکال کر باہر بھجوا دو ورنہ پورے کاشان پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیں گے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بھی تیز آواز میں کہا لیکن اب وہ اپنی اصلی آواز میں بول رہا تھا۔

"تم۔ تم نے گوپال کی آواز اور لہجے میں کیسے بات کر لی۔ پہلے بھی تم نے میری آواز اور لہجے میں گوپال سے بات کی تھی۔ تم جادوگر ہو۔ مجھے مہاگرو سے بات کرنا ہو گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے خوفزدہ سے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اوہ۔ اب یہ توہم پرست لوگ پوری طرح خوفزدہ ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD ...
RAWALPI...

KHAN BOO...
STATIONARY ...
F/890/4 NISHTAR ROAD ...
RAWALPINDI ...
PROP ALI KHAN

شری پدم مقدس غار میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا پراتھنا میں معروف تھا کہ اچانک غار کے دہانے پر سایہ سا نظر آیا تو شری پدم نے چونک کر دہانے کی طرف دیکھا۔ دہانے پر سرخ رنگ کی کمانڈو یونیفارم میں ایک آدمی اندر داخل ہو رہا تھا اور شری پدم اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ مہاپرش کا چیف مہاشے ہے کیونکہ مہاپرش تنظیم شری پدم نے ہی قائم کی ہوئی تھی۔ مہاشے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں پرنام کیا اور پھر دوزانو ہو کر شری پدم کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"کیوں آئے ہو بالک"...... شری پدم نے کہا۔

"مہاگرو۔ پاکیشیائی جادوگروں نے میرا تمام سیکشن جو میں نے سوناری جنگل میں ان کے خاتمے کے لئے لگایا ہوا تھا ہلاک کر دیا ہے اور مہاگرو۔ یہ لوگ بہت بڑے جادوگر ہیں۔ یہ جب چاہیں کسی کی

آواز اور لہجے میں بات کر لیتے ہیں اور انہوں نے جادو کے زور سے میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ میرے آدمی انتہائی تربیت یافتہ تھے۔ اب یہ مقدس پہاڑ کے سامنے پہنچ گئے ہیں۔ یہ پاکیشیائی جادوگر ہیں مہا گرو اس لئے آپ اپنی شکتیوں کو حکم دیں کہ وہ ان جادوگروں کا خاتمہ کر دیں"...... مہاشے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جادوگر۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ لوگ تو سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں جو تمہاری طرح تربیت یافتہ ہیں" شری پدم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مہاشے نے پہلے اپنی آواز اور لہجے میں گوپال سے بات کرنے اور پھر گوپال کی آواز اور لہجے میں اس سے ہونے والی بات کی تفصیل بتا دی۔

"میں کہہ دیتا ہوں۔ تم جاؤ اور اپنے آدمیوں کو تیار رکھو۔ اگر یہ جادوگر ہیں تو ہماری شکتیاں انہیں مقدس پہاڑ کے قریب جلا کر راکھ کر دیں گی اور اگر یہ جادوگر نہیں ہیں تب بھی جیسے ہی یہ مقدس پہاڑ میں داخل ہوں گے ہماری شکتیاں ان پر ٹوٹ پڑیں گی"۔ شری پدم نے کہا۔

"مہا گرو کی جے"..... مہاشے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر پرنام کر کے وہ اٹھا اور مڑ کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ شری پدم نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے بند مٹھی کو زور سے اپنی ران پر مارا تو غار میں کسی

چیتے کی سی غراہٹ کی آواز ابھری اور دوسرے لمحے ایک بھیانک شکل اور درمیانے قد کا آدمی تیزی سے ایک کونے سے نکل کر شری پدم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنا ماتھا زمین پر رکھ دیا۔

"فلوک حاضر ہے آقا" اس آدمی نے کہا لیکن اس کے لہجے میں چیتے کی سی غراہٹ تھی۔

"فلوک۔ ہمارے دشمن مقدس پہاڑ کا شان تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہمارے محافظوں کے سردار مہاشے کا کہنا ہے کہ وہ جادوگر ہیں۔ تم بتاؤ کہ حقیقت کیا ہے"...... شری پدم نے تیز لہجے میں کہا۔

"آقا۔ آنے والے جادوگر نہیں بلکہ عام آدمی ہیں لیکن وہ انتہائی تربیت یافتہ اور ذہین ہیں اس لئے آپ کے محافظ ان کا مقابلہ نہیں کر سکے"...... فلوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم ان کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ ابھی اور اسی وقت۔ بولو کون کرے گا ایسا" شری پدم نے کہا۔

"آقا۔ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام موجود ہے۔ جب تک ان کے پاس وہ کلام ہے ان کے قریب آپ کی کوئی طاقتور سے طاقتور شکتی نہیں جا سکتی۔ آپ اپنے محافظوں سے کہیں جو عام آدمی ہیں کہ ان پر بے ہوشی طاری کر دیں اور پھر ان کی جیبوں سے روشنی کا کلام نکال کر علیحدہ کر دیں۔ اس کے بعد آپ ان کا خاتمہ کرا دیں"۔ فلوک نے کہا۔

"کیا رکاوٹ صرف روشنی کا کلام ہے یا کچھ اور بھی ہے۔ کیا ان کی اپنی شکتیاں نہیں ہیں"...... شری پدم نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ یہ لوگ باوضو تھے اور اس طرح یہ روشنی کے حصار میں تھے لیکن انہوں نے آدمیوں کو ہلاک کیا۔ انسانی خون کرنے کی وجہ سے وہ اس حصار سے باہر آ گئے ہیں۔ اب ان کی حفاظت صرف روشنی کا کلام کر رہا ہے"۔ نتوک نے جواب دیا۔

"کیا مقدس پہاڑ پر ہماری شکتیاں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بولو"۔ شری پدم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ آپ کی تمام شکتیاں اندھیرے اور گندگی کی پیداوار ہیں جبکہ یہ لوگ روشنی اور پاکیزگی کے لوگ ہیں اس لئے ان سے آپ کا ٹکراؤ ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ بس اپنی ذہانت اور ان کی لاعلمی سے فائدہ اٹھا کر ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جب یہ لوگ روشنی کے حصار سے باہر آ جائیں گے تو پھر آپ کی شکتیاں ان کو عبرت ناک موت مار سکتی ہیں"۔ نتوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تم جا سکتے ہو"...... شری پدم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلایا تو وہ آدمی ہلکی سی غراہٹ کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔ شری پدم نے ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور غار کے دہانے کی طرف پھونک مار دی۔ تھوڑی دیر بعد مہاشے اندر داخل ہوا۔

"آپ نے مجھے بلایا ہے گرو مہاراج"...... مہاشے نے قریب آ کر دوزانوں بیٹھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تمہیں بتا سکیں کہ ہمارے دشمن جادوگر نہیں ہیں۔ البتہ ان کے پاس روشنی کا کلام ہے جس کی وجہ سے ہماری شکتیاں ان پر قابو نہیں پا سکتیں۔ یہ لوگ تربیت یافتہ ہیں اور اپنی ذہانت کے بل بوتے پر کام کرتے ہیں۔ تم ان کا مقابلہ کرو اور پھر ان پر بے ہوشی طاری کر دو۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں کالی غار میں ڈال دینا اور پھر اپنے کسی آدمی کے ذریعے ان کی جیبوں سے روشنی کا کلام نکال کر علیحدہ کر دینا۔ اس کے بعد ہم وہاں کالی غار میں آئیں گے اور پھر اپنی شکتیوں سے ان کو عبرت ناک انجام تک پہنچا دیں گے"۔ شری پدم نے تیز لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی گرو مہاراج۔ اگر یہ جادوگر نہیں ہیں تو پھر ہم ان سے آسانی سے نمٹ لیں گے"...... مہاشے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جاؤ اور اپنی ذہانت استعمال کر کے ان کو بے ہوش کر کے کالی غار میں پہنچاؤ اور پھر ان کی جیبوں سے روشنی کا کلام نکال کر مجھے اطلاع دو"۔ شری پدم نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں گرو مہاراج تو ہم خود ان کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا رکھیں"۔ مہاشے نے کہا۔

"نہیں ۔ میں انہیں انتہائی عبرت ناک انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں اس لئے جیسے میں حکم دے رہا ہوں ویسے ہی تمہیں کرنا ہوگا" ۔ شری چرم نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی مہاراج" مہاشے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ" ...... شری چرم نے کہا تو مہاشے نے پرنام کیا اور اٹھ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/850/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH-5556532
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/850/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH...
PROP ALI KHAN

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاشان پہاڑ سے کچھ فاصلے پر سوناری جنگل کے اندر موجود تھا ۔ وہ سب جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے پہاڑ کی طرف دیکھ رہے تھے ۔ پہاڑ کے گرد واقعی انتہائی اونچی فصیل بنی ہوئی تھی جس پر جگہ جگہ واچ ٹاور سے بنے ہوئے تھے ۔ سامنے ایک بڑا سا لکڑی کا پھاٹک تھا جو بند تھا۔

"عجیب سلسلہ ہے ۔ پورے پہاڑ کے گرد فصیل اس انداز میں بنائی گئی ہے جیسے یہ پہاڑ نہ ہو بلکہ کوئی لیبارٹری ہو" ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ لگتا ہے جیسے اس پہاڑ کے اندر کوئی خاص کام کیا جا رہا ہو صرف تقدس کی خاطر اتنا بڑا کام نہیں کیا جا سکتا" ...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال ہم نے اس شری پدم کا خاتمہ کرنا ہے اور اس کے لئے بہرحال ہمیں اس کے اندر جانا ہوگا" ..... عمران نے کہا۔

"باس ۔ میرے خیال میں ہم سامنے کی بجائے عقبی طرف سے اس فصیل کو عبور کریں ۔ ہمارے پاس آٹو کمندیں موجود ہیں" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ اس فصیل کی وجہ سے میں نے انہیں ساتھ رکھ لیا تھا لیکن ایسی صورت میں ہمیں پورا پہاڑ کراس کرنا پڑے گا" ۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس لکڑی کے پھاٹک کو تو میزائل سے اڑایا جا سکتا ہے لیکن مسئلہ واچ ٹاورز کا ہے ۔ وہاں ہیوی مشین گنیں بھی نظر آرہی ہیں" ۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس پہاڑ کے اندر جانے کے لئے کوئی نہ کوئی کریک موجود ہوگا ۔ اگر ہم ان کے نوٹس میں آئے بغیر اندر پہنچ جائیں تو زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ نجانے یہاں ان کی تعداد کتنی ہو" ۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کریک کو تلاش کیا جائے" ..... جولیا نے کہا۔

"باس ۔ مجھے اجازت دیں ۔ میں اسے تلاش کر سکتا ہوں" ۔ خاموش کھڑے جوزف نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے تلاش کرو گے" ..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ واقعی انتہائی دشوار کام تھا ۔ پورے پہاڑ کے گرد موجود غاروں کو چیک کرنا ضروری تھا۔

"باس ۔ جہاں کریک ہوتا ہے اور جنگل بھی ہوتا ہے وہاں لازماً ایک پہاڑی بوٹی خودبخود پیدا ہو جاتی ہے جسے افریقہ میں کاروش کہا جاتا ہے ۔ میں اسے بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں کیونکہ اس بوٹی کو کریک کی بند ہوا ہی پروان چڑھاتی ہے" ..... جوزف نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ۔ تم فی الحال سامنے اور دونوں سائیڈوں پر کام کرو لیکن خیال رکھنا ۔ اگر تم واچ ٹاور والوں کی نظروں میں آگئے تو پھر انہوں نے تمہارے اندر کریک پیدا کر دینا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ۔ جوزف کی حرکت جنگل کے پودے بھی چیک نہیں کر سکتے ۔ واچ ٹاور والے کیسے کریں گے" ۔ جوزف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"اب ہمیں یہاں جوزف کا انتظار کرنا ہوگا" .... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور ساتھ ہی دعا بھی کرنا ہوگی کہ کوئی کریک اسے مل جائے" ..... عمران نے کہا۔

"کیا دیوار سے اس کریک کو بند نہیں کیا گیا ہوگا" .... صالحہ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کر دیا گیا ہو لیکن کریک کے اندر دیوار کو توڑنا

نسبتاً کھلی فضا کے زیادہ محفوظ رہے گا ..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جوزف واپس آ گیا۔

"باس - کریک میں نے تلاش کر لیا ہے لیکن اسے دیوار ڈال کر آگے بند کر دیا گیا ہے" جوزف نے قریب آ کر کہا۔

"کہاں ہے کریک" عمران نے کہا تو جوزف نے تفصیل بتانا شروع کر دی -

"چلو - لیکن بے حد احتیاط سے کام لینا ہو گا - ہمیں کسی صورت واچ ٹاورز والوں کی نظروں میں نہیں آنا" عمران نے کہا اور پھر وہ سب جھاڑیوں کے درمیان محتاط انداز میں چلتے ہوئے جوزف کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے - انہیں کریک والے غار کے دہانے تک پہنچنے میں بھی تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا - یہ ایک غار نما کریک تھا جس کے دہانے پر سرخ نوکیلے پتوں والی ایسی جھاڑیاں تھیں جو اور کہیں نظر نہ آتی تھیں اور جوزف نے بتایا کہ یہی جھاڑیاں کریک کی نشانی ہوتی ہیں - ان کے لئے یہ بات بھی فائدہ مند تھی کہ جنگل سے غار کے دہانے اور اس کے ارد گرد بھی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اس لئے انہیں اس غار کے دہانے میں داخل ہونے میں انتہائی آسانی ہو گئی تھی - غار میں داخل ہو کر وہ تیزی سے آگے بڑھتے گئے اور پھر یہ کریک کچھ آگے جا کر اچانک بند ہو گیا - وہاں واقعی خصوصی طور پر پختہ دیوار بنائی گئی تھی -

"یہ دیوار زیادہ پختہ نہیں ہے - خنجر کی مدد سے اس کی ایک اینٹ نکالی جا سکتی ہے - اس طرح دھماکہ نہیں ہو گا" عمران نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی سی محنت کے بعد انہوں نے خنجر کی مدد سے دیوار کی ایک اینٹ نکال لی اور پھر ایک اینٹ نکلنے کے بعد مٹی کے گارے سے بنائی گئی دیوار کی باقی ماندہ اینٹیں آسانی سے نکل لی گئیں - اب دیوار میں اتنا بڑا سوراخ ہو گیا تھا کہ اس میں سے وہ ایک ایک کر کے آسانی سے دوسری طرف جا سکتے تھے -

"ابھی مت جاؤ - تازہ ہوا اندر جانے دو" عمران نے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے سب سے پہلے اسے کراس کیا اور اس کے بعد ایک ایک کر کے وہ سب اس سوراخ کو کراس کر کے اندر داخل ہو گئے - کریک کافی آگے تک جا رہا تھا اور پھر اچانک کریک میں روشنی نظر آنے لگ گئی اور عمران سمجھ گیا کہ یہاں سے کریک ختم ہو رہا ہے - عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے اوپر چڑھ کر سر باہر نکال کر دیکھا تو اس نے دیکھا کہ وہ اس فصیل کی دیوار سے کافی اندر موجود تھے - وہاں بھی گھنی جھاڑیاں تھیں اور درخت بھی موجود تھے لیکن کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا - عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اچھل کر اس کریک سے باہر آ گیا - اس کے پیچھے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے - چند لمحوں تک وہ جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ماحول کا جائزہ لیتے رہے اور پھر عمران آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا ہو گا

کہ اچانک درختوں سے سائیں سائیں کی آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی ان کے آس پاس اور قدموں میں ہلکے سے دھماکے ہونے لگ گئے۔ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھلتے ان کے ذہن یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/250/4 NISHTAR ROAD SHABRA BAZAR
RAWALPINDI

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/250/4 NISHTAR ROAD SHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 56532
PROP ALI KHAN

شری پدم مقدس غار میں موجود تھا کہ غار کے دہانے پر سایہ سا نمودار ہوا۔ شری پدم نے چونک کر دیکھا تو آنے والا مہاشے تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں پرنام کیا اور دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیوں آئے ہو"...... شری پدم نے سخت لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑ لئے گئے ہیں اور انہیں بے ہوش کر کے کالی غار میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان کی جیبوں سے روشنی کا کلام نکال کر علیحدہ کر دیا گیا ہے"...... مہاشے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو شری پدم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے پکڑے گئے۔ تفصیل بتاؤ"...... شری پدم نے کہا۔

"مہاراج۔ یہ لوگ واقعی بے حد چالاک اور شاطر ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ پھاٹک کو بم سے اڑا کر یہ اندر داخل ہونے کی کوشش

کریں گے اس لئے ہم نے وہاں مشین گنوں سے مسلح افراد بھی تعینات کئے ہوئے تھے اور فصیل پر بنی ہوئی مچانوں پر بھی ہمارے آدمی انہیں نشانہ بنانے کے لئے تیار تھے لیکن جب آپ نے انہیں بے ہوش کرنے کا حکم دیا تو میں نے فوری طور پر احکامات دے دیئے اور مچانوں پر بھی بے ہوشی کے کیپسول پھینکنے والی گنیں پہنچا دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے فصیل کے چاروں طرف وقفے وقفے سے اپنے آدمی درختوں پر بٹھا دیئے اور انہیں بھی بے ہوش کر دینے والی گنیں دے دیں۔ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں وہ پھاٹک کی طرف سے آنے کی بجائے کسی اور جگہ سے فصیل کو بموں سے اڑا کر اندر داخل نہ ہو جائیں۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ یہ لوگ پراسرار طور پر اچانک اندر موجود تھے۔ میرے حکم کی تعمیل میں ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی گئی تھی اور یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ پھر مجھے اطلاع دی گئی۔ میں اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچا اور پھر میرے ایک آدمی نے ان کی تلاشی لی تو ان کی جیبوں میں ایسے کاغذ موجود تھے جن پر ان کا مقدس کلام لکھا ہوا تھا۔ وہ کاغذ ان سے علیحدہ کر دیئے گئے اور پھر انہیں وہاں سے اٹھا کر کالی غار میں پہنچا دیا گیا۔ میرے حکم پر ان کے ہاتھ بھی رسیوں سے باندھ دیئے گئے۔ ان کی جیبوں سے تمام اسلحہ بھی نکال لیا گیا۔ اس کے بعد میں نے چیکنگ کرائی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ ایک کریک میں داخل ہو کر اس میں موجود دیوار کو توڑ کر اندر پہنچے ہیں۔ اب جو حکم ہو اس پر عمل کیا

جائے گا"...... مہاشے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں"...... شری پدم نے پوچھا۔

"تین مرد ہیں اور دو عورتیں۔ مردوں میں سے ایک زخمی ہے"۔ مہاشے نے کہا۔

"یہ دونوں عورتیں وہی ہیں جنہیں پہلے پکڑا گیا تھا یا کوئی اور ہیں"...... شری پدم نے پوچھا۔

"وہی ہیں مہاراج۔ ایک غیر ملکی ہے اور دوسری پاکیشیائی جبکہ مردوں میں ایک افریقی حبشی ہے اور دو پاکیشیائی ہیں"...... مہاشے نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم وہاں پہنچو میں آ رہا ہوں"...... شری پدم نے کہا تو مہاشے نے ایک بار پھر پرنام کیا اور اٹھ کر واپس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد شری پدم نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں جھٹکا تو کریہہ چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کا کتا جس کی آنکھیں سفید تھیں اندر داخل ہوا اور شری پدم کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر اس نے اپنا سر زمین پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے دھواں سا اٹھا اور چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے پورے جسم پر بڑے بڑے سیاہ بال تھے اور اس کی آنکھیں سفید رنگ کی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں سیاہی کا نقطہ تک نہ

تھا۔

"آقا کی جے۔ ماشوری حاضر ہے" ...... اس آدمی کے منہ سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔

"ہمارے دشمن کالی غار میں پہنچ گئے ہیں۔ ان کے پاس روشنی کا کلام تھا۔ وہ ان سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ہم انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتے ہیں۔ ایسی عبرت ناک موت کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک چیختی چلاتی رہیں۔ تم بتاؤ کہ انہیں کیسی موت ماری جائے" ...... شری پدم نے کہا۔

"مہاراج۔ انہیں میرے اور میرے چیلوں کے حوالے کر دیں۔ ہم ان کے نرخرے چبالیں گے۔ ان کی آنکھیں نکال دیں گے اور ان کے پورے جسم کو بھنبھوڑ کر کھا جائیں گے۔ انہیں موت آسانی سے نہیں آئے گی۔ یہ ماشوری کا وعدہ رہا" ...... اس آدمی نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے چیلوں کو ساتھ لے کر کالی غار میں پہنچ جاؤ لیکن اس وقت تک سامنے نہیں آنا جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں میں چاہتا ہوں کہ پہلے وہ میرے سامنے ماتھا ٹیکیں، میری منتیں کریں اور اپنی زندگی کی بھیک مانگیں پھر میں انہیں عبرت ناک موت ماروں گا" ...... شری پدم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا" ...... ماشوری نے کہا۔

"جاؤ" ...... شری پدم نے کہا اور اس آدمی کے جسم سے دھواں

سا نمودار ہوا اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ کتے کی شکل میں آگیا تو اس نے اپنا ماتھا شری پدم کے سامنے زمین پر لگایا اور پھر اٹھ کر دوڑتا ہوا غار کے دہانے سے باہر چلا گیا تو شری پدم اٹھا اور فاخرانہ انداز میں دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے غار کے دہانے پر پہنچا جہاں مہاشے اور اس کے چار ساتھی موجود تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان سب نے رکوع کے بل جھک کر شری پدم کو پرنام کیا۔ شری پدم نے صرف سر ہلا کر ان کے پرنام کا جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر غار میں داخل ہو گیا۔ غار آگے جا کر خاصے بڑے کمرے میں تبدیل ہو گیا تھا اور وہاں اس کمرے میں بھی مہاشے کے دو آدمی موجود تھے انہوں نے بھی رکوع کے بل جھک کر پرنام کیا۔ غار کی عقبی دیوار کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے رسی سے باندھے گئے تھے اور ان کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے گئے تھے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ" ...... شری پدم نے غار میں موجود ایک اونچے تختے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے باری باری ان پانچوں کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگایا۔ آخری آدمی کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگا کر اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اب تم دونوں باہر جاؤ۔ اب یہاں میری شکتیوں کا راج ہو گا۔ اب تمہاری ضرورت نہیں رہی"...... شری پدم نے کہا تو وہ دونوں آدمی پرنام کر کے تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے تو شری پدم نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دونوں ہاتھ سر سے اٹھا کر ہوا میں لہرائے تو غار میں سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی کتوں کی غراہٹوں کی آوازیں ابھریں اور چند لمحوں بعد ہی کمرے میں دس سیاہ رنگ کے کتے نظر آنے لگ گئے جن کی آنکھیں سفید رنگ کی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑے قد کا تھا جبکہ باقی نو اس سے چھوٹے تھے۔

"ایک طرف بیٹھ جاؤ۔ اسی روپ میں۔ میں ان سے چند باتیں کر لوں پھر تمہیں ان کی ہتھیا کرنے کی آگیا دوں گا"..... شری پدم نے کہا۔

"جو حکم آقا"...... ان سب نے انسانی آواز میں غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر قطار بنا کر پنجوں کو آگے کی طرف پھیلا کر بیٹھ گئے۔ بڑا کتا ان کے آگے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے ان مردوں اور عورتوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے جبکہ شری پدم کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی نمودار ہونا شروع ہوئی اور پھر تیزی سے یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں لیکن چند لمحوں تک تو آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند تیزی سے چھٹ گئی اور عمران نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے گئے ہیں جبکہ سامنے ایک آدمی ایک تخت پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا سر گنجا تھا۔ پورا سر منڈا ہوا تھا البتہ بالوں کی ایک لٹ پیچھے اس کی گردن تک لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر شیطنیت اور کمینگی نمایاں نظر آ رہی تھی اور اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے

سارے ساتھی ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہے ہیں جبکہ ایک سائیڈ پر نو سیاہ رنگ اور سفید آنکھوں والے خوفناک کتے قطار بنا کر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا کتا بیٹھا ہوا تھا جو قد وقامت اور جسامت میں ان سب سے بڑا تھا۔ اس کی تیز نظریں بھی عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ ایک کشادہ غار نما کمرہ تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا مورکھ"۔۔۔ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے استہزائیہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر غور سے اسے دیکھا۔

"تم کون ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ آدمی فاخرانہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں شری پدم ہوں مورکھ۔ وہی شری پدم جسے تم ہلاک کرنے آئے ہو اور اب دیکھو تم کس طرح بندھے ہوئے بے بس ہو چکے ہو تم نے کیا سمجھا تھا کہ شری پدم جس کے قبضے میں ہزاروں انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں اور جو کاشام جادو کا مہا گرو ہے کو تم جیسے مورکھ ہلاک کر سکیں گے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے پاس جو مقدس کاغذ تھے وہ بھی تم سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ میں تمہیں اس لئے ہوش میں لایا ہوں کہ تمہیں بتا سکوں کہ تمہاری موت اس قدر عبرت ناک ہوگی کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک چیختی رہیں گی۔ دیکھو یہ میری ادنیٰ سی شکتیاں ہیں ماشوری اور اس کے چیلے۔ جیسے ہی میں انہیں اشارہ کروں گا یہ تمہارے جسم کو اس طرح بھنبھوڑ دیں گے

کہ تمہاری روح نکل نہ سکے گی لیکن تمہاری حالت عبرت ناک ہوتی چلی جائے گی"۔۔۔۔۔۔ شری پدم نے بڑے فاخرانہ لہجے میں خود ہی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس دوران عمران کی انگلیاں اپنا کام کرتی رہیں اور جب شری پدم نے بات ختم کی تو عمران کے ہاتھ رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کا ذہن بالکل سپاٹ ہو چکا تھا۔ کوئی مقدس لفظ اس کے ذہن میں سرے سے آ ہی نہ رہا تھا۔

"تم نے مقدس کلام ہم سے علیحدہ کر دیا ہے لیکن ہمارے ذہنوں میں روشن کلام موجود ہے۔ اس کا تم کیا کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس سے اصل بات اگلوانے کے لئے کہا۔

"یہ کالی غار ہے۔ تمہارا کوئی مقدس کلام تمہیں یاد نہیں آئے گا یہاں میری شکتیوں کا راج ہے اور میں یہاں کا مہاراج ہوں"۔ شری پدم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ کاغذات کیا تمہاری شکتیوں نے نکالے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مہاشے کے آدمیوں نے یہ کام کیا ہے اور مہاشے تو تمہیں آسان موت مارنا چاہتا تھا لیکن میں نے اسے حکم دیا کہ تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کرے اور مقدس کاغذ تم سے علیحدہ کر کے تمہیں یہاں کالی غار میں پہنچا دے اور اس نے ایسا ہی کیا"۔

شری پدم نے کہا۔

"اس کے باوجود تم نے ہمارے ہاتھ اور پیر رسیوں سے باندھ رکھے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بہرحال ہم سے خطرہ لاحق ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام مہاشے کا ہے۔ یہاں تو میری مرضی کے بغیر تم انگلی کو بھی حرکت نہیں دے سکتے اور سنو۔ اگر تم ہمارا مذہب اختیار کر لو اور میرے سامنے سر جھکا دو تو میں تمہیں نئی زندگی بخش سکتا ہوں"۔ شری پدم نے کہا۔

"ہم تم پر اور تمہارے شیطانوں پر ایک لاکھ لعنتیں بھیجتے ہیں"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ابھی عمران کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ یکلخت وہ دس کے دس کتے چیختے ہوئے فرش پر تڑپنے لگے۔ دوسرے لمحے وہ دھوئیں میں تبدیل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ایک چیختی ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

"ہم جل رہے ہیں۔ ہم راکھ ہو رہے ہیں۔ ہمیں بچالو مہاراج"۔ چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن دوسرے لمحے دھوئیں میں شرارے سے نظر آئے اور پھر وہ چیختی ہوئی آواز دبتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد نہ وہاں دھواں تھا اور نہ ہی کتے جبکہ شری پدم بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ واقعی ہوا ہے۔ اسی لمحے عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے اچھل کر شری پدم پر جمپ لگایا لیکن

دوسرے لمحے وہ اچھل کر اس طرح عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جیسے گیند کو ضرب لگا کر واپس بھیجا گیا ہو لیکن عمران کا جسم فضا میں ہی قلابازی کھا گیا اور پھر بندھے ہوئے پیروں کے بل کھڑا ہوا ہی تھا کہ شری پدم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا۔

"تم پر لعنت ہو۔ ایک لاکھ لعنت"...... عمران نے چیخ کر کہا تو شری پدم اس طرح تڑپ کر تخت سے نیچے جا گرا جیسے کسی نے اس کے جسم پر بیک وقت کئی کوڑے برسا دیئے ہوں۔

"تم پر لعنت ہو۔ لعنت ہو۔ لعنت ہو"...... عمران نے مسلسل چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے شری پدم تڑپ کر اٹھا اور وہ چیختا ہوا کسی پہاڑی لومڑی کی طرح بھاگ کر اس غار سے باہر نکل گیا۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا جبکہ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھولی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا غار کے دہانے کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ دہانے کی طرف سے دوڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں دو آدمیوں کی تھیں۔ چند لمحوں بعد دونوں آدمی ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو عمران نے یکلخت ٹانگ آگے کر دی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے نیچے گرے تو عمران نے جھپٹ کر ان میں سے ایک کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے غار ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی دونوں آدمیوں کی چیخوں سے

گونج اٹھا۔ عمران مشین گن لئے تیزی سے دہانے کی طرف بڑھ گیا اور پھر یکلخت رک کر وہ اچھل کر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا کیونکہ اس نے باہر سے ایک بار پھر بہت سے افراد کے دوڑنے کی آوازیں سنی تھیں اور قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ وہ سب جن کی تعداد کافی تھی اندھا دھند دوڑتے ہوئے آرہے تھے اور پھر دوڑتے ہوئے آدمی موڑ سے نکل کر آگے بڑھنے لگے۔ ان کی تعداد پانچ تھی کہ اچانک عمران نے جو موڑ کے عقب میں تھا ٹریگر دبا دیا اور پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں افراد چیختے ہوئے منہ کے بل نیچے گرے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا جب تک وہ پانچوں ختم نہیں ہو گئے۔ عمران نے ٹریگر سے انگلی نہیں اٹھائی اور پھر وہ موڑ مڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس غار کے دہانے سے باہر آگیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ابھی عمران ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے ایک سایہ سا نکل کر اس پر جھپٹا۔ یہ ایک بڑا سا بندر تھا لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور وہ سیاہ رنگ کا بندر یکلخت چیختا ہوا اچھل کر دوبارہ اس چٹان کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کو خیال آیا تو اس نے تیزی سے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا اور اس بار اس کے ذہن میں مقدس کلام ابھر آیا تھا۔ اس نے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھ پر پھونک ماری اور پھر اس ہاتھ کو اپنے سر کے چاروں طرف گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی

وہ واپس مڑا تا کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ چلا سکے کہ وہ کیوں حرکت میں نہیں آئے لیکن جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا غار کی ہر دیوار سے چیخوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور سرخ اور سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلتا دکھائی دینے لگا لیکن عمران اسی طرح بھاگتا ہوا اور راستے میں پڑی ہوئی لاشوں کو پھلانگتا ہوا واپس اس کشادہ کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ہوش میں تھے لیکن وہ اسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک بار پھر آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ آیت الکرسی پڑھتا گیا پوری غار میں یکلخت عجیب و غریب سا شور برپا ہو گیا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہزاروں لاکھوں بدروحیں مل کر تکلیف کی شدت سے چیخ رہی ہوں۔ عمران نے آیت الکرسی پڑھ کر چاروں طرف پھونک ماری اور چند لمحوں بعد ہی وہاں خاموشی طاری ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سب ساتھی یکلخت تڑپ کر اٹھ بیٹھے۔

"عمران صاحب۔ ہمارے ذہن نادیدہ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے"...... صالحہ نے چیخ کر کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ٹائیگر، صالحہ، جولیا اور جوزف کے ہاتھ کھول دیئے۔ اپنے پیروں کی رسیاں انہوں نے خود کھول لیں۔

"تمہیں کیا ہو گیا تھا جوزف"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے کاشوکا دیوتا نے ڈھانپ لیا تھا باس اور کاشوکا دیوتا جسے ڈھانپ لے وہ اپنے آپ کو خوفناک دلدل میں پڑا پاتا ہے۔ آپ نے

"مجھے اس دلدل سے نکالا ہے باس۔ آپ عظیم ہیں باس"...... جوزف نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ ان کالی طاقتوں نے ان سب کو جکڑ رکھا تھا البتہ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ وہ کس طرح حرکت میں آگیا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آگیا کہ چونکہ اس نے اس شری پدم اور اس کی طاقتوں پر لعنت بھیجی تھی اس لئے وہ ان کی گرفت سے آزاد ہو گیا تھا۔ اسے یاد آگیا کہ پہلے بھی ایک بار جب اس نے لفظ لعنت استعمال کیا تھا تو اس طرح شیطانی طاقتیں زیر ہو گئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ یہ لفظ بھی مقدس کلام میں موجود ہے جبکہ اس نے اسے پاکیشیائی زبان کے لفظ کے طور پر استعمال کیا تھا کیونکہ مقدس کلام اس کے ذہن میں ابھر ہی نہ رہا تھا۔ اس کے تمام ساتھیوں نے مشین گنیں اٹھالی تھیں۔

"جوزف۔ اب یہ شیطان پجاری کہیں چھپ گیا ہوگا۔ اب تم نے اسے تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ مقدس کلام یا تو دوبارہ لکھ کر دیں یا پھر ہمیں کوئی روحانی حصار قائم کر لینا چاہئے۔ یہ ان شیطانی طاقتوں کا گڑھ ہے اور اس گڑھ میں قدم قدم پر شیطانی طاقتوں سے ہی واسطہ پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"تم سب کو آیت الکرسی تو آتی ہی ہوگی۔ وہ پڑھتے رہو۔ اب یہاں کاغذ قلم تو ہے نہیں کہ میں اسے لکھ کر دوں۔ البتہ جوزف کا

مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اجازت دیں باس کہ میں کاشنگا دیوتا سے اپنے ہاتھ سر پر رکھوا لوں۔ ایک بار کاشنگا دیوتا نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا تو پھر دس سینگوں والا شیطان بھی مجھ پر ہاتھ نہ ڈال سکے گا"...... جوزف نے کہا۔

"کیا کرو گے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے کاشنگا دیوتا کی منت کرنا پڑے گی باس"...... جوزف نے کہا۔

"ادھر میرے پاس آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف قدم بڑھاتا ہوا اس کے سامنے آگیا۔

"تمہارا کاشنگا دیوتا افریقہ میں پڑا رہتا ہوگا۔ سمجھے۔ اس لئے میں مقدس آیات پڑھ کر تم پر پھونک دیتا ہوں۔ تم حفاظت میں رہو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تین بار آیت الکرسی پڑھ کر جوزف کے گرد باقاعدہ اس کا حصار کر دیا۔

"ہاں۔ باس۔ مجھے اپنے اندر روشنی سی محسوس ہو رہی ہے باس۔ آپ نے جو کچھ کیا ہے اس کی طاقت تو کاشنگا دیوتا کی طاقت سے بھی لاکھوں گنا زیادہ ہے۔ آپ عظیم ہیں آقا"...... جوزف نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ مہاپرش کے مسلح افراد باہر کافی تعداد میں ہوں گے۔ ہمیں پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہوگا اور پھر اس گنجے پجاری کا

خاتمہ اطمینان سے ہوتا رہے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے ان کا شکار کر لیں۔ پھر دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور مڑ کر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پھاٹک کے سامنے ایک بڑے سے کمرے کے باہر چار مسلح افراد کھڑے تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا تو وہ چاروں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"یہ کاشو کو کیا ہوا ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

"غضب ہو گیا۔ چیف مہاشے مارا گیا ہے"...... اس آدمی نے قریب آکر چیختے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ان چاروں نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں دیکھ کر آرہا ہوں۔ کالی غار میں چیف مہاشے کے ساتھ ساتھ چھ آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں"...... آنے والے نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو کرم داس کو اطلاع دینا ہو گی۔ چیف مہاشے کے بعد وہ چیف ہے"...... ایک آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ کرم داس بول رہا ہوں" دوسری طرف سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"راگھو بول رہا ہوں۔ چیف مہاشے اور اس کے چھ ساتھیوں کو کالی غار میں پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ آپ فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچیں"..... اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ جلد آئیں۔ پھر دیکھیں گے"۔ راگھو نے کہا۔

"اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راگھو نے رسیور رکھ دیا۔

"ہمیں انہیں تلاش کرنا چاہئے۔ یہ کہاں چھپ سکتے ہیں"۔ راگھو نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"کرم داس آ جائے۔ پھر جیسے وہ کہے گا ویسے کریں گے۔ البتہ ہمیں محتاط رہنا ہو گا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"گرو مہاراج بھی تو کالی غار میں گئے تھے۔ ان کا کیا ہوا"۔ راگھو

نے کہا۔

"وہ یقیناً اپنے مقدس غار میں چلے گئے ہوں گے"..... اس آدمی نے جواب دیا جس نے پہلے آ کر اطلاع دی تھی۔

"یہ آخر کیسے ہو گیا۔ کالی غار میں تو شکتیوں کا گھیرا ہوتا ہے۔ پھر گرو مہاراج کے پاس تو انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں۔ وہ تو مہا گرو ہیں۔ آخر یہ ایجنٹ کیسے نکل گئے"۔ راگھو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ صرف ایجنٹ نہیں ہیں۔ وہ بھی جادوگر ہیں ورنہ کالی غار میں گرو مہاراج کی مرضی کے بغیر ان کی انگلی بھی حرکت میں نہیں آ سکتی"...... دوسرے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ سب مڑ کر اس طرف دیکھنے لگے۔ ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان جس کے جسم پر سرخ رنگ کی کمانڈو ٹائپ یونیفارم تھی بے تحاشا دوڑتا ہوا اس طرف آ رہا تھا۔

"کرم داس آ رہا ہے۔ اب یہ چیف ہے"...... راگھو نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا ہوا ہے۔ کیسے ہوا ہے یہ سب کچھ"..... کرم داس نے قریب آ کر قدرے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاشو نے آ کر بتایا ہے"...... راگھو نے کہا۔

"ہاں۔ میں چیف مہاشے سے بات کرنے کے لئے کالی غار کی طرف گیا تو چیف باہر موجود نہ تھا۔ میں غار کے اندر گیا تو وہاں غار

کے بڑے کمرے کے باہر سرنگ میں چیف اور اس کے چاروں ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے اور ان کی پشت گولیوں سے چھلنی تھی۔ میں بڑے کمرے میں گیا تو وہاں دو مہاپرشوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں بھی گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا اور نہ وہاں مہاراج شری پدم تھے اور نہ ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ جنہیں بے ہوش کر کے کالی غار میں پہنچایا گیا تھا"... کاشو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے۔ وہ ہوش میں آ گئے یا پھر انہیں ہوش میں لایا گیا اور انہوں نے یہ سب کچھ کیا"... کرم داس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر وہاں تو مہاراج شری پدم بھی موجود تھے۔ ان کا کیا ہوا"۔ راگھو نے کہا۔

"وہ یقیناً اپنی شکتیوں کی مدد سے مقدس غار میں پہنچ گئے ہوں گے اور اب ہمیں ان لوگوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔ کرم داس نے کہا۔

"کرم داس۔ اب مہاشے کے بعد تم چیف ہو اس لئے جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی کہ کالی غار میں تو مہاراج شری پدم کی لاکھوں طاقتور شکتیاں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ ان سب نے ان ایجنٹوں کو کیوں نہیں روکا"... راگھو نے کہا۔

"میں تمہاری طرح توہم پرست نہیں ہوں۔ سمجھے۔ میں نے گریٹ لینڈ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ شکتیاں ہوتی ضرور ہیں مگر میرے خیال میں ذہانت سب سے بڑی اور سب سے طاقتور شکتی ہے بڑے کمرے میں ان آدمیوں کے پاس مشین گنیں تھیں جو ان ایجنٹوں نے حاصل کر لیں اور پھر سب کچھ ختم ہو گیا۔ ان شکتیوں نے زیادہ سے زیادہ اس حد تک کام کیا کہ شری مہاراج کو ان سے بچا لیا لیکن اب ہمیں ذہانت سے کام لینا ہو گا ورنہ ہم بھی ان ایجنٹوں کے ہاتھوں مارے جا سکتے ہیں"... کرم داس نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن ہمیں اب کیا کرنا ہو گا"... راگھو نے کہا۔

"یہ لوگ یقیناً پہلے ہمیں ختم کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ ہماری طرف سے انہیں کوئی خطرہ نہ رہے۔ اس کے بعد یہ مہاراج شری پدم کے خلاف کام کریں گے اس لئے تمہیں پہلے تو تمام مچان والوں کو آگاہ کرنا ہو گا کہ وہ دوربینوں کی مدد سے پورے پہاڑ کو چیک کرتے رہیں اور کسی بھی مشکوک حرکت پر مجھے اطلاع دیں جبکہ تم نے اکٹھے ہو کر پہاڑ کا راؤنڈ لگانا ہے۔ یہ لازماً کسی نہ کسی غار میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ اگر یہ تمہیں نظر آ جائیں تو تم انہیں گولیوں سے اڑا دینا اور اگر یہ کسی مچان والے کو نظر آئیں تو میں تمہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔ راگھو تم سب کا انچارج ہو گا۔ تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہو گا لیکن تم سب نے انتہائی محتاط رہ کر کام

کرنا ہے ۔ صرف دو آدمی یہاں چھوڑ جانا جو اوٹ میں رہیں گے اور ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کریں گے ۔ میں آفس میں رہوں گا "...... کرم داس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم بے فکر رہو ۔ میں انہیں تلاش کر کے ختم کر دوں گا "...... راگھو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نے ان کا خاتمہ کر دیا تو تم میرے مستقل نائب بن جاؤ گے ۔ مہاپرش کے سیکنڈ چیف "...... کرم داس نے کہا۔

" میں ضرور انہیں ہلاک کر دوں گا "...... راگھو نے کہا اور پھر وہ کرم داس کے ساتھ اندر آفس میں آگیا ۔ کرم داس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر راگھو کو دیا اور اسے ایک بار پھر محتاط رہنے کا کہہ کر اس نے اسے بھیج دیا ۔ راگھو کے باہر جانے کے بعد کرم داس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر باری باری سب مچانوں پر فون کر کے اس نے انہیں تمام حالات بتائے اور انہیں بطور چیف حکم دیا کہ وہ دوربینوں کی مدد سے چیکنگ کرتے رہیں اور اگر تو یہ دشمن ان کی مشین گنوں کی رینج میں ہوں تو خود ان پر فائر کھول دیں اور اگر رینج میں نہ ہوں تو ٹرانسمیٹر پر اسے اطلاع دیں ۔ یہ تمام انتظامات کر کے کرم داس کرسی کی پشت سے کمر لگا کر بیٹھ گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں مہاراج شری پدم کا خیال آگیا کیونکہ مہاپرش تنظیم کا اصل چیف شری پدم ہی تھا اور یہ تنظیم اس نے حکومت سے کہہ کر بنوائی تھی تاکہ ماشری

کے علاقے کے تمام معبدوں اور مقدس مقامات کی نگرانی کی جا سکے گو وہ چیف مہاشے کا نائب تھا اور مہاشے کی موت کے بعد اب وہ خود مہاپرش کا چیف بن گیا تھا لیکن بہرحال شری پدم کی رسمی اجازت بہت ضروری تھی لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ شری پدم سے کیسے اور کہاں رابطہ کرے کہ اچانک اسے خیال آگیا کہ ایک بار چیف مہاشے نے شری مہاراج شری پدم سے بھی بات کی تھی تو مہاراج نے اسے بتایا تھا کہ جب بھی اسے ان سے رابطے کی ضرورت پڑے تو وہ ایک پتھر اٹھا کر اس پر تین بار اس کا نام لے کر پھونک مارے اور پھر اس پتھر کو کسی دوسرے پتھر سے ٹکرا دے تو ان کا رابطہ ہو جائے گا ۔ گو کرم داس کے سامنے اس کا کبھی تجربہ نہیں ہوا تھا لیکن اس نے اسے آزمانے کا فیصلہ کر لیا ۔ وہ کرسی سے اٹھا اور آفس سے باہر آکر وہ سائیڈ میں موجود ایک اور کمرے میں آگیا ۔ یہ کمرہ ایک غار میں بنایا گیا تھا ۔ وہاں پتھر موجود تھے ۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور شری پدم کا تین بار نام لے کر اس پر پھونک ماری اور پھر پتھر کو اس نے کمرے کی دیوار پر مار دیا ۔ دوسرے لمحے ایک چیخ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر ایک چوکھٹا سا روشن ہو گیا جس پر شری پدم کا چہرہ نظر آ رہا تھا ۔ کرم داس یکلخت دوزانوں ہو کر بیٹھا اور اس نے سر جھکا لیا۔

" مہاراج شری پدم کی جے ۔ میں آپ کا بالک کرم داس ہوں مہاراج "...... کرم داس نے سر جھکاتے ہوئے اونچے لیکن انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں رابطہ کیا ہے"...... شری پدم کی سخت اور چیختی ہوئی آواز کمرے میں گونج اٹھی تو کرم داس نے کاشو سے ملنے والی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ اپنے چیف بننے اور مہاپرشوں کو ہدایات دینے کے بارے میں تمام تفصیل انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بتا دی۔

"مجھے میری شکتیوں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ میں تمہیں مہاشے کی جگہ چیف مقرر کرتا ہوں۔ میں مقدس غار میں ہوں اور میری شکتیوں نے یہ غار بند کر دیا ہے۔ اب ان لوگوں کو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہلاک کرنا ہے۔ جب یہ ہلاک ہو جائیں تو مجھ سے دوبارہ رابطہ کر لینا اور سنو۔ تم اپنے سب مہاپرشوں کو بتا دو کہ تم میں سے کوئی بھی مقدس غار کے قریب بھی نہ آئے ورنہ شکتیوں کے ہاتھوں مارا جائے گا"۔ مہاراج شری پدم نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ لیکن آپ کی شکتیاں انہیں تلاش تو کر سکتی ہیں۔ اگر ان کے بارے میں معلوم ہو جائے تو ہم ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑیں گے"...... کرم داس نے کہا۔

"ان لوگوں کے پاس روشنی کا کلام ہے اس لئے وہ شکتیوں کو نظر نہیں آ سکتے۔ تم نے انہیں خود تلاش کرنا ہو گا اور پہلے بھی میں نے ان کو عام آدمی سمجھا تھا۔ اگر انہیں بے ہوشی کے دوران گولی مار دی جاتی تو بہتر ہوتا۔ اب تم نے انہیں بغیر کسی وقفے کے گولیوں سے

اڑا دینا ہے"...... شری پدم نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... کرم داس نے جواب دیا تو ایک جھماکے سے دیوار میں روشن ہو کھٹا تاریک پڑ گیا تو کرم داس اٹھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ آفس میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرم داس بول رہا ہوں"...... کرم داس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ماترم بول رہا ہوں چیف۔ مچان نمبر چار سے۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تیسرے گھماؤ کی چٹانوں میں چھپے ہوئے دیکھ لیا ہے لیکن یہ ہماری تو کیا سب مچانوں کی رینج میں نہیں ہیں اس لئے آپ کو اطلاع دی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جگہ کی پوری تفصیل بتاؤ"...... کرم داس نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتائی جانے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ کتنے افراد ہیں یہ"...... کرم داس نے پوچھا۔

"دو مرد نظر آئے ہیں"...... ماترم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں نظروں میں رکھو۔ میں راگھو کو بتا دیتا ہوں وہ ان کا شکار کھیلے گا"...... کرم داس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف کرم داس کالنگ۔ اوور"...... کرم داس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ۔ راگھو بول رہا ہوں ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے راگھو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو ۔ اوور"...... کرم داس نے پوچھا۔

"چیف ۔ ہم سیاہ پتھروں والے علاقے میں موجود ہیں ۔ اب تک یہ لوگ ہمیں کہیں نظر نہیں آئے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چوتھی مچان سے ماترم نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو چیک کر لیا ہے ۔ جہاں یہ لوگ موجود ہیں میں تمہیں وہاں کی تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ تم نے ان کا انتہائی ذہانت سے شکار کھیلنا ہے معمولی سی غفلت بھی نہیں کرنی ۔ اوور"...... کرم داس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف ۔ میں ان کا شکار اس طرح کھیلوں گا جیسے پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلا جاتا ہے اور مجھے اس شکار میں مہارت حاصل ہے ۔ اوور"...... راگھو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو کرم داس نے اسے وہی تفصیل بتا دی جو اسے ماترم نے بتائی تھی۔

"ٹھیک ہے چیف ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے ۔ اوور"...... راگھو نے جواب دیا۔

"جیسے ہی یہ ہٹ ہوں تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے ۔ اوور"۔ کرم داس نے کہا۔

"یس چیف ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرم داس

نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اب وہ مطمئن نظر آ رہا تھا کیونکہ اب یہ معاملہ اسے ختم ہوتا نظر آ رہا تھا ۔ اسے اس وقت تک ان کی طرف سے پریشانی تھی جب تک ان کا پتہ نہ چلا تھا لیکن اب پتہ چل جانے کے بعد اسے اس بارے میں کوئی فکر نہ رہی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راگھو بڑی آسانی سے ان کا خاتمہ کر دے گا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
1810/4 NISHTAR ROAD DHABBA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556232
PROP A...

KHAN BOOK
STATIONARY AND LIBRARY
F/830/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZA
RAWALPINDI PH: 5556532
PROP ALI KHAN

عمران نے اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنا دیئے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ میں وہ اور ٹائیگر تھا جبکہ دوسرے گروپ میں صالحہ اور جولیا تھیں جبکہ جوزف کی ڈیوٹی اس نے اس مقدس غار کو تلاش کرنے پر لگا دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جوزف اپنی مخصوص صلاحیتوں کی بنا پر اس مقدس غار کو آسانی سے تلاش کر لے گا جبکہ انہوں نے اپنا ٹارگٹ اس مہاپرش تنظیم کا خاتمہ رکھا ہوا تھا۔ وہ ٹائیگر سمیت اس وقت پہاڑ کی شمالی سمت میں تھے جبکہ صالحہ اور جولیا جنوبی سمت میں تھیں۔ انہوں نے راؤنڈ لگا کر چیک کر لیا تھا کہ مچانیں صرف سامنے کے رخ پر تھیں اور ان کی تعداد چار تھی۔ دو شمالی سمت میں اور دو جنوبی سمت میں درمیان میں بنی ہوئی تھیں۔ باقی تمام فصیل سادہ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس صرف مشین گنیں تھیں کیونکہ ان کا اپنا اسلحہ تو ان کی بے ہوشی کے

دوران ان سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اور وہ انہیں اس غار میں کہیں نظر نہ آیا تھا جہاں انہیں بے ہوش کر کے لے جایا گیا تھا اور مشین گنوں کی رینج اتنی نہ تھی کہ وہ دور سے فائر کر کے ان مچانوں کو اڑا سکتے اس لئے انہوں نے پلاننگ کی تھی کہ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر ان مچانوں کے قریب پہنچ کر اوپر چڑھتیں اور پھر وہاں موجود افراد کا خاتمہ کر دیں لیکن اب عمران کو احساس ہو رہا تھا کہ اس کی پلاننگ غلط تھی کیونکہ جولیا نے ٹرانسمیٹر پر اسے بتایا تھا کہ چھ مسلح افراد غاروں کی تلاشی لیتے پھر رہے ہیں اور وہ مسلح بھی ہیں اور چوکنا بھی جبکہ پہاڑ اور فصیل کے درمیان اتنا فیصلہ بہرحال تھا کہ راستے میں کوئی اوٹ میسر نہ آ سکتی تھی۔ البتہ چند جگہوں پر اونچی جھاڑیاں موجود تھیں لیکن یہ جگہیں مچانوں سے کافی فاصلے پر تھیں۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس طرح پھنس جائیں گے۔ ہمیں پہلے ان کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا چاہئے۔ وہاں ہمارا اسلحہ بھی ہو گا اور پھر ہم ان مچانوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اصل مسئلہ تو ان چھ افراد کا ہے جو غاروں میں ہمیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں اور ہیڈ کوارٹر پھاٹک کے قریب ہو گا اور ہمیں یہاں سے وہاں جاتے ہوئے آسانی سے مارک کر لیا جائے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"ہمیں مچان سے دوربین کی مدد سے چیک کیا جا رہا ہے۔ میں

نے شیشوں کی چمک دیکھی ہے"..... عمران نے کہا۔

"لیکن مچان سے یہاں کا فاصلہ تو زیادہ ہے۔ وہ وہاں سے تو ہمیں ہٹ نہیں کر سکیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ ان چھ افراد کو اطلاع دیں گے جنہیں جولیا نے چیک کیا ہے۔ چونکہ یہ خصوصی طور پر تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے ہمیں بھی ان کے خلاف کوئی ٹریپ بنا لینا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"کون سا ٹریپ باس۔ ہمارے پاس تو کوئی سامان نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عقل تو دی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی باس۔ ہمیں کیا کرنا ہو گا"..... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہاں سے اوپر اس انداز میں جانا ہو گا کہ مچان سے چیک کرنے والے ہمیں چیک نہ کر سکیں۔ یہ لوگ لازماً سائیڈوں سے دو گروپوں کی صورت میں یہاں آئیں گے جبکہ ہم اوپر ہوں گے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ ہماری رینج میں آئیں گے ہم ان پر فائر کھول دیں گے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی صورت ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ پھر وہ چٹانوں کی اوٹ میں رینگتے ہوئے اس جگہ سے خاصا اوپر پہنچ گئے اور

اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹائیگر کو اپنے قریب سے ہٹ کر کچھ فاصلے پر رہنے کا کہہ دیا تاکہ دونوں اطراف سے آنے والوں کو بیک وقت گھیرا جا سکے اور ٹائیگر تیزی سے سائیڈ سے ہٹ کر ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ چکر کاٹ کر ہمارے اوپر سے بھی تو آ سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اگر وہ پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلتے رہے ہیں تو پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ پہاڑی لومڑی کے شکار کی بھی خصوصی ترکیب ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر باس۔ کیا ہم ایسی چٹانوں کی اوٹ نہ لے لیں کہ اوپر سے نظر نہ آ سکیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کچھ اور سائیڈ سے ہٹ کر ایک ایسی چٹان کی اوٹ میں ہو گیا جو اوپر سے بند تھی۔ اس کی ایک سائیڈ ہی بند تھی جبکہ سامنے اور ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک عمران کو اوپر سے ہلکی سی آہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ چوکنا ہو گیا۔

"یہاں کوئی نہیں ہے راگھو"..... ایک ہلکی سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"وہ کسی اوٹ میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ تم دونوں یہاں رکو ہم نیچے جا رہے ہیں۔ تم نے ہماری نگرانی کرنی ہے"..... دوسری آواز

سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اوپر موجود مسلح افراد کی وجہ سے وہ کوئی کارروائی نہ کر سکتا تھا ورنہ اسے انتہائی آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا تھا اور پھر اسے دونوں سائیڈوں سے پتھر کھسکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ اسی لمحے اچانک مشین گن کی ریٹ ریٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی دو انسانی چیخیں سنائی دیں اور چیخوں کی آوازیں گہرائی میں جاتی سنائی دے رہی تھیں ۔ اس کے ساتھ ہی اوپر ایک سائیڈ سے بے تحاشہ فائرنگ شروع ہو گئی ۔ عمران کے سر پر چونکہ چٹان تھی اس لئے اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے وہ محفوظ تھا لیکن ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی ۔ اس کے اندازے کے مطابق پہلی فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے کی گئی تھی ۔ اچانک اس نے ایک سائیڈ پر جو کھلی ہوئی تھی آہٹ سی سنی تو اس نے یکلخت رخ موڑا اور تیزی سے آگے رینگ گیا ۔ فائرنگ بند ہو گئی تھی لیکن آہٹیں اب تیز ہو گئی تھیں اور عمران آہٹیں سن کر سمجھ گیا کہ ٹائیگر کو باقاعدہ مہارت سے گھیرا جا رہا ہے اس لئے اب رکنا فضول تھا ۔ وہ رینگتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ذرا سا سر باہر نکالا تاکہ چٹان کی اوٹ میں بھی رہے اور اوپر موجود افراد اسے چیک بھی نہ کر سکیں اور آہٹیں پیدا کرنے والے بھی نظر آ جائیں ۔ اسے دو آدمی بڑے محتاط انداز میں رینگتے ہوئے اس طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے جس طرف ٹائیگر تھا ۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ سائیڈ سے اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں کہ عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور مشین گن کی

ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے پہلو کے بل گرے اور پھر لڑھکتے ہوئے نیچے گرتے چلے گئے ۔ اسی لمحے ٹائیگر کی طرف سے فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایک اور انسانی چیخ سنائی دی اور پھر زوردار دھپ کی آواز کے ساتھ ہی ایک آدمی عین عمران کے سامنے چٹان پر آ گرا اور پھر پلٹ کر وہ بھی نیچے جا گرا ۔

"باس ۔ یہ سب ختم ہو گئے ہیں" ۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران رینگتا ہوا اس چٹان کے نیچے سے نکلا اور ایک کھلی چٹان کی اوٹ میں ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر اس کے پاس پہنچ گیا ۔

"فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دی ہوں گی اور یقیناً جب تک ان کی لاشیں سامنے نہیں آئیں گی وہ یہی سمجھیں گے کہ انہوں نے ہمیں ہٹ کر لیا ہے اس لئے وقفے سے فائدہ اٹھا کر ہم نے پھاٹک کے قریب ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا ہو گا ۔ آؤ" ...... عمران نے کہا اور پھر جھک کر وہ دوڑنے کے سے انداز میں اونچی نیچی چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر پھاٹک تھا ۔ پھاٹک انہیں دور سے نظر آ رہا تھا اور کافی فاصلے پر تھا لیکن وہ مسلسل دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر پھاٹک کے سامنے پہنچ کر وہ رکے نہیں بلکہ اور آگے بڑھ گئے ۔ کچھ فاصلے پر جا کر عمران نے نیچے اترنا شروع کر دیا ۔

"تم اوپر رہو اور میری نگرانی کرتے رہو" ... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے وہیں رکتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران چٹانوں کی

اوٹ لیتا ہوا کافی نیچے آگیا تو ایک جگہ وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے کچھ دور دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنی تھیں لیکن پھر اسے سرخ یونیفارم والے وہ مسلح کمانڈوز دوڑ کر اس طرف جاتے دکھائی جس طرف سے عمران اور ٹائیگر آئے تھے۔ ایک لمحے کے لئے تو عمران نے سوچا کہ ان پر فائر کھول دے لیکن پھر وہ رک گیا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ نیچے اور کتنے آدمی ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ فائرنگ کی وجہ سے ان کا ساتھ سامنے آجائے اور وہ کافی تعداد میں ہوں۔ اس طرح وہ اور ٹائیگر پھنس بھی سکتے تھے۔ جب یہ دونوں مہاپرش کمانڈوز چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو گئے تو عمران نے ایک بار پھر تیزی سے نیچے اترنا شروع کر دیا اور پھر چٹان کی اوٹ میں پہنچ کر وہ رک گیا۔ اب وہ عام سطح سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر تھا اس نے سر آگے کر کے دیکھا تو یہ ایک برآمدہ تھا جس کے پیچھے کمرے تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران چٹان کی اوٹ سے نکلنے ہی والا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو باہر آتے دیکھا وہ بڑی بے چینی کے انداز میں اس طرف دیکھ رہا تھا جس طرف پہلے دونوں آدمی گئے تھے۔ اس کے انداز سے بے چینی نمایاں تھی۔ اس آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں نظر نہ آ رہا تھا اسی لمحے اسے دور سے ایک آدمی دوڑ کر آتا ہوا دکھائی دیا۔

"کیا ہوا روگو"۔۔۔ پہلے سے موجود آدمی نے اسے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ چیف۔ راگھو اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کی لاشیں چٹانوں پر پڑی ہوئی ہیں"۔۔۔ آنے والے نے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے اب مچانوں سے آدمی بلانے ہوں گے۔ اب ان دشمنوں کا باقاعدہ گھیراؤ ہونا چاہئے"۔۔۔ چیف نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ اطلاع دینے والا مڑ کر واپس چلا گیا تو عمران نے ہلکی سی چھلانگ لگائی اور نیچے پہنچ کر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اندر سے چیخ چیخ کر اس چیف کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر جیسے ہی عمران کو رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آواز سنائی دی اور میز کے پیچھے کرسی سے اٹھتا ہوا چیف چیخ مار کر الٹ کر نیچے فرش پر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر باہر آ کر وہ ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے دو کمانڈوز آتے دکھائی دیئے۔ ان دونوں نے ایک ایک لاش کاندھوں پر اٹھائی ہوئی تھی کہ عمران نے ان دونوں پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں لاشوں سمیت نیچے گرے اور چند لمحوں بعد وہ خود بھی لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔

"ٹائیگر نیچے آجاؤ"۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر چیختے ہوئے کہا تو

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر سائیڈ سے اتر کر دوڑتا ہوا عمران کی سائیڈ پر آ گیا۔

"تم اس طرف سے اوپر چڑھ جاؤ اور چیک کرتے رہو کہ مچانوں سے کتنے آدمی آرہے ہیں ہم نے اب ان کا شکار کھیلنا ہے میں اس دوران جولیا اور صالحہ کو کال کر کے یہاں بلوا لوں" عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر ان ہماپرشوں کی جیبوں سے نکلے تھے جنہیں عمران نے پشت پر گولیاں ماری تھیں۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"۔ عمران نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جولیا انڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ہم دونوں ایک مچان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ لیکن یہاں اوٹ کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے ہم رکی ہوئی ہیں۔ اوور" جولیا نے جواب دیا۔

"تم دونوں احتیاط سے پھاٹک کی طرف آ جاؤ ہم نے یہاں ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تم پھاٹک کے سامنے آجاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ ... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"باس۔ چار آدمی مچان سے اتر کر ہماری طرف آرہے ہیں"۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یہ چاروں اکٹھے آئیں گے۔ جب یہ قریب پہنچیں تو تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوکے باس"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"میں نے انہیں ہٹ کر دیا ہے باس"۔۔ ٹائیگر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ وہیں رہو۔ شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر کوئی اور آ جائے"..... عمران نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد اسے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو پرنس"...... جولیا کی آواز اوپر سے آرہی تھی۔

"آ جاؤ نیچے۔ جلدی کرو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ دونوں بھاگتی ہوئی آتی دکھائی دیں تو عمران اوٹ سے باہر آگیا۔

"تم اندر تلاشی لو۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں یقیناً بھاری اسلحہ موجود ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ سر ہلاتی ہوئی اندرونی کمروں کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ کچھ دیر بعد اندر سے فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"۔ عمران نے اس چیف کی آواز میں کہا جو پہلے فون کر رہا تھا۔

"راسو بول رہا ہوں مچان نمبر تین سے چیف کرم داس۔ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دی ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ تم اپنی مچانوں پر ڈٹے رہو"...... عمران نے کرم داس کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں اپنی مچان سے آدمی بھیج دوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ تم نے ٹھیک بات کی ہے اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ اندر داخل ہو چکے ہیں اس لئے مچانوں پر بیٹھے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر آجاؤ اور باقی مچانوں والوں کو بھی پیغام دے دو تاکہ ہم سب مل کر ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر سکیں"۔ عمران نے کرم داس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ آپ نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح ہم مل کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر لیں گے۔ ہم آرہے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا جیسے کرم داس نے اس کی بات مان کر اسے انتہائی مسرت بخشی ہو۔

"جلدی پہنچو۔ یہ لوگ کسی بھی وقت ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس چیف"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ سارا اسلحہ ایک الماری میں موجود ہے"۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی صالحہ نے کہا تو عمران اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف کہاں ہے۔ وہ تمہارے ساتھ نہیں آیا"۔۔۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"وہ ہم سے شروع میں ہی علیحدہ ہو گیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ اس شیطان پجاری کو تلاش کرے گا"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"وہ تو ہوتا رہتا۔ پہلے ہمیں ان مہاپرشوں کا خاتمہ کرنا تھا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس الماری سے اپنا مخصوص اسلحہ نکال کر جولیا اور صالحہ کو دے دیا۔

"تم دونوں اسلحہ لے کر دوسری سمت میں اونچائی پر چلی جاؤ۔ اس طرف سے آنے والے لوگوں کا خاتمہ تم نے کرنا ہے۔ کسی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل کر برآمدے کی طرف بڑھ گئیں جبکہ عمران نے باہر برآمدے میں آکر ٹائیگر کو آواز دی۔

"یس باس" ۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ ہمارا اسلحہ مل گیا ہے۔ تم فوراً نیچے آکر اسلحہ لو اور تم نے اپنی طرف سے مچانوں سے آنے والوں سے نمٹنا ہے۔ جلدی آؤ۔ وہ لوگ کسی بھی وقت پہنچ سکتے ہیں" ۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس باس" ... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نیچے آگیا۔ عمران نے اسے ضروری اسلحہ دے کر واپس بھجوا دیا اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس۔ چیف کرم داس بول رہا ہوں" ۔ عمران نے کرم داس کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"رندھیر بول رہا ہوں چیف۔ رامو نے مجھے کہا ہے کہ آپ نے سب کو ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا کہا ہے" ... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اب مچانوں پر بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم نے ہر صورت میں ان ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا ہے اور اتنے بڑے پہاڑ میں انہیں ہمیں مل کر تلاش کرنا ہوگا ورنہ یہ ہم کو چن چن کر ختم کر دیں گے" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ہم آرہے ہیں" ..... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر باری باری دو فون اور آئے تو انہیں بھی عمران نے ہیڈ کوارٹر آنے کو کہہ دیا۔

"یہ نانسنس جوزف نجانے کہاں ہوگا۔ کہیں کسی کی نظروں میں آگیا تو مارا جائے گا" ۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا کیونکہ اس نے دروازے پر کسی کا سایہ دیکھا تھا۔

"باس۔ میں نے اس شیطان پجاری کا سراغ لگا لیا ہے" ۔ اچانک جوزف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے بعد میں دیکھیں گے پہلے ہم نے ان مہاپرشوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں تم اسلحہ لے کر ہیڈ کوارٹر کے اوپر چٹان پر پہنچ جاؤ۔ دائیں ہاتھ پر ٹائیگر ہے اور بائیں ہاتھ پر جولیا اور صالحہ ہیں۔ تم نے دونوں اطراف کا خیال رکھنا ہے۔ جلدی کرو۔ ان لوگوں کی تعداد نجانے کتنی ہو" ...... عمران نے سرد اور تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ... جوزف نے کہا اور پھر میز پر پڑا ہوا اسلحہ اٹھا کر وہ تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔ عمران بھی مشین گن اٹھائے باہر آ گیا۔ اس کے خیال کے مطابق اسے کسی ایسی جگہ پر ہونا چاہئے جہاں سے وہ ساری صورت حال کا نہ صرف بخوبی جائزہ لے سکے بلکہ ضرورت پڑنے پر اپنے ساتھیوں کی مدد بھی کر سکے اور پھر اس کی نظریں ہیڈ کوارٹر کے سامنے پھاٹک کے قریب ایک اونچے درخت پر جم گئیں اور اس نے اس پر چڑھ کر مورچہ بنانے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ یہ اس کے خیال کے مطابق بہترین جگہ تھی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F-390/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI: PH 5555532
PROP. ALI KHAN

شری پدم مقدس غار کے ایک کونے میں بچھی ہوئی ہرن کی کھالوں سے بنے ہوئے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مقدس غار کے گرد اس کی انتہائی طاقتور شکتیوں کا حصار ہے اور مہاپرش کے لوگ ان پاکیشیائیوں کا بہرحال خاتمہ کر ہی لیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی غراہٹ کی آواز ابھری تو شری پدم بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے بلی سے بڑا اور کتے سے چھوٹا ایک جانور بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا لیکن آنکھیں کبوتر کے خون سے بھی زیادہ سرخ تھیں۔

"شموئی تم۔ کیا کوئی خاص خبر ہے" شری پدم نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں مہاراج" پاکیشیائی لوگوں نے یہاں موجود تمام

مہاپرشوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... اس شموئی نے انسانی آواز میں جواب دیا تو شری پدم بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ شری پدم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں آقا۔ میں سب کی لاشیں دیکھ کر آیا ہوں"۔ اس جانور نے انسانی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں انہیں پیس ڈالوں گا۔ میں ان کو عبرت ناک موت ماروں گا"...... شری پدم نے پہلے سے زیادہ ہذیانی انداز میں کہا۔

"آقا۔ اب وہ آپ کے خلاف کام کریں گے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ گھوشی کنوئیں والے غار کا دہانہ کھول دیں اور اندر اپنی بو پھیلا دیں۔ ان لوگوں کے ساتھ ایک افریقی ہے جو آپ کی بو سونگھ کر آپ کو تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ یہاں مقدس غار میں ہیں لیکن جب وہ آپ کی بو وہاں سونگھے گا تو وہ لازماً اندر داخل ہو گا۔ وہاں آپ اپنا سایہ بھجوا دیں اس طرح انہیں یقین ہو جائے گا کہ آپ اس کے اندر موجود ہیں۔ پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوں گے آپ کا سایہ گھوشی کنوئیں کا منہ کھول دے گا اور یہ سب لوگ گھوشی کنوئیں میں گر جائیں گے اور پھر آپ اس کنوئیں کا منہ بند کر دیں۔ اس طرح یہ سب وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو جائیں گے"...... شموئی نے باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ میں ایسا کیوں کروں۔ کیا میری شکتیاں اب اس قابل نہیں رہ گئیں کہ میں ان چند مورکھوں کو ہلاک کرا سکوں۔ میں کاشام جادو کا مہا گرو ہوں۔ ویسے بھی میرے پاس لاکھوں انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں اور اب روشنی کا کلام بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ میں اب تک اس لئے خاموش رہا تھا کہ مہاپرش ان کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اب میں کھل کر سامنے آؤں گا"...... شری پدم نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"آقا۔ روشنی کا کلام تو ان سے علیحدہ ہو چکا ہے لیکن روشنی کا کلام ان کے ذہنوں میں موجود ہے اور انہوں نے روشنی کے انتہائی طاقتور کلام کا باقاعدہ اپنے گرد حصار قائم کیا ہوا ہے اس لئے آپ کی کوئی شکتی چاہے وہ انتہائی طاقتور ہو ان کے قریب نہیں جا سکتی۔ البتہ اگر آپ شکتیوں سے ہی ان کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں تو پھر کاشان قبضے میں کالی ماشی کی پندرہ شکتیاں موجود ہیں وہ انتہائی طاقتور ہیں۔ گو انہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس جائیں تب وہ حرکت میں آئیں لیکن آپ مہا گرو ہیں آپ کے حکم پر وہ یہاں آ جائیں گی۔ وہ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کاشام جادو کے مہان گرو ہونے کے ناطے یہاں کاشام جادو کی غار قائم کر دیں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ اس غار میں داخل ہوں تو یہ خودبخود کاشام جادو کے حصار کے اندر پہنچ جائیں گے اور وہاں موجود کاشام جادو کی انتہائی طاقتور شکتیاں انتہائی آسانی

ان کا خاتمہ کر دیں گی"...... شموئی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم واقعی بے حد عقل مند ہو شموئی۔ میں تمہارے دونوں مشوروں پر عمل کر دیتا ہوں۔ کالی ماشی کی شکتیوں کو بھی میں حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ان کا خاتمہ کر دیں اور اس کے ساتھ ہی میں کاشام جادو کی غار بھی قائم کر دیتا ہوں اور ہاں۔ تمہارا پہلا مشورہ بھی درست ہے۔ میں گھومتی غار والا عمل بھی مکمل کر دیتا ہوں۔ بہرحال کسی نہ کسی چکر میں وہ پھنس کر ہلاک ہو جائیں گے"...... شری پدم نے کہا۔

"آپ کی قدر شناسی ہے مہاراج۔ اب مجھے بھینٹ دے دیں تاکہ میں واپس جا سکوں"...... شموئی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جاؤ تم بھینٹ لے لو۔ تم نے اچھے مشورے دیئے ہیں"۔ شری پدم نے کہا تو شموئی نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور پھر یکلخت غائب ہو گیا۔ شری پدم نے اٹھ کر غار کی دیوار میں موجود طاقچے میں موجود مٹی کا جلتا ہوا دیا اٹھایا اور اسے بستر کے سامنے زمین پر رکھا اور خود بھی آلتی پالتی مار کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے دیئے کی لو پر اپنی نظریں جما دیں۔ چند لمحوں بعد دیئے کی لو کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر وہ تقریباً بجھ سا گیا تھا کہ اچانک بھڑک اٹھا اور اس کی تیز روشنی غار میں پھیلتی چلی گئی لیکن پھر اس کی لو نے کم ہونا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد جب وہ پہلے کی طرح نارمل ہو گئی اور پھر اس کی لو تیزی سے کم ہونا شروع ہو گئی۔ جب وہ تقریباً

ختم ہونے کے قریب تھی تو اچانک ایک بار پھر بھڑک اٹھی۔ یہ کارروائی تین بار ہوئی اور پھر اس کے ساتھ ہی شری پدم نے ایک طویل سانس لے کر دیئے کی لو سے نظریں ہٹائیں اور پھر دیا اٹھا کر وہ اٹھا اور اس نے دیا واپس طاقچے میں رکھ دیا۔ طاقچے میں ایک مٹی کا پیالہ موجود تھا جس میں انتہائی بدبودار گہرے رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔ اس نے پیالہ اٹھایا اور اس میں موجود بدبودار سیال کو دیئے میں ڈال دیا۔ جب دیا بھر گیا تو اس نے پیالہ واپس طاقچے میں رکھ دیا۔

"اب یہ تین پلتر تیار ہو گئے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ پاکیشیائی مورکھ کیسے بچ کر جاتے ہیں"...... شری پدم نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ہرن کی کھال سے بنے ہوئے بستر پر لیٹ گیا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F 890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر والے حصے میں موجود تھا مہاپرش کے تمام آدمی ختم ہو چکے تھے۔ چار مچانوں سے تقریباً بیس افراد ہیڈ کوارٹر آ رہے تھے کہ ان پر فائر کھول دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود دو آدمی بچ کر ہیڈ کوارٹر کے سامنے پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ان دونوں کا خاتمہ عمران نے کر دیا تھا۔ اس کے بعد عمران کی ہدایت پر ان چاروں مچانوں کو بھی میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس طرح کوشان پہاڑ پر موجود تمام مہاپرشوں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

"اب اس شری پدم کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ میں نے اسے تلاش کر لیا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے بتایا تھا۔ اب یہ بتاؤ کہ کس ٹائپ کی جگہ ہے

"وہ" عمران نے کہا۔

"وہ ایک غار ہے جس کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا گیا ہے اور باس اس دہانے کے باہر اور اندر شیطانی طاقتیں موجود ہیں۔ بڑے شیطان کے چیلے روجو کی بو میں نے وہاں سونگھی ہے۔ روجو آٹھ سینگوں والا شیطان ہے اور بڑے شیطان کا درباری ہے۔ اس کی خوراک انسانی دل ہیں۔ وہ بے حد طاقتور سمجھا جاتا ہے اور وچ ڈاکٹر کاشکائی نے مجھے بتایا تھا کہ روجو جہاں پہنچ جائے وہاں صرف شیطنیت ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اندھیرے امڈ آتے ہیں اور لوگوں کے دل ان کے جسموں سے پراسرار طور پر غائب ہو جاتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ شیطان تو ہارٹ سرجن ہوا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوائے جوزف کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس۔ روجو کا مذاق مت اڑائیں۔ وہ بے حد خطرناک شیطان ہے"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کی بو سونگھی ہے۔ تم نے اپنا دل چیک کر لیا ہے یا نہیں" عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر کاشکائی نے میرے دل پر ہاتھ رکھا تھا اس لئے روجو شیطان میرا دل نہیں نکال سکتا" جوزف نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے یہ غار۔ چلو" عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ اب ہمارا واسطہ براہ راست شیطانی طاقتوں سے ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم مقدس کلام اپنی جیبوں میں رکھ لیں جہاں کاغذ موجود ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ تم نے خوب یاد دلایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں وضو بھی کر لینا چاہئے اور پھر خیال رکھنا ہو گا کہ ہم باوضو رہیں۔ جوزف کے پاس خوشبو کی بوتل موجود ہے۔ خوشبو بھی سب لگا لو"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیڈ کوارٹر سے نکل کر جوزف کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے۔ جوزف پہاڑ کی کافی بلندی پر پہنچ کر آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا" عمران نے بھی رکتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ باس"...... جوزف نے بڑے دھیمے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی پہاڑی لومڑی کی طرح چٹانوں کو پھلانگتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جوزف کی چیخ سنائی دی۔ ایسی چیخ جیسے کسی نے اس کے سینے میں خنجر مار دیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں اس طرف کو بڑھے جدھر جوزف گیا تھا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ایک چٹان کی اوٹ سے جوزف نمودار ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں ایک عجیب سے

جانور کی ایک ٹانگ پکڑی ہوئی تھی جو بلی سے مشابہ تھا اور وہ اسے اس طرح لٹکائے آ رہا تھا جیسے شکاری مرغابی کو شکار کر کے اسے ٹانگ سے پکڑ کر اٹھا کر لاتے ہیں ۔ جوزف کے چہرے پر ایسے نشانات تھے جیسے کسی نے پنجہ مار کر اس کا منہ ادھیڑنے کی کوشش کی ہو ۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے ۔

" یہ کیا ہے اور تم چیخے کیوں تھے " ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ یہ شناگی ہے اور ان سینگوں والے شیطان روہو کی نمائندہ یہ انتہائی طاقتور اور خطرناک طاقت سمجھی جاتی ہے ۔ مجھے اس کی بو آئی تھی ۔ میں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے منہ پر اپنا خوفناک پنجہ مار دیا جس سے میرے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی لیکن میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے " ۔ جوزف نے قریب آ کر اس جانور کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا ۔ اس جانور کا پنجہ واقعی اس ٹائپ کا تھا کہ جیسے کسی چیتے یا شیر کا پنجہ ہو ۔

" تو اب جانور کے پنجے سے تمہاری چیخ نکلنے لگ گئی ہے ۔ کیوں " ۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا ۔

" باس ۔ اس کے ناخنوں میں زہر ہوتا ہے ۔ روجو زہر جو انسان کو چیخنے پر مجبور کر دیتا ہے ۔ اگر میں فوری طور پر اس کی گردن نہ توڑتا تو یہ میری آنکھیں نکال دیتی " ... جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ایسا زہر جو چیخنے پر مجبور کر دے " ۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر اس جانور کے پنجے کا معائنہ شروع کر دیا ۔ اسی لمحے ان سب کو چاروں طرف سے غراہٹ بھری آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب نہ صرف بے اختیار چونک پڑے بلکہ انہوں نے مشین پسٹل بھی نکال لئے ۔

" یہ اس کی ساتھی ہیں باس ۔ لیکن چونکہ ان کی سردار کی گردن ٹوٹ گئی ہے اس لئے اب یہ ہم پر اس وقت تک حملہ نہیں کر سکتیں جب تک روہو شیطان ان میں سے کسی کو باقی شناگیوں کا سردار نہ بنا دے " ۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کیسے معلوم ہوا ہے کہ یہ سردار تھی " ۔ عمران نے کہا ۔

" اس کی گردن کے گرد سیاہ دائرہ ہے اور یہ سردار کی نشانی ہوتی ہے اور باس ۔ یہ انتہائی خطرناک شیطانی قوت سمجھی جاتی ہے ۔ اس کی گردن پر اگر تلوار بھی ماری جائے تو کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ البتہ وچ ڈاکٹر کاشکائی دو انگلیوں سے اس کی گردن توڑ دیتا تھا ۔ اس نے مجھے یہ ترکیب بتائی تھی باس " ...... جوزف نے کہا ۔

" ٹائیگر تمہارے بیگ میں ایک سفید رنگ کی بوتل ہے اس میں موجود محلول جوزف کے چہرے پر لگا دو ۔ اس جانور کے ناخن واقعی زہریلے ہیں اور اگر جوزف کا بروقت علاج نہ کیا گیا تو یہ زہر کے اثر سے ہلاک بھی ہو سکتا ہے " ۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا اور

پایا ۔

پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب آگے بڑھنے لگے ۔ انہیں ہر طرف سے غراہٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن کوئی جانور سامنے نہ آیا تھا ۔

"عمران صاحب ۔ یہ شاگی کیسی شیطانی طاقت ہے ۔ یہ تو کوئی پہاڑی جانور دکھائی دے رہا تھا" ۔ نائیگر نے کہا ۔

"اب جوزف اسے شیطانی طاقت کہہ رہا ہے تو ایسے ہی ہو گا ۔ جوزف کی بات ایسے معاملات میں فائنل ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نائیگر بے اختیار مسکرا دیا ۔ جوزف اب بھی ان سے آگے تھا کہ اچانک وہ ایک بار پھر ٹھٹھک کر رک گیا ۔

"کیا ہوا ۔ کیا پھر کسی شیطانی طاقت کی بو آئی ہے" ۔ عمران نے کہا ۔

"باس ۔ وہ شیطان پجاری یہاں سے قریب موجود ہے ۔ میں اس کی بو سونگھ رہا ہوں" ۔۔۔۔ جوزف نے کہا ۔

"تم پہلے کب ملے ہو اس سے جو تمہیں اس کی بو کی شناخت ہو گئی ہے" ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"باس ۔ شیطانی پجاریوں کے جسموں سے نکلنے والی بو سب سے علیحدہ ہوتی ہے ۔ انتہائی ناگوار بو ۔ ایسے جیسے ہزاروں لاشیں گل سڑ کر بو پیدا کرتی ہیں" ۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"کیا وہ مقدس غار قریب ہے جہاں تمہارے بقول شری پدم

موجود تھا" ۔ عمران نے کہا ۔

"نہیں باس ۔ وہ تو یہاں سے کافی دور ہے ۔ یہ بو تو قریب سے آ رہی ہے ۔ وہ شاید یہاں پہنچ گیا ہے" ۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا ۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی آگے بڑھا اور عمران کے پیچھے باقی ساتھی بھی چل پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد جوزف ایک غار کے دہانے کے قریب جا کر رک گیا ۔ دہانے پر گو پتھر موجود تھا لیکن بہرحال دہانہ صاف دکھائی دے رہا تھا ۔

"باس ۔ وہ شیطان پجاری اس غار میں موجود ہے ۔ میں دیکھتا ہوں" ۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور آگے بڑھنے لگا ۔

"ٹھہرو ۔ ہم بھی ساتھ چلتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو محتاط رہنے کا مخصوص اشارہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔ جوزف نے غار کے قریب جا کر دونوں ہاتھوں کو ایک چٹان پر پڑی ہوئی گرد پر تین بار زور زور سے مارا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے غار کے دہانے پر موجود پتھر کو ایک جھٹکے سے ہٹا کر ایک طرف لڑھکا دیا ۔ اب غار کا دہانہ کھل چکا تھا ۔ غار کافی بڑا تھا اور اندر ملگجا سا اندھیرا تھا لیکن ایک کونے میں کسی آدمی کا سایہ بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا ۔

"یہ شری پدم باس ۔ اس بو کا ماخذ یہی ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس کے سامنے دیوار سی آ گئی تھی ۔ اس دیوار کی

وجہ سے غار درمیان میں بند ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ دیوار کہاں سے آ گئی۔ ٹھہرو۔ میں دیکھتا ہوں"۔ عمران نے اندر داخل ہو کر کہا اور عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی غار میں داخل ہو گئے۔ وہ سب اس دیوار کے قریب جا کر رک گئے۔ عمران نے منہ ہی منہ میں آیت الکرسی پڑھنا شروع ہی کی تھی کہ یکلخت گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور وہ سب چیختے ہوئے اور ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گہرے اندھیرے میں گرتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازوں کے ساتھ ہی وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے۔ عمران نے گو پیرا ٹروپنگ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی سے ٹکرا کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے ٹوٹ گئے ہوں۔ اس کا سانس رکنے لگا لیکن اس نے پوری قوت سے سانس لینے کی کوشش کی اور چند لمحوں بعد اس کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا تو اس نے اپنے جسم کو حرکت دی اور پھر یہ دیکھ کر اسے بے حد طمانیت کا احساس ہوا کہ اس کا پورا جسم حرکت کر رہا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندھیرے میں اسے سائے سے نظر آنے لگ گئے۔ اس کے ساتھیوں میں سے جوزف اور جولیا کے جسم حرکت کر رہے تھے جبکہ ٹائیگر اور صالحہ دونوں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کو

چیک کیا تو ٹائیگر بے ہوش تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ بھی بے ہوش تھی۔ اس نے یہی کارروائی اس کے ساتھ دوہرائی اور پھر جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا جو اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔ اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"تم ٹھیک ہو جولیا۔ کوئی فریکچر تو نہیں ہوا"۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بس چوٹیں آئی ہیں۔ پورا جسم حرکت کر رہا ہے"۔ جولیا نے جواب دیا تو عمران جوزف کی طرف بڑھ گیا جو اب اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا وچ ڈاکٹر کاشکائی نے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا"۔ عمران نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ میں ٹھیک ہوں۔ وچ ڈاکٹر کاشکائی کا ہاتھ مجھے بچا گیا ہے ورنہ اتنی بلندی سے گرنے کے بعد تو میرا دل یقیناً بند ہو جاتا"۔۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ اور ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گئے اور عمران کو یہ معلوم کر کے بے حد اطمینان سا ہوا کہ اس کے سارے ساتھی اس قدر بلندی سے گرنے کے باوجود ٹوٹ پھوٹ سے بہرحال بچ گئے تھے۔ چوٹیں تقریباً سب کو آئی تھیں لیکن یہ چوٹیں بہرحال قابل برداشت تھیں۔ اوپر

اب گہرا اندھیرا تھا اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اوپر چھت برابر ہو گئی ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ایک منصوبے کے مطابق اس کنوئیں میں پھینکا گیا ہے" عمران نے کہا۔

"یہ شیطانی کنواں نہیں ہے باس۔ عام سا کنواں ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"اسے کنواں نہیں کہنا چاہئے بلکہ گڑھا کہنا چاہئے کیونکہ اس کی تہہ میں پانی نہیں ہے اور نہ ہی یہ زیادہ گہرا ہے ورنہ پہاڑی کنوئیں تو انتہائی گہرے ہوتے ہیں" ... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر۔ تمہارے پاس ٹارچ ہے۔ وہ نکالو تاکہ یہاں کا نظارہ تو کیا جا سکے" عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اپنے بیگ میں سے ایک چھوٹی سی پنسل ٹارچ نکال کر اسے آن کیا تو اس کنوئیں نما گہرائی میں تیز روشنی پھیل گئی کیونکہ ٹارچ سے نکلنے والی روشنی بے حد تیز تھی۔ عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے ٹارچ لے کر اس کنوئیں نما گہرائی کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا لیکن یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھینچ گئے کہ گو کنواں خاصا کھلا تھا مگر اس کی دیواریں سلیٹ کی طرح سپاٹ تھیں۔ فرش پر گھاس کا کافی بڑا ڈھیر موجود تھا اور اب عمران سمجھ گیا کہ انہیں اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود چوٹیں کیوں نہیں آئیں۔ یہ گھاس لمبے ریشے کی تھا اور پورے کنوئیں کے فرش پر اس کا کافی بڑا ذخیرہ موجود تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس گھاس کو یہاں

باقاعدہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اوپر چھت تھی جو ایک بڑی چٹان کی صورت میں نظر آ رہی تھی۔

"حیرت ہے۔ انہوں نے ہمیں یہاں کیوں پھینک دیا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں باقاعدہ پلاننگ کے تحت یہاں پھینکوایا گیا ہے" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس غار میں سے خصوصی طور پر اس پجاری کی تیز بو آنا اور پھر کسی سائے کا نظر آنا اور ہمارے اندر داخل ہونے کے بعد اس دیوار کا نمودار ہونا اور پھر ہمارا نیچے گرنا یہ سب ظاہر کرتا ہے کہ یہاں ہمارے خلاف باقاعدہ کھیل کھیلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ہمارے خلاف براہ راست بھی تو ایکشن لے سکتے تھے"..... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہماری جیبوں میں مقدس روشن کلام کی موجودگی کی وجہ سے وہ نہ ہم پر حملہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں شیطانی انداز میں نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے تاکہ ہم یہاں بھوکے پیاسے خود ہی ہلاک ہو جائیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو انہیں یہاں اس قدر گھاس اکٹھی کر کے رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ گھاس نہ ہوتی تو ہم ویسے ہی اتنی بلندی سے گر کر ہلاک ہو جاتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس گھاس کی بھی کوئی نہ کوئی خصوصیت ہو گی جو ہمارے

خلاف استعمال کی جائے گی" عمران نے کہا۔

"باس ۔ یہ روجانی دلدل کے کناروں پر پائی جانے والی گھاس ہے ۔ یہ انتہائی گرم دلدل ہوتی ہے اور اس گھاس میں بھی اس دلدل کے اثرات ہوتے ہیں ۔ قبیلہ ہاتھور کے سردار اس گھاس کے بستر پر اپنے دشمنوں کو باندھ دیتے تھے اور صبح کو ان کے جسم جل کر کوئلہ بنے ہوئے ملتے تھے" .... اچانک جوزف نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اس گھاس کے بارے میں میں نے بھی سنا ہوا ہے کہ ایسی گھاس ہے جس کے اندر اگر انسانی جسم موجود ہو تو اس کی حرارت کی وجہ سے اس گھاس میں بھی شدید ترین حرارت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ہونہہ ۔ تو یہ ہے اصل مسئلہ" ...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"اب ان باتوں کو چھوڑ دو ۔ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے ۔ اس بارے میں سوچو" جولیا نے کہا۔

"چاروں طرف پہاڑی چٹانیں ہیں ۔ دیواریں سپاٹ ہیں اور اوپر بھی ٹھوس چٹان ہے ۔ اب کیسے یہاں سے نکلا جائے" عمران نے کہا۔

"باس ۔ ایک ترکیب مجھے معلوم ہے لیکن" ... جوزف بولتے بولتے چپ ہو گیا۔

"کون سی ترکیب ۔ بتاؤ" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں ہمارے لئے خطرہ بھی موجود ہے باس" ..... جوزف نے کہا۔

"ہم اس وقت مکمل خطرے میں ہیں اس لئے مزید خطرہ کیا ہو سکتا ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ اس گھاس کے ڈھیر کو دیوار کے ساتھ لگا کر اسے اگر ہم اوپر چٹان تک پہنچا دیں اور پھر اسے آگ لگا دیں تو اس میں سے اس قدر تیز گرمی نکل کر اوپر چٹان تک پہنچے گی کہ وہ تڑخ جائے گی ۔ البتہ یہاں کنوئیں میں بھی شدید گرمی ہو گی ۔ ایسی گرمی کہ شاید مس جولیا اور مس صالحہ اسے برداشت نہ کر سکیں" ... جوزف نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑنے کی بجائے بہرحال ہمیں جدوجہد تو کرنی ہو گی لیکن اگر چٹان تڑخ بھی جائے تب بھی ہم اوپر تک کیسے پہنچیں گے" ...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ ہمارے پاس آٹو کمندیں موجود ہیں" ...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ ٹھیک ہے ۔ پھر پہلے اس گھاس کو دیوار کے ساتھ لگائیں ۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا" عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس کام میں لگ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھاس کے ڈھیر کو دیوار کے ساتھ لگا کر چھت تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ۔ اب باقی کنوئیں نما گڑھا گھاس سے خالی ہو چکا تھا ۔ ٹائیگر نے عمران کے

اشارے پر جیب سے لائٹر نکال کر گھاس کے ڈھیر کو آگ لگا دی۔ گھاس انتہائی خشک تھی اس لئے وہ دھڑا دھڑ جلنے لگی اور چند ہی لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو احساس ہو گیا کہ اس مخصوص گھاس میں حدت تمام گھاس سے زیادہ نکل رہی ہے۔ چند لمحوں بعد ہی ان کے جسم پسینے سے بھیگ گئے۔ اب آگ دھڑا دھڑ جل رہی تھی اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آگ کے خوفناک الاؤ کے درمیان موجود ہوں۔ جیکٹ اور کوٹ اتار دیئے گئے لیکن گرمی کی شدت لمحہ بہ لمحہ اس قدر تیز ہوتی جا رہی تھی کہ انہیں یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا کہ ان کے جسم بھی گھاس کی طرح دھڑا دھڑ جلنے لگ جائیں گے اور ابھی تک آگ اوپر چٹان تک نہ پہنچی تھی۔ اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جہاں گھاس جل رہی تھی دیوار میں ایک بڑا سا سوراخ ہو گیا اور اس سوراخ میں سے تازہ ہوا اندر آنا شروع ہو گئی لیکن اس سوراخ میں گھپ اندھیرا تھا۔

"اس گھاس کو مل کر بجھانے کی کوشش کرو۔ یہ واقعی اب ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کوئی راستہ کھلا ہے۔ تازہ ہوا اندر آنے لگی ہے" عمران نے چیخ کر کہا تو سب آگے بڑھے اور پھر انہوں نے پیروں میں پہنے ہوئے جوتوں کی مدد سے اس جلتے ہوئے ڈھیر کو پورے کنوئیں میں بکھیر کر اسے پیروں سے مسل کر بجھانا شروع کر دیا لیکن آگ بجھ ہی نہ رہی تھی۔

نہیں بجھے گی بلکہ گرمی اب مزید بڑھ گئی ہے۔ اب ہمیں اپنی قوت برداشت سے کام لینا ہو گا" ... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اس خلا کے سامنے سے جلتی ہوئی گھاس کو جوتوں کی مدد سے سائیڈ پر کیا اور پھر وہ ہائی جمپ کے انداز میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ اس خلا کے کنارے پر پڑے اور اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس خلا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"آؤ۔ میں تمہیں پکڑ کر کھینچتا ہوں" عمران نے ٹائیگر سے کہا کیونکہ ٹائیگر بہرحال زخمی تھا اور پھر جیسے ہی ٹائیگر اوپر کو اچھلا عمران نے اس کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر کھینچ لیا۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ کو بھی عمران نے ہی کھینچ کر اوپر پہنچایا جبکہ جوزف خود ہی اوپر پہنچ گیا تھا۔ یہ ایک سرنگ نما راستہ تھا جو آگے جا کر مڑ جاتا تھا لیکن اس میں وہ کھڑے ہو کر نہ چل سکتے تھے اس لئے وہ کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک ایک کر کے کھلی فضا میں پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ہی سب نے نہ صرف اطمینان کا سانس لیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا جس نے انہیں اس انداز میں خوفناک موت سے بچا لیا تھا۔

"وہ غار ادھر ہے جہاں تم داخل ہوئے تھے۔ کیا اب تمہیں وہاں سے اس شیطان پجاری کی بو نہیں آ رہی" ...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"نہیں باس۔ وہاں موجود بو ختم ہو گئی ہے" جوزف نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر آگے بڑھو۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے" عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ باہر آنے سے پہلے اپنے کوٹ اور جیکٹس پہن لی تھیں اور بیگ بھی کمروں پر باندھ لئے تھے اس لئے اس وقت بیگ ان کے پاس موجود تھے۔ صرف عمران کے پاس کوئی بیگ نہ تھا۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/8904 NISHTAR ROAD
RAWAL
PROP

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/8904 NISHTAR ROAD BHABHA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

شری چرم مقدس غار میں ہرنوں کی کھال کے بنے ہوئے بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک انتہائی کریہہ شکل کی پہاڑی مکڑی موجود تھی جس کی چھوٹی لیکن انتہائی تیز سرخ آنکھیں اس طرح نظر آ رہی تھیں جیسے تیز بلب جل رہے ہوں۔

"کاکی حاضر ہے آقا" مکڑی کے منہ سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاکی۔ جس کنوئیں میں پاکیشیائی مورکھوں کو ڈالا گیا ہے کیا تم اسے دیکھ سکتی ہو" شری چرم نے کہا۔

"ہاں آقا۔ کاکی کی نظروں سے کوئی جگہ نہیں چھپ سکتی۔" کاکی نے جواب دیا۔

"وہاں دیکھنا شروع کر دو اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ لوگ ہلاک ہو گئے

"نہیں۔ نہیں" شری پدم نے کہا۔

"آقا۔ میں دیکھ رہی ہوں۔ وہ لوگ شاگی گھاس کے ڈھیر کو کنویں کی دیوار کے ساتھ لگا رہے ہیں" کاکی نے اپنی مخصوص چیختی ہوئی باریک آواز میں کہا تو شری پدم چونک پڑا۔

"ڈھیر کو دیوار کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ مگر کیوں" شری پدم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ تو نہیں بتا سکتی۔ صرف جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں وہی بتا سکتی ہوں آقا" کاکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھ کر بتاتی رہو" شری پدم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ اب وہ ڈھیر کو آگ لگا رہے ہیں" کاکی نے چند لمحوں بعد کہا تو شری پدم چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر اچانک مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"نادان مورکھ۔ وہ خود اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اس آگ نے تو کنوئیں کو چٹخا دینا ہے۔ یہ کیسے بچ سکیں گے۔ میں نے تو یہی چاہا تھا کہ جیسے جیسے وقت گزرے گا گھاس میں حرارت بڑھتی جائے گی اور وہ رات کے کسی پہر جل کر راکھ ہو جائیں گے لیکن یہ تو خود اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا" شری پدم نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ وہ اپنا لباس اتار رہے ہیں۔ کنواں جلتے ہوئے تنور کی

طرح دہکنے لگ گیا ہے"..... کاکی نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ بالکل ایسے ہی ہو گا اور ابھی یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے"...... شری پدم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ آقا۔ کنویں کی دیواریں تڑخنے لگ گئی ہیں اور ایک جگہ تڑخ گئی ہے"..... کاکی نے اچانک کہا۔

"اس کے باوجود یہ ابھی تک زندہ ہیں۔ کیا واقعی یہ زندہ ہیں"۔ شری پدم نے چیخ کر کہا۔

"ہاں آقا۔ اور آقا اب وہ آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آگ نہیں بجھ رہی"...... کاکی نے باقاعدہ تبصرہ کرنے کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اب یہ آگ نہیں بجھ سکتی"...... شری پدم نے کہا۔

"آقا۔ آقا۔ وہ اس ٹوٹے ہوئے حصے پر چڑھ رہے ہیں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کاکی نے چیخ کر کہا تو شری پدم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کہاں چڑھ رہے ہیں اور کیسے"..... شری پدم نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کاکی کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"آقا۔ وہ سب اس ٹوٹے ہوئے حصے میں پہنچ گئے ہیں اور آقا۔ اب وہ رینگتے ہوئے باہر آ رہے ہیں"..... کاکی نے تھوڑی دیر بعد کہا تو شری پدم کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا یہ کوئی راستہ ہے"...... شری پدم نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ راستہ ہے اور آقا وہ اب باہر آگئے ہیں کھلی جگہ پر۔ وہ اس کنویں سے بچ کر باہر آگئے ہیں"۔۔۔ کاکی نے تیز لہجے میں کہا تو شری پدم کے چہرے پر چند لمحوں تک تو ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے کاکی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آقا۔ وہ سب آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ سب صحیح سلامت ہیں"۔ کاکی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ موت کے منہ سے باہر آگئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ مجھے اب ان کے بارے میں کچھ اور سوچنا ہو گا"۔ شری پدم نے کہا تو مکڑی یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گئی۔ اب دیوار بالکل سپاٹ تھی۔

"یہ کیسے لوگ ہیں۔ یہ کیسے بچ کر باہر آگئے۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہاں۔ مجھے اب اپنی سب سے طاقتور شکتی کو حرکت میں لانا ہو گا چاہے مجھے اسے کتنی بڑی بھینٹ ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ کالی ماتی کی شکتیاں بھی بے کار ہو گئی ہیں۔ اس حبشی نے ان کی سردار کی گردن توڑ دی ہے۔ نجانے یہ کیسے لوگ ہیں"۔۔۔۔ شری پدم نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہرن کی کھالوں کے بنے ہوئے بستر پر ہی بڑے بے ڈھنگے انداز میں ناچنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ

وہ اونچی آواز میں نامانوس سے الفاظ بولتا جا رہا تھا کہ اچانک غار میں ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دبیز دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی شری پدم نے ناچنا بند کر دیا اور دونوں ہاتھ سر سے ہٹا کر وہ آلتی پالتی مار کر بستر پر بیٹھ گیا۔ دھواں پورے غار میں چکراتا رہا اور پھر وہ ایک جگہ اکٹھا ہونا شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد ایک انتہائی بھیانک شکل کی ایک لمبے قد اور انتہائی دبلے پتلے جسم کی مالک عورت کھڑی نظر آنے لگ گئی۔ اس عورت کے چہرے پر گوشت موجود ہی نہ تھا بلکہ صرف ہڈیاں تھیں۔ آنکھوں کی جگہ بھی خلا تھا لیکن پھر تیزی سے اس کے چہرے پر گوشت نظر آنے لگ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ایک عام سی عورت بن گئی تھی جس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔ اس کے جسم پر ہرن کی کھال کا لباس تھا۔ البتہ سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ اس وجہ سے اس کا چہرہ عجیب سا لگ رہا تھا۔

"کورش حاضر ہے آقا۔ آپ تو کورش کو بھول ہی گئے ہیں"۔ اس عورت نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ شری پدم کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔

"تمہیں اس وقت بلایا جاتا ہے کورش جب معاملات کسی کے بس میں نہیں رہتے"۔۔۔۔۔۔ شری پدم نے سرد لہجے میں کہا۔

"کورش حاضر ہے آقا"۔۔۔۔۔۔ اس عورت نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں آتے ہوئے حالات کا علم تو ہو گیا ہو گا" ...... شری پدم نے کہا۔

"ہاں آقا ۔ یہ پاکیشیائی روشنی کے لوگ ہیں اس لئے کورش باوجود انتہائی طاقتور ہونے کے انہیں براہ راست ہلاک نہیں کر سکتی البتہ کورش اتنا کر سکتی ہے کہ انہیں کاشام جادو کے علاقے میں پہنچا دے ۔ اس وقت کاشام جادو کی شکتیاں اتنی طاقتور ہیں کہ وہ ان کی روشنی کو بجھا بھی دیں اور انہیں ہلاک بھی کر سکیں" ...... کورش نے کہا۔

"ہاں ۔ پہلے یہی تجویز تھی لیکن پھر انہیں یقینی موت والے کنویں میں پھینک دیا گیا لیکن یہ وہاں سے بھی بچ گئے ۔ لیکن تم کیا کرو گی" ...... شری پدم نے کہا۔

"آقا ۔ بڑی آسان بات ہے ۔ یہ جیسے ہی کسی غار میں داخل ہوں گے میں ان پر کورشا جادو پھونک دوں گی ۔ کورشا جادو سے یہ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر میں پروش کو بلاؤں گی اور پروش انہیں اٹھا کر وہاں پہنچا دے گا" کورش نے جواب دیا۔

"لیکن پروش اس روشنی کے حصار کو کیسے پار کرے گا جو کاشام جادو کے گرد موجود ہے" ... شری پدم نے کہا۔

"پروش پر یہ حصار اثر نہیں کرے گا آقا کیونکہ پروش بھی ان کے دھرم کا جن ہے لیکن ہے وہ بھی شیطان کا درباری" ...... کورش نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر پروش سے کہو کہ وہ ان کو یہیں ختم کر دے تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے" ...... شری پدم نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر اسے اس کی مطلوبہ بھینٹ دینا ہو گی آقا" ...... کورش نے کہا۔

"اس کی کیا بھینٹ ہو سکتی ہے" شری پدم نے پوچھا۔

"وہ جو بھی طلب کرے آقا کیونکہ وہ شیطان کا درباری ہے" ۔ کورش نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پہلے اس سے بات کر لو" ...... شری پدم نے کہا۔

"جو حکم آقا" ...... کورش نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور تقریباً دس منٹ تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا ۔ پروش سے بات ہو گئی ہے ۔ وہ ان دشمنوں کا خاتمہ یہاں کرنے پر تیار ہو گیا ہے لیکن وہ بھینٹ میں آپ کی دس شکتیاں مانگتا ہے تاکہ شیطان کے دربار میں اس کی عزت بڑھ جائے" ...... کورش نے کہا۔

"اس سے پوچھو کیا وہ کالی ماشی کی شکتیاں لینا چاہتا ہے ۔ وہ بھی بڑی شکتیاں ہیں جو ہمارے چیلے نے یہاں بھیجی ہیں لیکن ان کی سردار کو ہمارے دشمنوں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب باقی چودہ شکتیاں ہمارے لئے بے کار ہو چکی ہیں" ...... شری پدم نے کہا۔

"میں پوچھتی ہوں آقا" .... کورش نے کہا اور ایک بار پھر اس

نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اس نے اس بار پہلے سے جلدی آنکھیں کھول دیں ۔

" وہ تیار ہے آقا ۔ بلکہ وہ دس کی بجائے چودہ شکتیاں ملنے پر خوش ہو گیا ہے "...... کورش نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے سامنے دشمنوں کا خاتمہ کر دے ۔ بلاؤ اسے تاکہ ہم اس سے براہ راست بات کر سکیں "...... شری پدم نے کہا تو کورش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں ۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" وہ آرہا ہے آقا "... کورش نے کہا اور چند لمحوں بعد ہی غار میں اچانک ایک بڑا سا ہیولہ نظر آنے لگ گیا اور پھر یہ ہیولہ مجسم ہو گیا تو یہ ایک دیو ہیکل سانڈ کی طرح پلا ہوا آدمی تھا جس کا چہرہ بڑا تھا اور آنکھوں میں سفیدی نمایاں تھی ۔ اس کی پیشانی تنگ تھی اور سر پر بڑے بڑے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے ۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا ۔ اسے دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ بے پناہ طاقت کا مالک ہے ۔

" پردش آگیا ہے آقا "...... اس آنے والے نے انتہائی بھاری اور کڑک دار لہجے میں کہا ۔

" میرے بارے میں جانتے ہو پردش "... شری پدم نے کہا ۔

" ہاں ۔ تم بڑے شیطان کے بھی مہا گرو ہو اور مہا پرش کے بھی بڑے ہو "...... پردش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا ۔

" ہم نے کورش کے ذریعے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ ہمارے دشمن روشنی کے دھرم کے لوگ ہیں اور ان کے پاس روشنی کا کلام موجود ہے اس لئے ہماری سب سے طاقتور شکتی کورش بھی ان پر وار نہیں کر سکتی جبکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم پر یہ روشنی کا کلام اثر نہیں کرتا کیونکہ تم بھی ان کے دھرم کے ہو ۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے "۔ شری پدم نے کہا ۔

" ہاں ۔ میں پیدائشی طور پر ان کے دھرم کا ہوں ۔ میں شکتی نہیں ہوں ۔ اس کے بعد میں بڑے شیطان کا درباری بنا ہوں ۔ میں نے شیطان کے لئے ایسے ایسے کام کئے ہیں کہ بڑے شیطان نے خوش ہو کر مجھے اپنے دربار میں نمایاں جگہ دی ہے اور مجھ پر روشنی کا کلام اس قدر اثر نہیں کر سکتا جس قدر تمہاری شکتیوں پر کر سکتا ہے ۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں ایک لمحے میں ان کی چٹنی بنا کر رکھ دوں گا "... پردش نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا ۔

" تم نے بھینٹ میں دس شکتیاں مانگی تھیں لیکن ہم تمہیں چودہ دیں گے اور یہ چودہ بھی مہان شکتیاں ہیں بشرطیکہ تم ہمارے سامنے ان کا خاتمہ کر دو ۔ ہم ان کی لاشوں کی اپنے ہاتھوں سے ہتھیا کرنا چاہتے ہیں "...... شری پدم نے کہا ۔

"تو پھر انہیں یہاں غار میں بلوا لو۔ تم بھی یہاں موجود ہو اور کورش بھی۔ میں تمہارے سامنے ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں"۔ پروش نے کہا۔

"نہیں۔ یہ مقدس غار ہے اور یہاں ہماری تمام شکتیاں موجود ہیں۔ روشنی کا کلام اگر یہاں داخل ہو گیا تو ہماری تمام شکتیاں ختم ہو جائیں گی اس لئے یہ کھیل کہیں اور کھیلا جا سکتا ہے"...... شری پدم نے کہا۔

"لیکن میں کھلی فضا میں ان کے سامنے نہیں جا سکتا۔ مجھے اپنی طاقت کے استعمال کے لئے کچھ اندھیرا چاہئے کیونکہ میں بہرحال شیطان کے دربار سے وابستہ ہوں اور شیطان اندھیرے کا آقا ہے"۔ پروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں غار میں کیسے لایا جائے۔ پہلے بھی میں نے اپنی مخصوص بو وہاں پہنچائی تھی"... شری پدم نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم میرے ساتھ کسی بڑے سے غار میں چلو۔ تمہاری وجہ سے وہ وہاں آ جائیں گے اور میں انہیں ہلاک کر دوں گا"۔ پروش نے کہا۔

"کورش تم نے بھی ہمارے ساتھ رہنا ہے"...... شری پدم نے کہا۔

"آقا۔ میں ان پر براہ راست حملہ نہیں کر سکتی"۔ کورش نے کہا۔

"نہ کرنا۔ یہ کام پروش کا ہے ہمارا نہیں۔ لیکن تمہاری موجودگی بہرحال میرے لئے باعث اطمینان ہو گی"...... شری پدم نے کہا۔

"جو حکم آقا"... کورش نے کہا۔

"تم پروش کے ساتھ مقدس پہاڑ کے سب سے بڑے غار میں پہنچ جاؤ۔ وہ غار جس کے باہر سینگوں والی چٹان ہے۔ وہاں پروش اپنے مخصوص قد وقامت کی وجہ سے کھل کر کام کر سکے گا"...... شری پدم نے کہا۔

"میں نے دیکھا ہوا ہے وہ غار۔ آؤ پروش"...... کورش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نہیں رہو گے شری پدم تو پھر وہ دشمن کیسے غار میں آئیں گے"۔ پروش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی پہنچ جاؤں گا"...... شری پدم نے کہا تو کورش اور پروش نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے اور پھر دونوں ہی بیک وقت غائب ہو گئے تو شری پدم نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زمین پر زور سے پھونک ماری تو زمین پھٹی اور اس میں سے ایک کالے رنگ کا بڑا سا چوہا باہر آ گیا جس کے دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔

"حکم آقا۔ تابور حاضر ہے"...... اس چوہے نے انسانی آواز میں کہا۔

"تابور۔ میں نے دشمن کے خاتمے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں کیا تم ان سے مطمئن ہو"...... شری پدم نے کہا۔

"ہاں آقا ۔ بظاہر آپ نے بہترین اقدامات کئے ہیں" ۔ اس چوہے نے اپنی باریک چیختی ہوئی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر کا کیا مطلب ہوا ۔ کھل کر بات کرو" شری پدم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شما کر دیجئے مہاراج ۔ میں نے اس لئے بظاہر کا لفظ ادا کیا ہے کہ آپ کے دشمن بے حد خطرناک ہیں ۔ پروش سے مقابلے کا کچھ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے"۔۔ چوہے نے اپنی مخصوص آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ دشمن اس طاقتور جن کا خاتمہ کر سکتے ہیں ۔ مگر کیسے ......" شری پدم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا ۔ یہ لوگ پہلے بھی جن قبیلوں سے ٹکرا چکے ہیں انہیں معلوم ہے کہ جنوں کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اگر تو پروش نے انہیں کوئی مہلت دیئے بغیر ہلاک کر دیا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور اگر انہیں تھوڑی سی بھی مہلت مل گئی تو پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے" تابور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے" شری پدم نے کہا۔

"آقا ۔ پروش کی بات مان لیں ۔ آپ بڑے غار میں جائیں ۔ آپ کی بو سونگھ کر آپ کے دشمن وہاں پہنچ جائیں گے لیکن اس سے پہلے آپ کورش کے ذریعے کاشان گاؤں میں موجود مہاپرش کے چار

آدمیوں کو یہاں بلوائیں ۔ وہ غار سے باہر موجود رہیں گے ۔ ان کے پاس اسلحہ ہو گا ۔ اگر تو پروش نے آپ کے دشمنوں کا خاتمہ کر دیا تو ٹھیک ورنہ آپ ان مہاپرشوں کو حکم دے دیں ۔ وہ غار میں داخل ہو کر فائر کھول دیں گے اور اس طرح اچانک فائرنگ سے آپ کے دشمن ہلاک ہو جائیں گے" تابور نے کہا۔

"اوہ ۔ یہ انتہائی ٹھیک رہے گا ۔ اب تم جا سکتے ہو" ...... شری پدم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چوہا دوبارہ پھٹی ہوئی زمین میں غائب ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F.890'4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5550532
PROP.ALI KHAN

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F.890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN

"باس ۔ باس ۔ مجھے اس شیطان پجاری کی بو آنے لگ گئی ہے"۔ اچانک آگے بڑھتے ہوئے جوزف نے یکلخت چیخ کر کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کہاں سے آ رہی ہے بو ۔ کیا وہی پہلے والی جگہ سے"۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس ۔ وہ جگہ تو ابھی کافی دور ہے"۔۔۔ جوزف نے جواب دیا لیکن پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ارے ۔ اب کیا ہوا ۔ کیا کسی پری کی بو آ گئی ہے تمہیں"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس ۔ اس شیطان پجاری کے ساتھ ساتھ مجھے کسی شیطان جن کی بو بھی آنے لگ گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"شیطان جن ۔ کیا مطلب"۔۔ عمران نے اس بار چونک کر اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ یہ بو اس گمبانا جن سے ملتی جلتی ہے جس سے آپ کی فائٹ ہوئی تھی اور اسے آگ کے الاؤ میں ڈال کر فنا کر دیا گیا تھا ۔ یہ بو بتا رہی ہے کہ یہ جن ہے اور شیطان کا درباری ہے اور اس گمبانا جن سے زیادہ طاقتور ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی سی چھا گئی۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ شری پدم نے اپنی حمایت میں کسی جن کو بلوایا ہے ۔ اب جن تو اس صورت میں اٹھنے سے ہلاک ہو سکتا جب وہ آدمی کے روپ میں ہو ۔ ورنہ نہیں"۔۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ اس سے میں لڑوں گا ۔ میں اس کا خاتمہ کر دوں گا"۔ جوزف نے کہا۔

"تم چلو تو سہی ۔ پہلے ہم اس غار میں داخل تو ہوں پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف نے سر ہلایا اور آگے بڑھنے لگا ۔ پھر وہ مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار کے کھلے دہانے کے پاس پہنچ گئے۔

"باس ۔ اس غار میں وہ شیطان پجاری بھی موجود ہے اور وہ شیطان جن بھی"۔۔۔۔ جوزف نے رک کر کہا۔

"ٹائیگر ۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہے

"وہ نکالو" ..... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوں گے"۔ جوزف نے کہا۔

"کیوں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"باس۔ گیس انسانوں پر اثر کرتی ہے شیطان شیطانوں اور جنوں پر نہیں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو"۔ جوزف نے کہا۔

"کیسا کام۔ کھل کر بات کرو"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے اندر جانے دیں۔ میں اس جن کو باہر نکال لاؤں گا۔ باہر کھلی فضا میں آکر اس کی طاقت کمزور ہو جائے گی اور پھر اسے پکڑا جا سکتا ہے اور ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں باہر کھڑے رہیں اور تم اندر جنوں اور شیطانوں سے لڑتے رہو"۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ مقدس کلام کی موجودگی کے باوجود ہم اس طرح ان شیطانوں سے کیوں خوفزدہ ہو رہے ہیں"۔۔ صالحہ نے کہا۔

"اس شری پدم نے اگر ہمارے خلاف اس جن کو بلایا ہے تو کچھ سوچ کر ہی بلایا ہو گا۔ اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ ہمارے پاس مقدس

روشن کلام ہے اس لئے اسے خود ہم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں ہو رہی تو یقیناً اس جن میں کوئی ایسی خاصیت ہو گی کہ اسے یہاں بلایا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔ اگر تو اس شری پدم کا خاتمہ۔ تمہیں چاہئے تو پھر ہم غار میں جھاڑیاں ڈال کر آگ لگا دیتے ہیں۔ لازماً جب دھواں اندر بھرے گا تو پھر یہ شیطان پجاری باہر آنے پر مجبور ہو جائے گا اور لازماً اس کے پیچھے وہ جن بھی باہر آ جائے گا اور پھر اس سے دو ہاتھ ہو جائیں گے"۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ویری گڈ۔ تم نے واقعی بہترین تجویز سوچی ہے۔ اس تنگ جگہ کی بجائے کھلی جگہ پر اس کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے خشک جھاڑیاں تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ یہاں لوگ موجود ہیں۔ اس چٹان کے پیچھے میں نے جھلک دیکھی ہے۔ وہ مہاپرش ہیں۔ وہی سرخ رنگ کی یونیفارمز انہوں نے پہنی ہوئی ہے"..... عمران نے کہا۔

"پہلے ان کا خاتمہ کر لیں ورنہ یہ ہمیں عقب سے نشانہ بنائیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آگے بڑھو۔ اس طرح جیسے ہم پہلے بڑھ رہے تھے۔ پھر ہم اچانک سائیڈوں پر پہنچ جائیں گے اس کے بعد فائر کھولنا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اطمینان بھرے انداز میں آگے

بڑھنے لگے۔

"یہ آسانی سے ہم پر فائر کھول سکتے ہیں" جولیا نے کہا۔

"شاید انہیں کوئی خصوصی حکم دیا گیا ہے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو سائیڈ میں جانے کو کہا اور خود تیزی سے غوطہ مار کر سائیڈ میں ایک چٹان کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے ان کے عقب میں پہنچ گئے۔ وہ چار آدمی تھے اور چاروں کے پاس مشین گنیں تھیں اور وہ چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے تھے لیکن اب وہ انہیں صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان چاروں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگے تو عمران اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ان میں سے تین تو ساکت ہو چکے تھے جبکہ ایک ابھی تک تڑپ رہا تھا۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو" عمران نے پیر کو گھماتے ہوئے کہا تو اس آدمی کا تڑپتا ہوا جسم مزید تڑپنے لگا۔

"اشو۔ اشوک۔ اشوک" ...... اس آدمی نے رک رک کر کہا تو عمران نے پیر کو واپس کر دیا۔

"تم یہاں اچانک کیسے پہنچ گئے" ...... عمران نے پوچھا۔

"ہم کاشان گاؤں میں تھے۔ وہاں مہاراج شری پدم کی ایک شکتی

آئی اور اس نے ہمیں کہا کہ مہاراج کا حکم ہے کہ ہم مقدس پہاڑ کے بڑے غار کے پاس چھپ کر پہرہ دیں۔ پاکیشیائی دشمن اگر اس غار سے زندہ باہر نکلیں تو ہم ان پر فائر کھول دیں اور پھر اس شکتی نے پلک جھپکنے میں ہمیں یہاں پہنچا دیا" اشوک نے جواب دیا

"تم نے جب ہمیں دیکھ لیا تھا تو پھر ہم پر فائر کیوں نہیں کھولا"۔ عمران نے کہا۔

"ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ جب یہ غار سے باہر آئیں تب ہم ان پر حملہ کریں اس لئے ہم خاموش رہے تھے" ...... اشوک نے کہا تو عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے آگے کر دیا۔ اشوک کا جسم ایک لمحے کے لئے زور سے تڑپا اور دوسرے لمحے ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"ہم اس بار واقعی بال بال بچے ہیں۔ اگر یہ ہم پر فائر کھول دیتے تو ہم میں سے کوئی نہ کوئی لامحالہ ختم ہو جاتا" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب" صالحہ نے کہا۔

"پروگرام وہی ہے۔ اس شری پدم کا خاتمہ کرنا ہے لیکن جوزف نے اس جن کی موجودگی کی بات کر کے مجھے چونکا دیا ہے۔ اب مجھے اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل بنانا ہو گا ورنہ معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں" عمران نے کہا۔

"تو پھر وہی جھاڑیوں والی ترکیب پر عمل کیوں نہ کیا جائے"۔

جوزیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ شیطانی طاقتوں کے مالک ہیں۔ ٹائیگر۔ تمہارے بیگ میں پانی کی بوتل موجود ہے وہ مجھے دو" عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بیگ میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر عمران کو دے دی۔

"اب تم نے خاموش رہنا ہے۔ میں اس پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دوں گا۔ اس کے بعد میں اس پانی کو غار کے اندر پھینک دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ ساری شیطانی طاقتیں اس برحق کلام کی تاثیر سے اسیر ہو جائیں گی" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور منہ ہی منہ میں پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا اور پھر اس نے پانی میں پھونک ماری اور ڈھکن بند کر دیا۔

"آؤ۔ اب اس غار میں چلیں" عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل میں موجود پانی کو اس غار کے دہانے کی سائیڈ دیواروں پر چھڑکنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ وہ اندر جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ یہ سرنگ نما راستہ تھا جو آگے جا کر مڑا تو سامنے ایک وسیع غار تھی جس کے آخری حصے میں ایک پجاری کھڑا تھا جبکہ موڑ کے ساتھ ہی ایک دیوہیکل جن دونوں ہاتھ فضا میں پھیلائے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ عجیب الخلقت تھا۔ دونوں آنکھوں میں سفیدی تھی لیکن اس کا پورا جسم انسانوں جیسا

تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ آ گئے تم مرنے کے لئے پاکیشیائی چوہو۔ میرا نام پروش ہے پروش۔ ابھی تمہاری کچلی ہوئی لاشیں یہاں پڑی ہوں گی" پروش نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل سے پانی اس کے جسم پر اچھال دیا۔ جیسے ہی پانی اس پر پڑا تو وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے نیچے گرا اور یوں تڑپنے لگا جیسے کسی آدمی کے جسم پر بیک وقت سینکڑوں کوڑے مار دیئے ہوں۔

"مجھے یہاں سے لے چلو" اسی لمحے اس پجاری نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران نے پانی کو پوری قوت سے اس پجاری پر اچھال دیا اور پجاری بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی کسی عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی جو آہستہ آہستہ دم توڑ گئی جبکہ پجاری مسلسل چیخ رہا تھا اور فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا جبکہ وہ جن تیزی سے اٹھنے لگا تھا کہ جوزف بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے دونوں ہاتھ اس اٹھتے ہوئے جن کی دونوں آنکھوں پر مار دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹا اور پھر غار مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس جن کی چیخوں سے گونج اٹھی جبکہ وہ پجاری اب بے حس و حرکت پڑا تھا اور جن غار کے فرش پر بری طرح تڑپ رہا تھا کہ اچانک اس کا جسم اپنی جگہ سے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

مشین پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا۔ کیا یہ بھاگ گیا ہے" عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ وہ فنا ہو گیا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"کیا مطلب" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ نے اس پر جو پانی چھڑکا تھا اس سے بچنے کے لئے اس نے اپنا چہرہ بھی انسانوں جیسا بنا یا تھا لیکن جیسے ہی اس کی آنکھیں انسانوں جیسی ہوئیں میں نے اس کی آنکھیں نکال دیں اور آنکھیں نکلتے ہی اس کے اندر کا شیطان نکل کر بھاگ گیا۔ میں نے اس پر فائر کھول دیا اور پھر یہ غائب ہو گیا۔ وچ ڈاکٹر بروکانی بتاتا تھا کہ جب کوئی جن انسانی روپ میں شکار ہو کر غائب ہو جائے تو پھر سمجھو کہ وہ فنا ہو گیا۔ اب اس کی لاش جنوں کے قبرستان میں پہنچ جائے گی اور پھر ان کی مرضی وہ اس کا جو کریں"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"چلو۔ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ہے۔ اب اس پجاری کا بھی خاتمہ کر دیں۔ اسے گھسیٹ کر باہر لے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے پجاری کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے گھسیٹتا ہوا غار کے دہانے کی طرف لے گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا تھا۔ اسی لمحے پجاری گھسیٹنے کی وجہ سے ہوش میں آ گیا۔

"مہاپرش۔ انہیں ہلاک کر دو۔ مہاپرش انہیں ہلاک کر دو"۔ یکلخت شری پدم نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے مہاپرش پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور بلاؤ اپنی شیطانی طاقتوں کو جن کے سر پر تم پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کا دعویٰ کر رہے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔۔ وہ میری کورش کہاں گئی۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ پروش جن کا کیا ہوا۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ میری کوئی طاقت بھی یہاں موجود نہیں ہے تم نے کیا کیا ہے۔ تم نے مجھ پر کیا پھینکا تھا" شری پدم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"وہ پانی جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود بوتل میں موجود باقی پانی بھی شری پدم پر اچھال دیا۔ شری پدم ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"کاشام جادو۔ کاشام جادو میرا انتقام لے گا۔ کاشام جادو پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دے گا۔ یہ میرا شراپ ہے۔ میرا شراپ۔ کاشام جادو سے تم نہ بچ سکو گے"۔۔ شری پدم نے تڑپتے اور چیختے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بارش کی طرح زمین پر پڑے ہوئے شری پدم کے جسم پر پڑنے لگیں اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"عمران صاحب۔ اس کی شیطانی طاقتیں کہاں چلی گئیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس پر آیت الکرسی پڑھا ہوا پانی پڑ گیا ہے۔ اب کوئی شیطانی طاقت نہ اس کے قریب آ سکتی ہے اور نہ اس کا حکم مان سکتی ہے۔ جہاں روشنی ہو جائے وہاں اندھیرا کیسے رہ سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا مہاپرش تنظیم اب بھی موجود ہو گی"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ اس شیطان پجاری کی بنائی ہوئی تنظیم تھی اور اب اگر اس کے کچھ آدمی رہ بھی گئے ہوں گے تب بھی وہ غیر مؤثر ہو گئے ہوں گے۔ اس مشن کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ یہ شیطان تنظیم مہاپرش بھی ختم ہو گئی ہے۔ یہ لازماً اس سارے علاقے میں مسلمانوں کے خلاف کام کرتی رہتی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اب کاشام جادو کا کیا ہو گا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اگر جولیا اور صالحہ کو اغوا کرانے کے جواب میں مہاپرش تنظیم اور اس پجاری کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو جو جادو پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے موجود ہے تو اسے کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ اس کا خاتمہ تو اس سے بھی زیادہ ضروری ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

وہ سب اب اس پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے جس کے قریب ہیڈ کوارٹر تھا۔ وہاں ایک جیپ موجود تھی اور اب ان کا پروگرام اس جیپ کے ذریعے پھاٹک کھول کر باہر جانے کا تھا۔

"ہاں۔ پہلے تو آپ اس کاشام جادو کو زیادہ اہمیت نہیں دے رہے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ سید چراغ شاہ صاحب اسے اہمیت نہیں دے رہے تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ اس کی ایسی اہمیت نہیں ہے کہ ہم اس کے خلاف باقاعدہ کام کریں لیکن اس شیطان پجاری نے جس انداز میں مرتے ہوئے کاشام جادو کے بارے میں بات کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس جادو کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہ واقعی مسلمانوں کے لئے خطرہ بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب آپ یہاں سے سیدھے ادھر کاشام جادو کے خاتمے کے لئے جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہاں سے پاکیشیا واپس جائیں گے۔ تمہیں اور جولیا کو تو اس لئے ساتھ بھیجا گیا تھا کہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا چیف تمہارا کس قدر خیال رکھتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"چیف واقعی عظیم ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اور میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم پتھر ہو۔ صرف پتھر"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ پھیر لیا اور صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/390/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH 5556532
PROP ALI KHAN